Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

890

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम बोस्तां

लेखक मौलवी मोहम्मद मिर्ज़ा बेग रवां

प्रकाशन वर्ष 1883 1883

आगत संख्या 890

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

890

890;U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

PANDIT OMA SHANKAR
KAUL GATE
DELHI

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

890

بوستاں

(جس قدر پیرایہ خرد میں ہے)

مع شرح - و ترجمہ بامحاورہ اردو - و حل ترکیب

جس کو

جناب مولوی محمد میرزا بیگ خاں صاحب - بیدل - دہلوی

متعلق پنجاب گورنمنٹ ایجوکیشنل پریس لاہور نے افادہ عام

اور خاصکر مڈل کی پہلی جماعت - اور انٹرنس کلاس کے لئے

تالیف کیا

سنہ ۱۸۸۳ع

جس کتاب پر مہتمم کی مہر مع دستخط
نواب صاحب مہر نہ ہو وہ
مسروقہ ہے

[illegible]

مطبع محمود المطابع دہلی واقع کوچہ چیلاں میں

میرزا عالم بیگ خاں کے اہتمام سے چھپی

مؤلف کی اجازت بغیر کوئی نہ چھاپے

890.U

…ت ۱۲ ار

نمبر ۵

دفعہ دوم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شکریہ

مؤلف یوں تو سب شوقینوں ۔ قدردانوں ۔ اکثر مدرّسوں چیف محرروں ۔ ڈپٹی انسپکٹروں کا شکرگزار ہے کہ اس شرح کے پہلے اڈیشن کی دو ہزار جلدیں ایک سال کے اندر ہی نکل گئیں مگر جناب پیرسن صاحب بہادر انسپکٹر اور جناب بابو پیارے لال صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس حلقۂ انبالہ کا خاص کر ممنون ہے ۔ کہ ان صاحبوں نے کئی دفعہ بہت بہت سی جلدیں خرید فرما کر مدد کی ہے ۔ سب قدردانوں سے امید ہے کہ اس دوسرے اڈیشن کی جلدیں بھی اسی طرح ہاتھوں ہاتھ خرید کر قدردانی کی داد دینگے ؛

اطّلاع

پہلے اڈیشن میں جو غلطیاں رہگئی تھیں وہ اب کی دفعہ درست کردی گئی ہیں اور چھاپے کی صفائی اور صحت میں بہت کوشش کی گئی ہے ۔ کہیں کہیں مناسب ترمیم بھی کردی ہے مگر اب بھی بمقتضاے بشریت غلطی رہگئی ہو تو ناظرین معاف فرمائیں

فہرست ابواب

ابواب	صفحہ	ابواب	صفحہ
باب چہارم در تواضع	۲	باب ہشتم در شکر	۱۳۰
باب پنجم در رضا	۵۶	باب نہم در توبہ	۱۵۰
باب ششم فضیلت قناعت	۷۸	باب دہم در مناجات	۱۸۴
باب ہفتم در تربیت	۹۴	بائیۃ مسائل کی فہرست	۱۹۶

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اگر بیدل سرِ حمدِ خدا ہست	خیال ست و محال ست و خطا ہست
زبانِ ما و نعتِ شاہِ لولاک	چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

جب میں سُنتا تھا کہ اکثر کم استعداد مُعلّموں اور خاصکر اہلِ پنجاب کو جو بیچارے اُردو زبان کے محاوروں سے بخوبی واقف نہیں ہیں سرکاری مدارس کی مروّجہ فارسی کتابوں کے پڑھانے اور اُردو میں ترجمہ کرانے میں بڑی دقّت پیش آتی ہے اور دیکھتا تھا کہ ایک مدّتِ دراز تک تعلیم پانے پر بھی طلبہ کی استعداد ناقص رہجاتی ہے تو ہمدردی کا جوش مجھے اُبھارتا تھا کہ اُن معلّموں اور متعلّموں کی اعانت میں کوشش کروں۔ چنانچہ کچھ مدّت ہوئی کہ میں نے اُنکی خدمتگزاری کے لئے کمر باندھی۔ مدارسِ ابتدائی کی پانچ فارسی کتابوں کا تو میرے بعض لائق ہمعصروں نے ترجمہ وغیرہ کرکے مجھے سُبکدوش کر دیا۔ مدارسِ وسطی کی تینوں جماعتوں کے فارسی کورسوں کا ترجمہ کرنا اور شرح اور مشکل مقامات کی ترکیب لکھنی میں نے اپنے ذمّے لی۔ چنانچہ حسبِ استمزاج و ایمائے عنایت ولی نعمت آقائے نامدار جناب لفٹننٹ کرنل ہالرائڈ صاحب بہادر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب پہلی جماعت کے فارسی نصاب یعنی پیرایۂ خرد کا ترجمہ مع شرح و حل ترکیب مشکل مقامات چھپوانا شروع کیا۔ اس میں سے صرف بوستاں ہی چھپی تھی کہ میں علیل ہوگیا۔ کچھ تو علالت کے سبب اور کچھ کارِ متعلّقہ سے فرصت نہ ہونے کے باعث اس کام کو جلدی پورا نہ ہوتے دیکھ کر نثر حصّوں کی فرہنگ تو خود لکھنی شروع کی اور منظوم حصّوں کی شرح لکھنے کے واسطے اپنے برادرِ معظّم جناب مولوی میرزا اشرف بیگ خاں صاحب مرحوم سے استدعا کی۔ جناب مرحوم نے میری درخواست منظور فرمائی اور بہت تھوڑے سے عرصہ میں شاہنامہ مشمولہ پیرایۂ خرد اور دیوان نشاط مشمولہ گنجینۂ خرد کی شرحیں تیار کر دیں۔ چنانچہ وہ پنجاب کے سارے مدرسوں میں پہنچ گئی ہیں اور سب معلّم و متعلّم اُن سے مستفید ہو رہے ہیں۔ افسوس! کہ مولوی صاحب مغفور کو زمانہ نے اتنی فرصت دی۔ کہ اس کام کو پورا کرتے سکندرنامہ کی تھوڑی ہی سی شرح لکھی تھی کہ اجل کا پیام آ پہنچا۔ اب پھر میں نے مددِ الٰہی پر بھروسہ کر کے اس کام کو پورا کرنے کے لئے کمر باندھی ہے۔ فرہنگ کو میں نے صرف ان تین فارسی کورسوں ہی تک محدود نہیں رکھا ہے بلکہ جملہ کتب فارسی مروّجہ مدارس پنجاب کے الفاظ چھانٹ کر اسمیں داخل کر دیے ہیں۔ یہ فرہنگ تو چھپ ہی ہے۔ شرح سکندرنامہ کو پورا کر رہا ہوں وہ بھی عنقریب نذرِ ناظرین ہوگی۔ میں نے اکثر مڈل کا امتحان پاس کئے ہوئے طلبہ کو دیکھا ہے کہ فارسی میں اُنکو ذرا بھی مذاق حاصل نہ تھا۔ نکات و محاسن کا سمجھنا تو کیسا سلیس فارسی نثر کے صحیح پڑھنے سے بھی عاری تھے اسلئے مجھ سے جہانتک بنا ہے قواعدِ زباندانی اور محاسنِ لسانی کے متعلق جا بجا حاشیہ پر نکات و فوائد لکھدئے ہیں جن سے اُمید ہے کہ طلبہ کی بصیرت بہت بڑھیگی اور غالب ہے کہ ذہین طلبہ کو تو اُستاد کی ضرورت بھی نہ رہیگی۔ اخیر میں اساتذۂ فن کی خدمت میں بکمال ادب گزارش کرتا ہوں کہ اسمیں جو عیب نظر سے گزریں اُنکو اصلاح فرما کر مجھے اطلاع دیں۔ میں نہایت ممنون ہونگا اور طبعِ آئندہ کے وقت تصحیح کر دونگا:: خادم الطلبہ محمد میرزا بیگ خاں بہل متعلق گورنمنٹ بُک ڈپو۔ لاہور تلمیذ و نبیرۂ جناب شمس الدولہ اساس الملک نواب محمد فاضل بیگ خاں بہادر ثبات جنگ رئیس دہلی سلّمہ اللہ تعالیٰ

(۱) نثر کی ایک قسم کا نام بھی [illegible]

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انتخاب از بوستاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب چہارم در تواضع

زخاک آفریدت خداوند پاک — پس اے بندہ افتادگی کن چو خاک
حریص و جہانسوز و سرکش مباش — زخاک آفریدندت آتش مباش
چو گردن کشید آتش ہولناک — ق — بہ بیچارگی تن بینداخت خاک
چو آں سرفرازی نمود۔ ایں کمی — ازاں دیو کردند۔ ازیں آدمی

حکایت ہم دریں معنی

یکے قطرہ باراں زابرے چکید — خجل شد چو پہنائے دریا بدید
کہ جائیکہ دریاست من کیستم؟ — گر او ہست حقا کہ من نیستم
بیان گفت محذوف
چو خود را بچشم حقارت بدید — صدف در کنارش بجاں پرورید
سپہرش بجائے رسانید کار — کہ شد نامور لؤلوئے شاہوار
بلندی بداں یافت کو پست شد — در نیستی کوفت۔ تا ہست شد

حکایت در معنی نظر مردان حق در خویشتن بحقارت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بوستاں کا انتخاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چوتھا باب تواضع کے بیان میں

پاک خدا نے تجھ کو خاک سے پیدا کیا ہے — پس اے بندے! خاک کی طرح عاجزی اختیار کر

لالچی اور موذی اور مغرور نہ بن — تجھے خاک سے پیدا کیا ہے آگ نہ بن

جب ڈراؤنی آگ نے سرکشی کی — اور خاک نے فروتنی کی

اور جب اس (آگ) نے سر اُٹھایا اور اس (خاک) نے عاجزی کی - تو اس سے جن بنائے اور اس سے آدمی

اِسی باب میں کہانی

مینہ کی ایک بُوند ابر (نیساں) سے گری — دریا کا پاٹ دیکھکر شرمندہ ہوئی

کہ جہاں دریا ہے - میری کیا حقیقت؟ — اگر وہ ہے تو خدا کی قسم میں کچھ نہیں

جب اُسنے اپنے تئیں حقارت کی نظر سے دیکھا — سیپی نے اُسے اپنی گود میں بڑی شفقت سے پالا

آسمان نے اُسے اس رتبہ کو پہنچایا — کہ وہ بوند نامور اور بادشاہی تاج کے لائق موتی بنگئی

اُسنے رتبہ اس سبب سے پایا کہ فروتن ہوئی — اپنے تئیں کچھ نہ سمجھا - آخر ایک چیز ہو گئی

مردانِ خدا کے اپنے تئیں حقارت کی نظر سے دیکھنے کا بیان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جوانے خردمند پاکیزہ بوم — ز دریا برآمد بدربند روم

درو فضل دیدند و فقر و تمیز — نہادند رختش بجائے عزیز

سحر صالحاں گفت روزے بمرد — کہ خاشاکِ مسجد بیفشان و گرد

ہماں کیں سخن مرد رہ رو شنید — بروں رفت و بازش نشاں کس ندید

برآں حمل کردند برنا و پیر — کہ پروائے خدمت ندارد فقیر

دگر روز خادم گرفتش براہ — کہ ناخوب کردی برائے تباہ

ندانستی اے کودکِ خودپسند — کہ مرداں ز خدمت بجائے رسند

گرستن گرفت از سرِ صدق و سوز — کہ اے یارِ جاں پرور و دل فروز

نہ گرد اندراں بقعہ دیدم نہ خاک — من آلودہ بودم دراں جائے پاک

گرفتم قدم لاجرم باز پس — کہ پاکیزہ بہ مسجد از خاک و خس

طریقت جز ایں نیست درویش را — کہ افگندہ دارد تنِ خویش را

بلندیت باید تواضع گزیں — کہ ایں بام را نیست سُلّم جزیں

حکایتِ سلطان بایزید بسطامی قدس سرہ در تواضع

شنیدم کہ وقتے سحرگاہِ عید — ز گرمابہ آمد بروں بایزید

یکے طشتِ خاکسترش بے خبر — فرو ریختند از سرائے بسر

ہمیگفت ژولیدہ دستار و موے — کفِ دست شکرانہ مالاں بروے

کہ اے نفس من درخورِ آتشم — بخاکسترے روے درہم کشم؟

بزرگاں نہ کردند در خود نگاہ — خدا بینی از خویشتن بیں مخواہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک عقلمند اور پاک سرشت جوان — دریا سے روم کے بندر میں آیا

(لوگوں نے) اُسمیں فضیلت اور مسکینی اور تمیز دیکھی - اُسے خدا کے گھر (مسجد) میں آتارا

ایک دن مسجد کے امام نے اُس سے کہا — کہ مسجد کا کوڑا اور گرد جھاڑ دے

ساکت نے جو ہیں یہ بات سُنی — نکلکر چلدیا اور کسی نے اُسکا نشان نہ دیکھا

جوانوں اور بوڑھوں نے یہ گمان کیا — کہ فقیر کو خدمت کرنے کی طرف رغبت نہیں

دوسرے دن (امام کے) نوکر نے اُسے رستے میں روک کر کہا - کہ تُو نے بد عقلی کے سبب بُرا کام کیا

اے مغرور لڑکے! تُو نے یہ نہ جانا — کہ مرد خدمت ہی کرنے سے رتبہ پاتے ہیں

وہ سچائی اور (دل کے) درد سے رونے لگا - اور کہا کہ اے جان کے پرورش کرنیوالے اور دل کے روشن کرنیوالے

مَیں نے وہاں نہ گرد دیکھی نہ کوڑا — اُس پاک مقام میں ایک مَیں ہی ناپاک تھا

ناچار مَیں (وہاں سے) نکل آیا — کیونکہ مسجد کا مٹی اور کوڑے سے صاف ہونا اچھا

فقیر کے لئے اسکے سوا کوئی طریقہ نہیں — کہ اپنے تئیں گرائے رکھے

اگر تُو بلند مرتبہ چاہتا ہے تو فروتنی اختیار کر — کیونکہ اسکے سوا اِس کوٹھے کا زینہ نہیں

تواضع کے باب میں سُلطان بایزید بسطامی کی کہانی! اُنکا بھید پاک کیا جائے

مَیں نے سُنا ہے کہ ایک دفعہ عید کی صبح کو — بایزید (نہاکر) حمّام سے نکلا

لوگوں نے اُسکے سر پر انجان پنے سے راکھ کا طشت ایک گھر میں سے ڈال دیا

یہ کہتا تھا اور اُسکی پگڑی اور بال بکھر رہے تھے — اور الحمد للہ کہکر ہاتھ مُنہ پر پھیر رہا تھا

کہ اے نفس! مَیں تو آگ (دوزخ) کے لائق ہوں - ذرا سی راکھ کے سبب کیا ناخوش ہوں

اچّھے لوگوں نے اپنے تئیں نہیں دیکھا - اپنے تئیں دیکھنے والے سے خدا کے پہچاننے کی اُمید نہ رکھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بزرگی بناموس و گفتار نیست	بلندی بدعوے و پندار نیست
تواضع سر رفعت افرازدت	تکبر بخاک اندر اندازدت
بگردن فتد سرکش تندخوے	بلندیت باید بلندی مجوے

گفتار در عجب و عاقبت آں و شکستگی و برکت آں

ز مغرور دنیا رہ دیں مجوے	خدا بینی از خویشتن بیں مجوے
گرت جاہ باید مکن چوں خساں	بچشم حقارت نگہ در کساں
گماں کے برد مردم ہوشمند	کہ در سر گرانیست قدر بلند
ازیں نامورتر محلے مجوے	کہ خوانند خلقت پسندیدہ خوے
نہ گر چوں توئے بر تو کبر آورد	بزرگش نہ بینی بچشم خرد
تو نیز ار تکبر کنی ہمچناں	نمائی کہ پیشت تکبر کناں
چو استادہ بر مقام بلند	بر افتادہ گر ہوشمندی مخند
بسا ایستادہ درآمد ز پاے	کہ افتادگانش گرفتند جاے
گرفتم کہ خود ہستی از عیب پاک	تعنت مکن بر من عیب ناک
یکے حلقۂ کعبہ دارد بدست	یکے در خراباتے افتادہ مست
گرایں را بخواند۔ کہ نگزاردش؟	ورآں را براند۔ کہ باز آردش؟
نہ مستظہرست آں باعمال خویش	نہ ایں را در توبہ بستست پیش

حکایت دانشمند درویش و قاضی متکبر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بڑائی عزت اور بات چیت سے
جھکنا تیرے اونچے سر کو بلند کریگا
مغرور غصیل گردن کے بل گرا کرتا ہے

اور اونچا مرتبہ دعوے اور غرور سے حاصل نہیں ہوتا
غرور تجھ کو خاک میں ملا دیگا
اگر تجھ کو اونچے رتبے کی خواہش ہے تو بڑائی کرنی چھوڑ دے

غرور اور اسکے انجام - اور فروتنی اور اسکی برکت کا بیان

دنیا کے دھوکا دیئے ہوئے سے دین کے طریقے پر چلنے کی۔ اور اپنے تئیں دیکھنے والے سے خدا کے پہنچنے کی امید رکھ

اگر تو رتبہ چاہتا ہے تو کمینوں کی طرح
دانا آدمی کب خیال کرتا ہے
اس سے زیادہ بلند رتبہ نہ ڈھونڈ

لوگوں کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھ
کہ اونچا رتبہ غرور سے حاصل ہوتا ہے
کہ لوگ تجھے نیک خو کہیں

کیا یہ ٹھیک نہیں ہے کہ اگر کوئی تجھ جیسا غرور کرے۔ تو تو اپنی عقل کی آنکھ سے اسکو بزرگ نہ دیکھیگا

بس اگر تو بھی غرور کریگا تو ایسا ہی دکھائی دیگا
جب تو کسی اونچی جگہ کھڑا ہے
کیونکہ اکثر ہوا ہے کہ کھڑا ہوا گر پڑا ہے
میں نے مانا کہ تو عیب سے پاک ہے
ایک کے ہاتھ میں کعبے کی کنڈی ہے
اگر خدا اسکو بلائے تو کون روکے؟
نہ اسے اپنے اعمال پر بھروسا ہے

جیسے اور مغرور تجھے (دکھائی دیتے ہیں)
تو اگر عقلمند ہے تو گرے ہوئے پر نہ ہنس
اور گرے ہوئے اسکی جگہ پہنچے ہیں -
مجھ عیب دار کا عیب نہ کھول -
اور ایک کلال خانے میں مست پڑا ہے
اور اگر اسکو نکال دے تو کون پھیر کر لائے
اور نہ اسکے لئے توبہ کا دروازہ بند ہوگیا ہے

غریب انا اور مغرور قاضی کی کہانی

ایک دوسرے سے متعلق ہیں۔ دونو شعروں میں ایک سے شرابخانہ میں مست پڑے ہوئے کی طرف اور ایک سے کعبے کی کنڈی پکڑنے والے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فقیہے کہن جامہ تنگدست | در ایوان قاضی بصف بر نشست
نگہ کرد قاضی درو تیز تیز | معرف گرفت آستینش کہ خیز
ندانی کہ برتر مقام تو نیست | فروتر نشیں یا برو یا بایست
بجاے بزرگاں دلیری مکن | چو سرپنجہ ات نیست شیری مکن
نہ ہرکس سزاوار باشد بصدر | کرامت بفضل است و رتبت بقدر
دگر رہ چہ حاجت کہ راناکست | ہمیں شرمساری عقوبت بس است
بعزت ہر آنکو فروتر نشست | بخواری نیفتد ز بالا بپست
چو آتش برآورد درویش دود | فروتر نشست از مقامیکہ بود
فقیہان طریق جدل ساختند | لم و لا نسلم در انداختند
گشادند برہم در فتنہ باز | بلا و نعم کردہ گردن دراز
تو گفتی خروسان شاطر بجنگ | فتادند درہم بمنقار و چنگ
یکے بیخود از خشمناکی چو مست | یکے بر زمیں میزدے ہر دو دست
فتادند در عقدۂ پیچ پیچ | کہ در حل آں رہ نبردند ہیچ
کہن جامہ اندر صف آخریں | بغرش درآمد چو شیر عریں
کہ حجتہا قوی باید و معنوی | نہ رگہاے گردن بحجت قوی
مرا نیز چوگان حرف است و گوے | بگفتند ار نیک دانی بگوے
بکلک فصاحت بیانے کہ داشت | بدلہا چو نقش نگیں بر نگاشت
سر از کوے صورت بمعنی کشید | قلم بر سر حرف دعوی کشید
بگفتندش از ہر کنار آفریں | کہ بر عقل و طبعت ہزار آفریں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک پرانے کپڑے پہنے مفلس فقیر — قاضی کے دربار میں اول صف میں جا بیٹھا

قاضی نے اُسکی طرف غصّے سے دیکھا — چوبدار نے اُسکی آستین پکڑ کر کہا کہ اُٹھ

تُو نہیں جانتا کہ تیرا رُتبہ بلند نہیں ہے — پس نیچے کی صف میں بیٹھ - یا چلا جا - یا کھڑا رہ

امیروں کی جگہ بیٹھنے کی دلیری نہ کر — جب تجھ میں زور نہیں ہے تو شیر نہ بن

ہر شخص صدر میں بیٹھنے کے قابل نہیں ہوتا — بزرگی علم سے ہوتی ہے اور رُتبہ عزّت سے

پھر ضرورت نہیں کہ کوئی تجھے نکالے — یہی شرمندگی تیری سزا کے لئے کافی ہے

خدا کی عزّت کی قسم ہے کہ جو کوئی نیچے بیٹھا — وہ ذلّت کے ساتھ بلندی پر سے پستی پر نہیں گریگا

فقیر کے دل سے مثل آگ کے دھواں اُٹھا (یعنی آہ بھری) اور جہاں بیٹھا تھا وہاں سے نیچے آبیٹھا

فقیہوں نے جھگڑنا شروع کیا۔ "کس لئے" "ہم نہیں مانتے" کہنے لگے +

باہم لڑائی کا دروازہ کھولا (یعنی آپسمیں لڑنے لگے) نہیں اور ہاں کہہ کہکر گردنیں اُٹھائیں

تُو دیکھتا تو یہ کہتا کہ لڑاک مرغے — چونچوں اور پنجوں سے گتھ گئے ہیں

ایک متوالے کی طرح غصّے کے سبب آپے سے باہر تھا - ایک زمین پر ہاتھ دے دے مارتا تھا

ایک ایسا پیچیدہ مسئلہ پیش آیا — کہ اُسکے حل کرنے کا کچھ رستہ نہ پایا

وہ پرانے کپڑے والا اخیر صف میں — بن کے شیر کی طرح ڈرو کا

کہ دلیل مضبوط اور معنوی چاہئے — گردن کی رگیں غالب آنیکے لئے قوی نہیں چاہئیں

میرے پاس بھی کلام کی گیند اور بلّا ہے (اجازت ہو تو عرض کروں) بولے اگر صحیح معلوم ہے تو کہہ

اُس نے اپنی تقریر خوش بیانی کے قلم سے — لوگوں کے دلوں پر نگینے کے نقش کی طرح ثبت کی

مجاز سے حقیقت کی طرف متوجہ ہوا — (اور فقیہوں کے) دعوے کو رد کر دیا

(فقیہوں نے) اُسے ہر گوشہ سے کہا کہ تیری عقل — اور طبیعت کو شاباش و ہزار آفریں

یعنی متکلم فرض کر لیتا ہے کہ اس چیز کا مادہ یہ ہے جیسے متاع در در - بازار جاں - جیب زباں - اس صورت میں مقصود بالذات مضاف الیہ ہوتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سمندِ سخن تا بجائے براند — که قاضی چو خر در خلابے بماند

بروں آمد از طاق و دستارِ خویش — باکرام و لطفش فرستاد پیش

که هیهات قدرِ تو نشناختم — بشکرِ قدومت نپرداختم

دریغ آیدم با چنیں مایهٔ — که بینم ترا در چنیں پایهٔ

معرّف بدلداری آمد برش — که دستارِ قاضی نهد بر سرش

بدست و زباں منع کردش که دور — منه بر سرم پائے بندِ غرور

که فردا شود بر کهن میزراں — بدستارِ پنجه گزم سرگراں

چو مولام خوانند و صدرِ کبیر — نمایند مردم بچشمم حقیر

تفاوت کند هرگز آبِ زلال؟ — گرش کوزه زریں بود یا سفال

خرد باید اندر سرِ مرد و مغز — نباید مرا چوں تو دستارِ نغز

کس از سر بزرگی نیرزد بچیز — کدو سر بزرگ است و بیمغز نیز

میفراز گردن بدستار و ریش — که دستار پنبه است و سبلت حشیش

بصورت کسانیکه مردم وش اند — چو صورت همان به که دم درکشند

بقدرِ هنر جست باید محل — بلندی و نحسی مکن چوں زحل

نئے بوریا را بلندی نکوست — که خاصیتِ نیشکر خود در وست

بدیں عقل و همت نخوانم کست — وگر میروَد صد غلام از پست

چه خوش گفت خرمهرهٔ در گلے — چو برداشتش پر طمع جاہلے

مرا کس نخواهد خریدن به هیچ — بدیوانگی در حریرم مپیچ

جُعَل را همان قدر باشد که هست — وگر در میانِ شقائق نشست

۴ جو نجاست میں رہتا ہے اور نجاست کی گولیاں باندھکر لڑکاتا ہے - اور خوشبو پہنچنے سے مرجاتا ہے - شقائق ایک قسم کا لالہ ہے ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Harid...

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تقریر کا گھوڑا یہاں تک دوڑایا۔ کہ قاضی گدھے کی طرح کیچڑ میں پھنس گیا (یعنی چپ اور دنگ رہگیا)

قاضی نے اپنا جبّہ اور پگڑی اُتار کر
تعظیم اور مہربانی سے اُسکے پاس بھیجی۔

اور کہا کہ افسوس! مَیں نے تیرا رتبہ نہ پہچانا
اور تیرے آنے کا شکریہ نہ ادا کیا

تیرے ایسے علم و فضل کے ہوتے مجھے افسوس آتا ہے
کہ تجھ کو ایسی ذلیل جگہ بیٹھا دیکھوں

چوبدار دلداری سے اُسکے پاس آیا
تاکہ قاضی کی پگڑی اُسکے سر پر دھرے

(فقیہ نے) اسکو ہاتھ اور زبان سے روکا کہ دُور ہو
میرے سر پر پگڑی کہ غرور میں پھنسانیوالی ہے نہ رکھ

کیونکہ کل غریب لنگوٹہ بندوں کے سامنے
اِس پچاس گز کی پگڑی کے سبب مجھے غرور آجائیگا

جب مجھے صاحبِ قبلہ اور بڑا سردار کہیں گے
تو لوگ مجھے حقیر نظر آئیں گے

میٹھے پانی میں کبھی فرق نہیں آتا
اُسکا آبخورہ سونے کا ہو خواہ مٹّی کا

آدمی کے سر میں عقل اور مغز چاہیئے
مجھے تیری عمدہ پگڑی درکار نہیں

آدمی سر کے بڑا ہو جانے سے کچھ قدر و قیمت نہیں پاتا۔ تونبے کا سر بڑا ہے اور بے مغز ہے

(ڈینگ مارنا) پگڑی اور (لمبی) ڈاڑھی پر غرور نہ کر
کیونکہ پگڑی روئی ہے اور ڈاڑھی مونچھ گھاس

جو لوگ صرف صورت کے آدمی ہیں
اُنہیں چاہیئے کہ تصویر کی طرح چپ رہیں

ہنر کے موافق مرتبہ و مقام ڈھونڈنا چاہیئے
زُحل کی طرح اُونچا اور منحوس نہ بن

بڑھیلا اُونچا تو بہت ہوتا ہے
لیکن اُسمیں گنّے کے گُن نہیں

اِس عقل اور حوصلہ پر مَیں تجھے آدمی نہ کہونگا
اگرچہ سَو غلام تیرے پیچھے دوڑتے ہوں

کیچڑ میں پڑی ہوئی کوڑی نے کیا اچھی بات کہی۔ جب اُسے ایک لالچی بیوقوف نے (موتی سمجھ کر) اُٹھایا

کہ مجھے کوئی کسی چیز کے بدلے بھی نہیں لیگا
بیوقوفی سے مجھے ریشمیں کپڑے میں نہ لپیٹ

گوبر کے کیڑے کی جو قدر ہے وہی رہیگی
اگرچہ لالہ کے پھول میں جاکر بیٹھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نه منعم بمال از کسے بهتر است — خر ار جل اطلس بپوشد خر است

بدین شیوه مرد سخنگوے چست — بآب سخن کینه از دل بشست

دل آزرده را سخت باشد سخن — چو خصمت بیفتاد سستی مکن

چو دستت رسد مغز دشمن برآر — که فرصت فرو شوید از دل غبار

چنان ماند قاضی بجورش اسیر — که گفت ان هذا لیوم عسیر

بدندان گزید از تعجب یدین — بماندش در و دیده چون فرقدین

وزآن جا چو آن روے همت بتافت — برون رفت و بازش نشان کس نیافت

غریو از بزرگان مجلس بخاست — که گوئی چنین شوخ چشم از کجاست؟

نقیب از پیش رفت و هر سو دوید — که مردے بدین صف و صورت که دید؟

یکے گفت ازین نوع شیرین نفس — درین شهر سعدی شناسیم و بس

بر آن صد هزار آفرین کاین بگفت — حق تلخ بین تا چه شیرین بگفت

حکایت در توبه کردن بادشاهزاده گنجه

یکے بادشه زاده در گنجه بود — که نا اهل و ناپاک و سرپنجه بود

بمسجد درآمد سرایان و مست — مے اندر سر و ساتگینے بدست

بمقصوره در پارسائے مقیم — زبانے دلاویز قلبے سلیم

تنے چند برگفت او مجتمع — چو عالم نباشی کم از مستمع

چو بے عزتی پیشه کرد آن حرون — شدند آن عزیزان خراب اندرون

چو منکر بود بادشه را قدم — که یارد زد از امر معروف دم؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(بے ہنر) دولتمند مال کے سبب کسی (ہنرمند مفلس) آدمی سے اچھا نہیں کیونکہ اگر گدھا اطلس کی جھول پہنے تو بھی گدھا ہے

اِس طرح چالاک اور زبان آور فقیہ نے
اپنی تقریر کے پانی سے دشمنی دل سے دھو دی

دل دُکھے ہوئے کی باتیں سخت ہی ہوا کرتی ہیں
جب تیرا دشمن ہار جائے تو پھر نرمی کر

جب تُو قابو پائے (فوراً) دشمن کا بھیجا نکال لے
کیونکہ قابو ہی کے وقت دل کا غبار نکل سکتا ہے

قاضی اپنے ظلم میں ایسا گرفتار ہوا
کہ بول اُٹھا "بیشک یہ دن بڑا سخت دن ہے"

اور تعجب سے اپنے دونو ہاتھ دانتوں سے کاٹے! اور اُسکی آنکھیں عیب فقیہ کی طرف فرقدان کی طرح کھلی کی کھلی رہ گئیں

جوان نے وہاں سے پلٹنے کا قصد کیا
نکلکر چلدیا اور پھر کسی نے اُسکا نشان نہ پایا

محفل کے اونچے اونچے لوگ غل مچانے لگے
کہ ہیں یہ گستاخ کہاں کا رہنے والا ہے

نقیب اُسکے پیچھے گیا اور ہر طرف دوڑا۔ کہ اس صورت اور صفت کا آدمی کسی نے دیکھا ہے تو بتائے کہ کون ہے؟

ایک نے کہا کہ ایسا شیریں بیان تو
ہم اس شہر میں صرف سعدیؔ کو جانتے ہیں

اور اُس پر لاکھ شاباش کہ (قاضی کو) ایسی (باتیں) کہیں دیکھ کہ کڑوی سچی بات کس مزے سے کہی ہے

شاہزادۂ گنجہ کے توبہ کرنے کی کہانی

گنجہ میں ایک شاہزادہ تھا
جو نالائق اور ناپاک (طبیعت) اور ظالم تھا

مسجد میں آیا گاتا اور متوالا
نشہ سر میں اور شراب کا پیالہ ہاتھ میں

(مسجد کے) حجرہ میں ایک پرہیزگار رہتا تھا
جسکی زبان مثل تیر اور دل (عیبوں سے) پاک تھا

چند آدمی اُس پرہیزگار کی باتیں سننے کو جمع تھے۔ اگر تو عالم نہیں ہے تو عالموں کی سن تو سہی

جب اُس نافرمان نے ذلّت کا کام کیا
تو وہ عزیز رنجیدہ ہوئے

جب بادشاہ کا عمل خلافِ شرع ہو
تو شرع کے حکم (اُسے) کون بتا سکتا ہے

اور معروف سے مراد احکام شرعیہ یعنی جب بادشاہ کا قدم ممنوعات شرعیہ رستے پر جتا ہو تو کسے طاقت ہے کہ اسے احکام شرعیہ کی تعمیل کا حکم دے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تعنّت کند ہیر بر بوئے گل — فرو ماند آوازِ چنگ از دُہل
گرت نہی منکر برآید ز دست — نشاید چو بے دست و پایان نشست
وگر دست قوّت نداری بگوئے — کہ پاکیزہ گردد باندرز خوئے
چو دست و زبان را نماند مجال — بہمت نمایند مردی رجال
یکے پیش دانائے خلوت نشیں — بنالید و بگریست سر بر زمیں
کہ یکبار آخر بریں رندِ مست — دُعا کن کہ ما بے زبانیم و دست
دمِ سوزناک از دلِ باخبر — قوی تر ز ہفتاد تیغ و تبر
برآورد مردِ جہاندیدہ دست — بگفت اے خداوند بالا و پست!
خوش است این پسر وقتش از روزگار — خدایا ہمہ وقتِ او خوش بدار
کسے گفتش اے قدوۂ راستی! — بدیں بد چرا نیکوئی خواستی؟
چو بد عہد را نیک خواہی ز بہر — چو بد خواستن بر سرِ خلق شہر
چنیں گفت بینندۂ تیز ہوش — چو سرِّ سخن در نیابی مجوش
بطامات مجلس بیارا ستم — ز دادِ آفریں توبہ اش خواستم
کہ ہرگہ کہ باز آید از خوئے زشت — بعیشے رسد جاوداں در بہشت
ہمیں پنج روز است عیش مدام — کہ ترک اندرش عیشہائے مدام
حدیثے کہ مردِ سخن ساز گفت — یکے زاں میاں با یکے باز گفت
ز وجد آب در چشمش آمد چو میغ — ببارید بر چہرہ سیلِ دریغ
بہ نیرانِ شوق اندرونش بسوخت — حیا دیدہ بر پشتِ پایش بدوخت
بر نیک محضر فرستاد کس — درِ توبہ کوباں کہ فریاد رس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھول کی خوشبو پر لہسن کی بو غالب آجاتی ہے۔ اور چنگ کی آواز ڈھول کی آواز سے دب جاتی ہے

اگر تو دیکھو) بری بات سے ہاتھ سے روک سکتا ہے
تو گنجوں اور لولوں کی طرح نہ بیٹھ

اور اگر ہاتھ سے قدرت نہو تو زبان سے روک
کیونکہ نصیحت سے بھی عادت سنور جاتی ہے

اور جب ہاتھ اور زبان دونو سے قدرت نہ ہو
(تو دعا کر) کہ مردان خدا دعا سے مردانگی دکھاتے ہیں

ایک شخص نے حجرہ میں بیٹھے ہوئے دانشمند سے
فریاد کی۔ اور سر زمین پر رکھکر رو دیا

کہ بیشک اس بدکار مست کے لئے ایک دفعہ بد دعا کر۔ کیونکہ ہماری زبان میں تاثیر ہے اور ہاتھ میں قدرت نہیں

باخبر دل کی ایک جلتی ہوئی آہ بدکاروں کے لئے
بہتیری تلواروں اور تیروں سے بڑھکر کارگر ہے

جہاندیدہ پارسا نے ہاتھ اٹھاکر کہا
کہ اے بلند و پست کے مالک!

اس لڑکے کی حالت زمانہ میں اچھی ہے
اے خدا! اسے ہمیشہ خوش رکھ

کسی نے اس سے کہا۔ کہ اے سچائی کے پیشوا
اس بدکار کے لئے تونے اچھی دعا کیوں مانگی؟

ظالم کے لئے نصیبے سے بھلائی چاہنی
اور خلقت اور شہر کی برائی چاہنی برابر ہے

تیز عقل دانا نے (اسے) یہ جواب دیا
کہ جب بات کی رمز کو نہ سمجھے تو جوش میں نہ آ

میں نے لغو بات نہیں کہی
بلکہ خدائے عادل سے اسکے لئے توبہ کی توفیق مانگی ہے

کیونکہ جب بری حرکتوں سے باز آئیگا
تو جنت میں ہمیشہ کا عیش پائیگا

میخواری کا عیش یہی چار دن کا ہے
اور اسکے ترک کرنے میں ہمیشہ کا عیش ہے

سخنگو پارسا نے جو بات کہی
ان میں سے ایک نے وہ بادشاہ کے سامنے دہرائی

شوق و حالت سے اسکی آنکھوں میں ابر کی مانند آنسو بھر آئے۔ اور حسرت کی رو چہرہ پر بہا دی

شوق کی آگ سے اسکا دل جل گیا
شرم نے اسکی آنکھ کو پشت پا پر سی دیا

اس نیک خو کے پاس آدمی بھیجا جس حالت میں کہ توبہ کا طلبگار تھا اور کہا اے فریاد سننے والے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قدم رنجه فرمائے تا سر نهم — سر جهل و ناراستی بر نهم
دو رویه ستادند بر در سپاه — سخن پرور آمد در ایوان شاه
شکر دید و عناب و شمع و شراب — ده از نعمت آباد و مردم خراب
یکے غائب از خود یکے نیم مست — یکے شعر گویاں صراحی بدست
ز سوئے بر آورده مطرب خروش — ز دیگر سو آواز ساقی که نوش
حریفاں خراب از مے لعل رنگ — سر چنگی از خواب در بر چو چنگ
نبود از ندیمان گردن فراز — بجز نرگس آنجا کسے دیده باز
دف و چنگ با یکدگر سازگار — بر آورده زیر از میاں ناله زار
بفرمود در هم شکستند خرد — مبدل شد آں عیش صافی بدرد
شکستند چنگ و گسستند رود — بدر کرد گوینده از سر سرود
به یخانه در سنگ بردن زدند — کدو را نتاندند و گردن زدند
رواں خمر و چنگ او فتاده نگوں — تو گفتی شدست از بط کشته خوں
خم آبستن خمر نه ماهه بود — ور آں فتنه دختر بینداخت زود
شکم تا بنافش دریدند مشک — قدح را بر و چشم خونی پر اشک
بفرمود تا سنگ صحن سرائے — بشستند و کردند نو باز جائے
که گلگونهٔ خمر یاقوت فام — بشستن بخے شد ز روئے رخام
عجب نیست بالوعه گر شد خراب — که خورد اندر آں روز چنداں شراب
دگر هر که بربط گرفتے بکف — قفا خوردے از دست مردم چو دف
دگر قانے چنگ بردے بدوش — بمالیدے او را چو طنبور گوش

قدح کی آنکھ کو خونیں اسواسطے کہا کہ اسمیں سرخ رنگ کی شراب بھری ہوئی تھی ۱۲ دوبارہ لفظ بفرمود اسواسطے لائے ہیں کہ پہلے باجوں (صفحہ ۱۶ دیکھو)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تشریف لا کہ میں تیرے (پاؤں پر) سر رکھوں۔ نادانی اور بدی کا خیال چھوڑوں

دروازے پر دو طرفہ (تعظیم کے لئے) فوج کھڑی ہو گئی۔ اور سخن سنج (پارسا) بادشاہ کے محل میں آیا

مٹھائی اور میوہ اور شمع اور شراب دیکھی | گھر نعمتوں سے بھرا ہوا اور لوگ بیہوش

کوئی بالکل بجز کوئی ذرا ہوش میں | اور کوئی صراحی ہاتھ میں لئے شعر پڑھ رہا

ایک طرف گویا غُل مچا رہا | اور دوسری طرف ساقی کہہ رہا کہ پیو

یارانِ جلسہ سُرخ رنگ کی شراب سے بیہوش چنگ بجانیوالے کا سر بند پر گئے ہے چنگ کی طرح بغل میں

سربلند مصاحبوں میں سے۔ نرگس کے پھول کے سوا کسی کی آنکھ کھلی ہوئی نہ تھی

دُفلی اور چنگ جبکہ دونو سُر ملے ہوئے تھے | مجلس میں لکی آواز باہم سُروں میں نکال رہے تھے

(پارسا نے) حکم دیا اور (نوکروں نے) ساز ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے اور رود صاف عیش کدورت سے بدل گیا

چنگ توڑا اور (باجوں کی) تاریں بھی توڑ ڈالیں | گویّے نے سُر میں سے راگ نکال دیئے

شراب خانے میں (شراب کے) مٹکے پتھر مارا (یعنی توڑا) کدو کو بٹھا کر گردن اُڑا دی

انگوری شراب ایسی بہی اور چنگ و بنا ہمارا گزرہ کہ گویا مُرغ کی ہوئی بطخ کا خون بہ رہا ہے

مٹکے کو نو مہینے کی انگوری شراب کا حمل تھا۔ اس ہل چل میں جھٹ پٹ لڑکی نکل پڑی

مشکِ شراب کا پیٹ ناف تک پھاڑ ڈالا تھا۔ اور پیالہ خون بھری آنکھ سے اس پر رو رہا تھا

(پارسا نے نوکروں کو) فرمایا تھا کہ (اُنھوں نے) گھر کی انگنائی کے پتھر اکھیڑ کر انگنائی نئی کر دی

کیونکہ یاقوت رنگ شراب کی سُرخی۔ سنگِ مرمر کے چہرہ پر سے دھونے سے نہیں چھوٹتی تھی

چہ بچہ اگر بدمست ہو گیا تو تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ اُس نے اُس دن بہت ہی شراب پی تھی

پھر جو کوئی بربط ہاتھ میں لیتا | لوگوں کے ہاتھ سے دف کی طرح گردی کھاتا

اور اگر کوئی بدکار چنگ کندھے پر بجانے کو دھرتا تو بادشاہ یا نوکر طنبور کی طرح اُسکے کان مروڑتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جوانے سر از کبر و پندار مست ... چو پیراں به کنج عبادت نشست

پدر بارہا گفته بودش به ہول ... که پاکیزه رو باش و شایسته قول

جفاے پدر برد و زنداں و بند ... چناں سود مندش نیامد که پند

گرش سخت گفتے سخنگوے سہل ... که بیروں کن از سر جوانی و جہل

خیال غرورش برآں داشتے ... که درویش را زنده نگزاشتے

سپر افگند شیر غراں زجنگ ... نیندیشد از تیر باراں سنگ

به نرمی ز دشمن تواں کند پوست ... چو با دوست سختی کنی دشمن اوست

چو سنداں کسے سخت روی نکرد ... که خایسک تادیب بر سر نخورد

بگفتن درشتی مکن با امیر ... چو بینی که سختی کند سست گیر

باخلاق با ہر که بینی بساز ... اگر زیر دست است و گر سرفراز

که ایں گردن از نازکی برکشد ... بگفتار خوش واں سر اندر کشد

به شیریں زبانی تواں برد گوے ... که پیوسته تلخی برد تند خوے

تو شیریں زبانی ز سعدی بگیر ... ترش روے را گو به تلخی بمیر

حکایت شهد فروش

شکر خنده انگبیں میفروخت ... که دلہا ز شیرینیش مے بسوخت

نباتے میاں بسته چوں نیشکر ... برو مشتری از مگس بیشتر

گر او زہر برداشتے فے المثل ... بخوردندے از دست او چوں عسل

گرانے نظر کرد در کار او ... حسد برد بر روز بازار او

۴۴ ثبت بمعنی معشوق - استعاره بالتصریح ہے - جس کا بیان صفحہ ۱۲ میں آ چکا ہے ۔ (صفحہ ۱۹ دیکھو)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ جوان جو تکبر اور غرور سے مست تھا — بڈھوں کی طرح عبادت کے گوشہ میں بیٹھا

باپ نے اُسکو بہتیری دفعہ دھمکا کر کہا تھا — کہ نیک کردار اور رہت گفتار بن

باپ کی سختی اور قید ہونے اور بند رہنے کی مصیبت جھیلی مگر اُسکو اتنی مفید نہ ہوئی جتنی نصیحت

اگر نرم گفتار اُسکو سختی سے سمجھاتا — کہ مغرور جوانی و نادانی کو سر سے دُور کر

تو غرور کا خیال اُسکو اسباب پر آمادہ کرتا — کہ اُس رویش (بار رسا) کو زندہ نہ چھوڑتا

ڈرو کتا شیر باجے کی آواز سے بھاگ جاتا ہے — اور پتھراو سے نہیں ڈرتا

تو نرمی سے تو دشمن کی کھال اُکھیڑ سکتا ہے — اور سختی دوست کے ساتھ کریگا تو وہی دشمن ہو جائیگا

کسی نے بہائی کی طرح سختی نہیں کی — کرتا دیب کا ہتوڑا سر پر نہ کھایا ہو

بات کہنے میں امیر سے سختی نہ کر — اور جب دیکھیے کہ وہ غصہ ہوتا ہے تو نرمی کر

جس کسیکو دیکھے اُسکے ساتھ اخلاق سے پیش آ — خواہ محکوم ہو خواہ حاکم ہو

کیونکہ یہ نرم گفتگو سنکر تکبر نہیں کریگا — اور وہ (اور بھی) جھک جائے گا

میٹھی زبان سے غلبہ حاصل ہو سکتا ہے — کیونکہ تیز مزاج ہمیشہ رنج اُٹھاتا ہے

تو سعدی سے میٹھی باتیں کرنی سیکھ — اور بدمزاج سے کہدے کہ رنج اور غصہ سے مر

شہد بیچنے والے کی کہانی

ایک خوش خو شہد بیچتا تھا — جسکی میٹھی میٹھی باتوں سے (لوگوں کے) دل کھچتے تھے

گنے کی طرح کمر باندھے مستعد معشوق — مکھیوں سے بھی زیادہ اُسکے پاس گاہک تھے

یہ کیفیت تھی کہ اگر زہر بھی سر پر اُٹھا کر بیچتا پھرتا تو لوگ اُس سے خرید کر شہد کی طرح کھاتے

ایک بدخو نے اُس کا کاروبار دیکھا — اور اُسکی رونق و رواج پر حسد کیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دگر روز شد گرد گیتی دواں
عسل بر سر و سرکه بر ابرواں

بسے گشت فریاد خواں پیش و پس
که ننشست بر انگبینش مگس

شبانگه چو نقدش نیامد بدست
بدل تنگ روئے به کنجے نشست

چو عاصی ترش کرده روے از وعید
چو ابروے زندانیاں روز عید

زنش گفت بازی کناں شوے را
عسل تلخ باشد ترش روے را

حرامست بودناں آنکس چشید
که چوں سفره ابرو بهم در کشید

مکن خواجه بر خویشتن کار سخت
که بدخوے باشد نگونسار بخت

گرفتم که سیم و زرت چیز نیست
چو سعدی زبان خوشت نیز نیست

حکایت در معنی تواضع نیک مرداں

شنیدم که فرزانهٔ حق پرست
گریباں گرفتش یکے زند مست

از آں تیره دل مرد صافی دروں
قفا خورد و سر برنکرد از سکوں

یکے گفتش آخر نه مردی تو نیز
تحمل دریغ است ازیں بے تمیز

شنید ایں سخن مرد پاکیزه خوے
بدو گفت ازیں نوع با من مگوے

درد دست ناداں گریبان مرد
که با شیر جنگی سگالد نبرد

ز هشیار عاقل نه زیبد که دست
زند در گریبان ناداں مست

هنرور چنیں زندگانی کند
جفا بیند و مهربانی کند

حکایت در اعزاز نفوس مرداں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوسرے دن جہان میں دوڑتا پھرا (اور حال یہ تھا کہ) سر پر شہد اور بھوؤں پر سرکہ

لوگوں کے ارد گرد بہت چیختا پھرا ۔ اور اُسکے شہد پر مکھی تک نہ بیٹھی

جب اُسکے ہاتھ نقدی نہ لگی تو رات کو ۔ غمگین ہوکر (اِس طرح) ایک کونہ میں بیٹھ رہا

جیسے نافرمان وعاد عذاب سے منہ بنائے ۔ جیسے قیدی عید کے دن تیوری چڑھائے

اُسکی بیوی نے ہنسی سے میاں سے کہا ۔ کہ ترشرو کا شہد کڑوا ہوا کرتا ہے

تجھے اُس شخص کی روٹی چکھنی حرام ہے ۔ جسکی بھویں دسترخوان کی طرح بل کھائے ہوئے ہوں

میاں! (بدخو بنکر) اپنے تئیں دقّت میں نہ ڈال ۔ کیونکہ بدخو بدنصیب ہوتا ہے

میں نے مانا کہ تیرے پاس روپیہ اشرفی کچھ نہیں۔ کیا سعدی کی طرح میٹھی باتیں کرنی بھی نہیں آتیں

بھلے آدمیوں کی تواضع کا بیان

میں نے سُنا ہے کہ ایک عالم باردانشمند کا گریبان ۔ ایک متوالے رند نے پکڑ لیا

مرد پاک باطن نے اُس سیہ دل سے ۔ گردنی کھائی اور تحمّل سے سر بھی نہ اُٹھایا

ایک شخص نے اُس سے کہا آخر تو بھی تو مرد ہے۔ اِس بے تمیز سے تحمّل کرنا حیف ہے

اُس نیک خصلت نے یہ بات سُنکر ۔ اُس سے کہا مجھ سے ایسی بات نہ کہہ

(کیونکہ) متوالا بیوقوف ایسے جوانمرد کا گریبان پھاڑ ڈالتا ہے۔ جو جنگی شیر سے لڑنے کا قصد رکھتا ہے

مگر عقلمند اور ہوشیار کو زیبا نہیں کہ ۔ نادان مست کے گریبان پر ہاتھ ڈالے

ہنروالے اِسی طرح بسر کرتے ہیں ۔ کہ سختی اُٹھاتے ہیں اور مہربانی کرتے ہیں

کہانی اِس بیان میں کہ نیکمرد اپنی بعزتی نہیں کرتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سگے پائے صحرا نشینے گزید ❊ بخشمے کہ زہرش ز دندان چکید
شب از درد بیچارہ خوابش نبرد ❊ بخیل اندرش دخترے بود خرد
پدر را جفا کرد و تندی نمود ❊ کہ آخر ترا نیز دندان نبود؟
پس از گریہ مرد پراگندہ روز ❊ بخندید کاے مامک دلفروز!
مرا گرچہ زو قوتے بود بیش ❊ دریغ آمدم کام و دندان خویش
محال است اگر تیغ بر سر خورم ❊ کہ دندان بپائے سگ اندر برم
توان کرد با ناکسان بدرگی ❊ ولیکن نیاید ز مردم سگی

حکایتِ خواجۂ نکوکار و بندۂ نافرمان

بزرگے ہنرمندِ آفاق بود ❊ غلامش نکوہیدہ اخلاق بود
ازیں خفرقتے موے کالیدۂ ❊ بدے سرکہ بر روے مالیدۂ
چو ثعبانش آلودہ دندان بزہر ❊ گرو بردہ از زشت رویانِ شہر
مدامش برو آبِ چشم از سبل ❊ دویدے و بوے پیاز از بغل
گرہ وقتِ پختن بر ابرو زدے ❊ چو پختند با خواجہ زانو زدے
بدے وقتِ نان خوردنش ہم نشست ❊ وگر مُردے آبش ندادے بدست
نہ گفت اندرو کار کردے نہ چوب ❊ شب و روز از و خانہ در کند و کوب
گہے خار و خس در رہ انداختے ❊ گہے ماکیان در چہ انداختے
زسیماش وحشت فراز آمدے ❊ نہ رفتے بکارے کہ باز آمدے
کسے گفت ازیں بندۂ بدخصال ❊ چہ خواہی ادب یا ہنر یا جمال؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک کتے نے جنگل میں رہنے والے ایک فقیر کے پاؤں میں ایسا جھلا کر کاٹا کہ اسکے دانتوں میں سے زہر ٹپکا فقیر زخم سے

رات کو درد کے مارے بیچارہ کو نیند نہ آئی
اُسکے ہاں ایک چھوٹی سی لڑکی تھی

باپ پر جھنجھلائی اور غصے سے کہا
کہ آخر تیرے بھی تو دانت تھے تو نے کیوں کاٹا

مرد پریشان حال رو دیا
اور پھر ہنسکر بولا کہ اے جی خوش کرنیوالی بیٹی!

مجھ میں اگرچہ اُس سے زیادہ طاقت تھی
مگر مجھے افسوس آیا کہ اپنے منہ اور دانتوں کو آلودہ کروں

اگر تلوار سر پر کھاؤں تو دشوار نہیں
مگر یہ دشوار ہے کہ دانت کتے کے پاؤں میں گڑو دوں

کمینوں کو سزا دی جا سکتی ہے
لیکن آدمی سے کتے کا کام نہیں ہو سکتا

بدبخت آقا اور نافرمان غلام کی کہانی

ایک بزرگ زمانہ کا ہنرمند تھا
اور اُس کا غلام بدخو تھا

ایسا بدخو تھا جسکی نسبت یہ کہا جاتا کہ بڑا پاجی - بال بکھرے - شریر - ناک بھوں چڑھائے اژدہے کی طرح اُسکے دانت زہر بھرے - شہر بھر کے بدصورتوں پر سبقت لیگیا ہمیشہ بغل کی بیماری کے سبب چہرہ پر آنسو بہتے اور بغل سے پیاز کی بو آتی پکانے کے وقت تیوری چڑھا کر بیٹھ جاتا - اور جب اُدر پکا کر لاتے تو آقا کے برابر بیٹھ جاتا روٹی کھانے کے وقت تو اُسکے برابر بیٹھ جاتا - اور اگر وہ پیاس کے مارے مر بھی جاتا تو اُسکو اپنے ہاتھ سے پانی نہ پلاتا

نہ اُسے سمجھانا اثر کرتا - نہ پیٹنا
اُس سے رات دن گھر کا ناس ملتا

کبھی کانٹے اور تنکے رستہ میں ڈال دیتا
کبھی مرغیاں دیکھکر کنوئیں میں ڈال دیتا

اُسکی صورت دیکھنے سے وحشت ہوتی
جس کام کو جاتا پلٹ کر نہ آتا

کسی نے آقا سے کہا کہ اس بدخصلت غلام سے تو کیا چاہتا ہے - ادب - یا ہنر یا خوبصورتی؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نیرزد وجودی بدین ناخوشی — که جورش پسندی و بارش کشی
منت بندهٔ خوب و نیکو سیر — بدست آر و این را به نخاس بر
وگر یک پشیز آورد سر مپیچ — گرانست گر راست خواهی بهیچ
شنید این سخن مردِ نیکو نهاد — بخندید کای یارِ فرخ نژاد
بد است این پسر طبع و خوئیش ولیک — مرا زو طبیعت شود خوی نیک
چو زو کرده باشم تحمل بسی — توانم جفا بردن از هر کسی
مروت ندانم که بفروشمش — بدیگر کسی عیب بر گویمش
چو من در بلایش تحمل کنم — کسی به بود کش تحمل کنم
تحمل چو زهرت نماید نخست — ولی شهد گردد چو در طبع رست

حکایتِ معروفِ کرخی و مسافرِ رنجور

کسی راهِ معروفِ کرخی نجست — که بنهاد معروفی از سر نخست
شنیدم که مهمانش آمد یکی — ز بیماریش تا بمرگ اندکی
سرش موی و رویش صفا ریخته — بموئیش جان در تن آویخته
شب آنجا بیفگند و بالش نهاد — روان دست در بانگ و نالش نهاد
نه خوابش گرفتی شبان یک نفس — نه از دستِ فریادِ او خواب کس
نهادی پریشان و طبعی درشت — نمی‌مرد و خلقی بحجت بکشت
ز فریاد و نالیدن و خفت و خیز — گرفتند ازو خلق راهِ گریز
نماند ز مردم در آن بقعه کس — همان ناتوان ماند و معروف و بس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایسا بد صورت شخص اِس لائق نہیں — کہ تو اُسکی زیادتی اُٹھائے اور سختی جھیلے

مَیں خوبصورت اور نیک سیرت غلام تجھ کو — تلاش کر دونگا۔ اسکو نخاس لیکر بیچ ڈال

اور اگر ایک پیسہ قیمت اُٹھے تو انکار نہ کیجو — سچ پوچھا ہے تو یہ مُفت بھی مہنگا ہے

اُس نیک طبیعت شخص نے یہ بات سُنی — اور ہنسکر کہا کہ اے مُبارک اصل یار!

اِس لڑکے کی طبیعت و خصلت بُری ہے مگر — اسکے سبب سے میری عادت اچھی ہو جائیگی

جب مَیں اسکی بہت برداشت کرونگا — تو پھر ہر ایک کی زیادتی سہ سکونگا

مَیں یہ مُروّت نہیں سمجھتا کہ اسکو بیچوں — اور اسکے عیب اور شخص کے سامنے بیان کروں

اگر مَیں اُسکی سختی جھیل سکوں۔ تو وہ اِس سے بہت اچھا ہے کہ اسکو بیچ ڈالوں

تحمل کرنا اول تجھ کو زہر جیسا معلوم ہوتا ہے — مگر جب عادت پڑ جائیگی تو شہد ہو جائیگا

مَعروفِ کرخی اور بیمارِ مُسافر کی کہانی

مَعروف کرخی کی اُس شخص نے پیروی کی — جس نے اول خود پسندی کو ترک کیا

مَیں نے سُنا ہے کہ اُسکے ہاں ایک مہمان آیا — جسکی بیماری اور مرنے میں ذرا ہی سا فرق تھا

اُسکے سر کے بال اور چہرہ کی رونق جاتی رہی تھی — ایک بال برابر جان کو اُسکے بدن سے علاقہ رہ گیا تھا

رات کو وہیں ڈھیر پڑا اور تکیہ رکھکر لیٹ رہا — اور اُسیوقت سے ہائے واویلا شروع کی

نہ راتوں کو اُسے دم بھر نیند آتی — اور نہ اُسکے چیخنے سے اَوروں کو

اُس کا دل پریشان تھا اور طبیعت سخت — آپ مرتا نہ تھا اور لوگوں کا بکبک سے ناک میں دم کر دیا

اُسکی ہائے واویلا اور لیٹنے اُٹھنے سے — لوگ اُسکے پاس سے بھاگ گئے

اُس مکان میں کوئی شخص نہ رہا — صرف وہ بیمار اور معروف ہی رہ گیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شنیدم که شبها ز خدمت نخفت — چو مردان میان بست و کرد آنچه گفت

شبے بر سرش لشکر آورد خواب — که چندے آورد مرد ناخفته تاب

بیکدم که چشمانش خفتن گرفت — مسافر پراگنده گفتن گرفت

که لعنت برین نسل ناپاک باد — که نام اند و ناموس و زرق اند و باد

پلید اعتقادان و پاکیزه پوش — فریبنده پارسائی فروش

چه داند لت انبانے از خواب مست — که بیچاره دیده برهم نه بست

سخنهاے منکر به معروف گفت — که یکدم چرا غافل از وے بخفت

فروخورد شیخ این حدیث از کرم — شنیدند پوشیدگان حرم

یکے گفت معروف را در نهفت — ندیدی که درویش نالاں چه گفت

برو زین سپس گو سر خویش گیر — تعنت بر جاے دیگر ببر

نکوئی و رحمت بجاے خود است — ولے با بداں نیکمردی بد است

سر سفله را گرد بالش منه — سر مردم آزار بر سنگ به

مکن با بداں نیکی اے نیکبخت — که در شوره ناداں نشاند درخت

نگویم مراعات مردم مکن — کرم پیش نامردماں گم مکن

باخلاق نرمی مکن با درشت — که سگ را نمالند چوں گربه پشت

گر انصاف خواهی سگ حق شناس — بسیرت به از مردم ناسپاس

به برف آب رحمت مکن بر خسیس — چو کردی مکافات بر یخ نویس

ندیدم چنین پیچ بر پیچ کس — مکن هیچ رحمت برین هیچکس

بخندید و گفت اے دلارام جفت — پریشاں مشو زیں پریشاں که گفت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں نے سُنا ہے کہ راتوں کو خدمت کے سبب نہیں سوتا ۔ مردانِ خدا کی طرح کمر باندھی اور جو کچھ آپنے کہا وہ کیا

ایک رات نیند نے اُس پر چڑھائی کی ۔ کیونکہ جو شخص راتوں کو نہ سویا ہو وہ کہاں تک جاگ سکتا ہے

جونہیں اسکی آنکھ لگنے کو ہوئی

مسافر بیہودہ بکنے لگا

کہ اِس ناپاک فرقہ پر خدا کی پھٹکار

کیونکہ یہ نرے نام کے اور سر بسر مکر و فریب و غرور ہیں

بد اعتقاد نفیس پوشاک

دھوکے باز پارسائی جتانیوالے

پٹیل نیند میں متوالے کو کیا خبر

کہ ایک غریب کی آنکھ نہیں جھپکی

معروف کو بُرا بھلا کہا

اسلیے کہ وہ دم بھر اُس سے غافل ہو کر کیونکر سو سکا

شیخ مہربانی سے اسباب کو پی گیا

اور اُسکے گھر کی عورتوں نے سُنا

ایک نے معروف سے خفیہ کہا

کہ تو نے دیکھا بھی اِس چینخنے والے فقیر نے کیا کیا کہا

بس کہدے کہ جا اپنا سُوجھتا کر

ہمیں نہ ستا اور کہیں جا کر مر

نیکی کرنی اور ترس کھانا اپنی جگہ پر اچھا ہے

مگر بدوں کے ساتھ احسان کرنا بُرا ہے

کمینہ کے سر تلے تکیہ نہ رکھ (کیونکہ وہ موذی ہے اور) موذی کا سر پتھر پر ہونا اچھا

اے بدبخت بُروں سے بھلائی نہ کر کیونکہ (یہ) کلر زمین میں پودا لگانا ہے (اور) کلر زمین میں بیوقوف درخت لگاتا ہے

میں یہ نہیں کہتا کہ لوگوں کے حق کا خیال نہ رکھ (بلکہ یہ کہتا ہوں کہ) سفلوں کے ساتھ احسان کر کے نہ گنوا

اپنی خوشخوئی کے سبب سخت آدمی سے نرمی کر

کیونکہ بلی کی طرح کتے کی پیٹھ پر ہاتھ نہیں پھیر سکتے

بلکہ حق پوچھو تو حق سمجھنے والا کُتّا

خصلت میں ناشکر آدمی سے اچھا ہے

ٹھنڈا پانی کمینہ کو عنایت نہ کر

اور اگر کیا ہے تو اُسکا بدلا ان ہوا سمجھ

میں نے ایسا پیچدار آدمی نہیں دیکھا

اِس نالائق پر ذرا رحم نہ کر

شیخ ہنسکر بولا ۔ کہ اے پیاری بی بی !

ان بیہودہ باتوں سے جو اُسنے کہیں خفا نہو

ملک کو تعلیلیہ ہے اور اسکے آگے اتنا محذوف ہے ۔ مردوں رشت سُل سگ ست ۔ اور باقی بحذفِ عاطفہ اس محذوف پر معطوف ہے ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گر از ناخوشی کرد بر من خروش — مرا ناخوش از وی خوش آمد بگوش

جفای چنیں کس بباید شنود — که نتوان از بیقراری غنود

چو خود را قوی حال بینی و خوش — بشکرانه بار ضعیفاں بکش

اگر خود ہمیں صورتی چوں طلسم — بمیری و اسمت بمیرد چو جسم

دگر پروری درخت کرم — بر نیکنامی خوری لاجرم

نه بینی که در کرخ تربت بسی است — بجز گور معروف معروف نیست

بدولت کسانے سر افراختند — که تاج تکبر بینداختند

تکبر کند مرد حشمت پرست — نداند که حشمت بحلم اندرست

حکایت در معنی سفاہت نااہلاں و تحمل نیک مرداں

طمع برد شوخے بصاحبدلے — نبود آں زماں در میاں حاصلے

کمربند و دستش تہی بود و پاک — که زر بر فشاندے بروئش چو خاک

بروں تاخت خواہندۂ خیره روے — نکوہیدن آغاز کردش بکوے

که زنہار ازیں کژدمان خموش — پلنگان درندۂ صوف پوش

که چوں گربه زانو بدل برنہند — وگر صیدے افتد چو سگ در جہند

سوئے مسجد آوردہ دکان شید — که در خانه کمتر تواں یافت صید

رہ کارواں شیر مرداں زنند — ولے جامۂ مردم اینان کنند

سپید و سیه پاره بر دوخته — بسالوس و پنہاں زر اندوخته

زہے جو فروشان گندم نمائے — جہانگرد شبکوک خرمن گدائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر وہ خفگی سے مجھ پر جھنجلایا | تو اُسکی بُری باتیں مجھے بھلی لگیں

ایسے شخص کی سخت باتیں سُن لینی چاہئیں جسکی بیقراری کے مارے آنکھ نہ لگنے

جب تو اپنے تئیں آسودہ اور خوشحال پائے۔ تو اُسکے شکریہ میں غریبوں کی سختی جھیل

اگر تو طلسم کی طرح ہزار صورت ہی صورت ہے | تو تیرے جسم کے ساتھ ہی تیرا نام بھی مٹ جائیگا

اور اگر تو بخشش کا درخت لگائیگا۔ تو بیشک نیک نامی کا پھل کھائے گا

دیکھتا نہیں کہ کرخ میں بہتیری قبریں ہیں۔ مگر معروف کی قبر کے سوا کوئی مشہور نہیں

دولت سے وہ لوگ سرفراز ہوے | جنھوں نے غرور کا تاج پھینک دیا

بڑائی چاہنے والا غرور کرتا ہے | اور یہ نہیں جانتا کہ بڑائی تحمل میں ہے

نالائقوں کی بےعقلی اور بھلے مانسوں کی برداشت کے باب میں کہانی

ایک بےشرم نے ایک نیک مرد سے کچھ مانگا | اُسوقت اُسکی ہمیانی میں روپیہ پیسا نہ تھا

اُسکا کمر بند اور ہاتھ خالی اور پاک تھا (اور اگر کچھ ہوتا تو روپیہ کے مُنہ پر خاک کی طرح پھینکتا

بےشرم منگتا باہر نکلا | اور گلی میں اُسکو بُرا بھلا کہنے لگا

کہ اِن چپکے بچھوؤں۔ پھاڑنیوالے تیندووں پشمینہ پہننے والوں سے خدا بچائے

کہ بلی کی طرح زانو دل سے لگا کر بیٹھتے ہیں۔ اور اگر شکار آ پھنسے تو کتے کی طرح جست کرتے ہیں

دھوکے کی دکان مسجد میں لگائی ہے | اسلئے کہ گھر میں بہت کم شکار ملتا ہے

قافلہ کا رستہ دھاڑی لوٹتے ہیں | لیکن لوگوں کے کپڑے یہ لوگ نوچتے کھسوٹتے ہیں

سفید اور کالے چیتھڑوں کی گدڑی مکر سے سی ہے۔ اور خفیہ دولت جوڑی ہے

کیا اچھے گیہوں دکھا کر جو بیچنے والے ہیں۔ جہاں میں پھرنیوالے! تو انکو غل مچانیوالے کھلیان کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مبین در عبادت که پیرند و سست — که در رقص و حالت جوانند و چست

عصای کلیم اند بسیار خوار — بظاهر چنین زرد روی و نزار

نه پرهیزگار و نه دانشورند — همین بس که دنیا به دین میخرند

عبای بلالانه در تن کنند — به دخل حبش جامهٔ زن کنند

ز سنت نه بینی در ایشان اثر — مگر خواب پیشین و نان سحر

شکم تا سر آگنده از لقمه تنگ — چو زنبیل دریوزه هفتاد رنگ

نخواهم درین باب ازین بیش گفت — که شنعت بود سیرت خویش گفت

فرو گفت ازین شیوه نادیده گوی — نبیند هنر دیدهٔ عیب جوی

یکی کرده بی آبروئی بسی — چه غم دارد از آبروی کسی

مریدی بشیخ این سخن نقل کرد — اگر راست پرسی نه از عقل کرد

بدی در قفا عیب من گفت و خفت — بتر زو قرینی که آورد و گفت

یکی تیری افگند و در ره فتاد — وجودم نیازرد و رنجم نداد

تو برداشتی و آمدی سوی من — همی در سپوزی به پهلوی من

بخندید صاحبدل نیک خوی — که سهل است ازین بیشتر گو بگوی

هنوز آنچه گفت از بدم اندکیست — از آنها که من دانم او شد یکیست

ز روی گمان بر من اینها که بست — من از خود یقین میشناسم که هست

وی امسال پیوست با ما وصال — کجا داندم عیب هفتاد سال

به از من کس اندر جهان عیب من — نداند بجز عالم الغیب من

ندیدم چنین نیک پندار کس — که پنداشت عیب من این است و بس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ دیکھ کہ عبادت کرتے وقت بوڑھے اور سست ہیں (بلکہ یہ دیکھ) کہ ناچنے اور چال کھیلنے کے وقت جوان اور چالاک ہیں

حضرت موسیٰ کی لکڑی کی طرح ٹڑے کھاؤ ہیں
نہ پرہیزگار ہیں اور نہ دانشمند
آپ حضرت بلال کی سی عبا پہنتے ہیں
تو سنت کا انمیں کوئی نشان نہ دیکھیگا
پیٹ سر تک نوالوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا ہے
میں اسباب میں اس سے زیادہ کہنا نہیں چاہتا
بیہودہ گو نے اس قسم کی باتیں کہیں
جس نے بہتیروں کو بے عزت کیا ہے
ایک مرید نے پیر کے سامنے یہ بات دہرائی
جو دشمن پیٹھ پیچھے میری برائی کر کے چکا ہو
ایک نے تیر پھینکا اور وہ رستہ ہی میں رہگیا
تو نے جو اسے اٹھایا اور میرے پاس لیکر آیا
خوشخو نیک مرد نے ہنسکر کہا
اسنے جو کچھ میرے عیب بیان کئے وہ ابھی تھوڑے ہیں
یہ عیب جو اسنے از روے گمان مجھ پر لگائے
وہ مجھ سے اس برس ملا ہے
جہان میں میرے عیب مجھ سے بہتر کوئی
میں نے ایسا خوش گمان آدمی نہیں دیکھا

اور دیکھت میں ایسے زرد رو اور دبلے ہیں
انکا کام صرف یہی ہے کہ دنیا کو دین کے بدلے خریدتے ہیں
اور بیوی کے لئے حبش کی آمدنی کی قیمت کے کپڑے بناتے ہیں
سوائے دوپہر کے سونے اور پچھلے کے کھانے کے
جیسے بھیک کی جھولی طرح طرح کے کھانوں سے
کیونکہ اپنی خصلت کی مذمت کرنی عیب ہے
عیب نکالنے والے کی آنکھ ہنر کو نہیں دیکھتی
اسے ایک شخص کے بے عزت کرنے کی کیا پروا
سچ پوچھو تو بیوقوفی کی
اس سے وہ دو سست بدتر ہے جس نے (میرے سامنے اسے) دہرایا
میرے جسم کو نہ دکھایا اور مجھ کو تکلیف نہ دی
پس تو (اسے) میرے پہلو میں چبھوتا ہے
کہ یہ باتیں تو نرم ہیں (اس سے) کہو کہ اس سے زیادہ سخت کہے
جن عیبوں کو میں جانتا ہوں انمیں سے سواں حصہ ہیں
میں یقیناً جانتا ہوں کہ (مجھ میں) ہیں
میرے برسوں کے عیبوں کی اسے کیا خبر
میرے عیب واں کے سوا نہیں جانتا
جسنے یہ گمان کیا ہو کہ میرے یہی عیب ہیں

میں کاف کا موقع متعین کیا گیا ہے۔ دوسرا مصرع علت بھی ہو سکتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

به محشر گواهِ گناهم گر اوست	ز دوزخ نه ترسم که حالم نکوست
گرم عیب گوید بد اندیش من	بیا گو ببر نسخه از پیشِ من
کساں مرد راهِ خدا بوده اند	که بر جانش تیر بلا بوده اند
زبوں باش تا پوستینت درند	که صاحبدلاں بار شوخاں برند
گر از خاکِ مردم سبوئے کنند	بسنگش ملامت کناں بشکنند

حکایت در گستاخیِ درویشاں و حلمِ بادشاہاں

ملک صالح از بادشاہانِ شام	برون آمدے صبحدم با غلام
بگشتے در اطرافِ بازار و کوے	برسمِ عرب نیمه بر بسته روے
که صاحب نظر بود درویش دوست	ہر آں کیں دو دارد ملکِ صالح اوست
دو درویش در مسجدے خفته یافت	پریشاں دل و خاطرِ آشفته یافت
شبِ سردِ شاں دیده نابرده خواب	چو حربا تامل کناں آفتاب
یکے زاں دو میگفت با دیگرے	که در روزِ محشر بود داورے
گر ایں بادشاہانِ گردن فراز	که در لهو و عیشند و با کام و ناز
در آیند با عاجزاں در بهشت	من از گور سر بر نگیرم ز خشت
بهشتِ بریں ملک و ماوائے ماست	که بندِ غم امروز بر پاے ماست
همه عمر ازیناں چه دیدی خوشی	که در آخرت نیز رحمت کشی
اگر صالح آنجا بدیوارِ باغ	در آید بکفشش بدرزم دماغ
چو مرد ایں سخن گفت و صالح شنید	دگر بودن آنجا مصالح ندید

۲۳ گو میں آنے دونگا ہی نہیں یعنی بند کرکے رکھونگا اور اگر دیوار سے کود کر آنا چاہیگا تو جوتیاں مار کر بھیجا نکال ڈالونگا ۔ (صفحہ ۳۳ دیکھو)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر قیامت کے دن وہی میرے گناہوں کا گواہ ہو۔ تو مجھے دوزخ کا ڈر نہیں کیونکہ میری حالت اچھی ہے
اگر میرا دشمن میرے عیب بیان کرے (تو اُس سے) کہہ کہ آ اور میرے پاس سے اعمال نامہ لیجا

مردِ خدا وہ لوگ ہوئے ہیں	جو مصیبت کے تیر کا نشانہ بنے ہیں
بُردبار رہ تاکہ تیرے عیب کھولیں	کیونکہ نیکمرد لچّوں کی بدزبانی سہتے ہیں

اگر لوگوں کی خاک سے (مرنے کے بعد) مٹکا بنائیں تو ملامت کرنیوالے اُسے بھی پتھر سے توڑ دالیں

فقیروں کی بےادبی اور بادشاہوں کی بُردباری کی کہانی

ملکِ شام کے بادشاہوں میں سے ملک صالح صبح ہی غلام کو ساتھ لیکر باہر نکلتا تھا۔ بازاروں اور گلیوں میں اِدھر اُدھر عرب کی عادت کے موافق آدھا مُنہ ڈھانپ کر پھر اکرتا تھا کیونکہ وہ مردم شناس اور فقیر دوست تھا۔ اور جسمیں یہ دو خصلتیں ہوں ہی بادشاہِ صالح ہے

دو فقیروں کو ایک مسجد میں پڑا دیکھا	پریشان اور اُداس پایا

جاڑے کے سبب رات بھر نہیں سوئے تھے۔ گرگٹ کی طرح سورج کے منتظر تھے اُن دونو میں سے ایک دوسرے سے کہتا تھا۔ کہ قیامت کے دن تو منصفت ہوگا اگر یہ گردنکش بادشاہ۔ جو کھیل اور عیش میں مصروف اور کامیاب و آسودہ ہیں فقیروں کے ساتھ بہشت میں داخل ہونگے۔ تو میں قبر میں پتھر تلے سے سر نہیں اُٹھاؤنگا بہشتِ بلند ہماری مِلک اور ٹھکانا ہے۔ کیونکہ آج تکلیف کی بیڑی ہماری پاؤں میں پڑی ہے

عمر بھر تُو نے اِن سے کونسا آرام پایا	کہ آخرت میں بھی تکلیف اُٹھائے
اگر صالح وہاں جنّت کی دیوار پر سے	آناچاہیگا تو مَیں جوتیوں سے اُسکا سر توڑ ڈالونگا

جب اُس شخص نے یہ بات کہی اور صالح نے سُنی۔ پھر وہاں ٹھہرنا مناسب نہ سمجھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دمے رفت تا چشمهٔ آفتاب — ز چشم خلائق فرو شست خواب

روان هر دو کس را فرستاد و خواند — بهیبت نشست و بحرمت نشاند

بر ایشان ببارید باران جود — فرو شست شان گرد ذل از وجود

پس از رنج سرما و باران و سیل — نشستند با نامداران خیل

گدایان بے جامه شب کرده روز — معطر کنان جامه بر عود سوز

یکے گفت ازینان ملک را نهان — که اے حلقه در گوش حکمت جهان

پسندیدگان در بزرگی رسند — ز ما بندگانت چه آمد پسند

شهنشه ز شادی چو گل بر شگفت — بخندید در روئے درویش و گفت

من آنکس نیم کز غرور حشم — ز بیچارگان روئے درهم کشم

تو هم با من از سر بنه خوئے زشت — که ناسازگاری کنی در بهشت

من امروز کردم در صلح باز — تو فردا مکن در برویم فراز

چنین راه گر مقبلی پیش گیر — شرف بایدت دست درویش گیر

بر از شاخ طوبیٰ کسے بر نداشت — که امروز تخم ارادت نه کاشت

ارادت نداری سعادت مجوے — بچوگان خدمت توان برد گوے

ترا کے بود چون چراغ التهاب — که از خود پری همچو قندیل ز آب

وجودے دهد روشنائی بجمع — که سوزیش در سینه باشد چو شمع

حکایت اندر محرومی خویشتن بینان

یکے در نجوم اندکے دست داشت — ولیک از تکبر سر مست داشت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھوڑی دیر گزری کہ سورج نے — لوگوں کی آنکھوں سے نیند کو دور کیا

ایک آدمی بھیجکر جھٹ دونو فقیروں کو بلایا — تمکنت سے بیٹھا اور عزت سے بٹھایا

اُن پر بخشش کا مینہ برسایا — اور اُن پر سے ذلّت کی گرد جھاڑی

وہ جاڑے اور مینہ اور رَو کی تکلیف اُٹھانیکے بعد۔ لشکر کے سرداروں کی صحبت میں بیٹھے

بن کپڑے راتیں بسر کئے ہوئے فقیروں نے — اگر دان پر کپڑے بسائے

اُنمیں سے ایک نے بادشاہ سے چپکے سے کہا — کہ اے جگت تیرا تابع !

خدمتگزار مقبول درگاہ رُتبے پاتے ہیں — ہم غلاموں کی کونسی بات تجھ کو بھلی لگی

بادشاہ خوشی سے پھول کی طرح کھلا — اور فقیر کے سامنے ہنسکر بولا

کہ میں ایسا نہیں ہوں کہ نوکر چاکروں پر غرور کر کے فقیروں سے منہ موڑوں

بس تو بھی یہ بُرا خیال دور کر — کہ جنّت میں میرے ساتھ رفاقت نہ کرے

مَیں نے آج صلح کا دروازہ کھول رکھا ہے — اب توکل میرے لئے دروازہ بند نہ کیجیو

اگر تو اقبالمند ہے تو ایسا ہی طریق اختیار کر — اگر تو بزرگی چاہتا ہے تو فقیروں کی دستگیری کر

طوبےٰ کی ٹہنی سے وہ شخص پھل نہ کھائیگا — جس نے آج اعتقاد کا بیج نہ بویا

تجھے اعتقاد نہیں ہے تو سعادت نہ ڈھونڈ — کیونکہ یہ گیند خدمت کے بلّے سے جیتی جاتی ہے

تجھ کو کہ غرور سے ایسا بھرا ہوا ہے جیسا کنول پانی سے لبریز ہو چراغ کی سی روشنی کب نصیب ہو سکتی ہے

محفل کو وہ شخص روشن کرتا ہے — جسکے سینہ میں شمع کی مانند سوز و گداز ہوتا ہے

خود بینوں کی محرومی کے باب میں کہانی

ایک شخص کو علم نجوم میں کچھ دخل تھا — مگر غرور کے مارے مست ہو رہا تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوِ کوشیار آمد ازراهِ دور — دلِ پُرارادت سرِ پُرغرور
خردمند ازو دیده بر دوختے — بیچے حرف اورا نیاموختے
چو بے بهره عزم سفر کرد باز — بدو گفت دانائے گردن فراز
تو خود را گماں بُرده پُر خرد — انائے که پُر شد دگر چوں بُرد
ز دعوے تہی آے تا پُر شوی — تو از خود و پُری ز آں تہی میروی
زہستی در آفاق سعدی صفت — تہی گرد و باز آے پُر معرفت

حکایت درین که نارِ غضب را بغیر از آبِ حلم و نرمی فرو نه نشاند

بخشم از ملک بنده سر تافت — بفرمود جستن کسش در نیافت
چو باز آمد از راهِ خشم و ستیز — بشمشیر زن گفت خونش بریز
بخوں تشنه جلادِ نامهرباں — بروں کرده دشنه چو تشنه زباں
شنیدم که گفت از دلِ تنگ ریش — خدایا بحل کردمش خونِ خویش
که پیوسته در نعمت و ناز و نام — در اقبال او بوده ام دوستکام
مبادا که فردا بخونِ منش — بگیرند و خرم شود دشمنش
ملک را چو گفتِ وے آمد بگوش — دگر دیگِ خشمش نیاورد جوش
بسے بر سرش داد و بر دیده بوس — خداوند رایت شد و طبل و کوس
برفق از چناں سهمگیں جایگاه — رسانید دهرش بداں پایگاه
غرض زیں حدیث آنکه گفتارِ نرم — چو آب است بر آتشِ مردِ گرم
نه بینی که در معرضِ تیغ و تیر — بپوشند خفتانِ صد تو حریر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

منزلیں طے کرکے کوشیار پاس آیا | دل شوق سے اور سر غرور سے بھرا ہوا
دانشمند اُسکی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا | ایک حرف بھی اُسکو نہ سکھاتا تھا
جب اُس نے ناکام پلٹنے کا ارادہ کیا | تو دانشمندِ سرفراز نے اُس سے کہا

تُو نے اپنے تئیں عقل سے بھرا ہوا خیال کیا ہے ۔ جو برتن لبریز ہو گیا پھر نہیں بھرتا
دعوے سے خالی ہو تاکہ (علم سے) بھرے ۔ تو خودی سے بھرا ہوا ہے اسلئے (علم سے) خالی جاتا ہے

سعدی کی طرح زمانہ میں خودی سے | خالی ہو اور پھر علم سے پُر ہو

کہانی اس بیان میں کہ غصّہ کی آگ کو تحمل اور نرمی کے پانی کے سوا کوئی نہیں بجھا سکتا

بادشاہ کے غصّے کے سبب ایک غلام بھاگ گیا ۔ ڈھونڈنے کا حکم دیا اور کسیکو نہ ملا
جب وہ خود چلا آیا تو (بادشاہ نے) خفا ہوکر جلّاد سے کہا کہ اسکو قتل کر
نامہربان جلّاد نے خنجر خون کا پیاسا ۔ اِس طرح نکالا جس طرح پیاسا زبان نکالتا ہے
مَیں نے سُنا ہے کہ (غلام نے) رنجیدہ و دردمند دل سے یہ کہا کہ اے خدا! مَیں نے اپنا خون بادشاہ کو بخشا
کیونکہ مَیں ہمیشہ اُسکے عہدِ اقبال میں دولت اور آرام اور عزّت سے خوش حال رہا ہوں
کہیں ایسا نہ ہو کہ کل میرے خون کے بدلے اُسکو سزا دیں اور اُسکا دشمن خوش ہو

جب اُسکی بات بادشاہ کے کان میں پہنچی | پھر اُسکے غصّہ کی دیگ میں اُبال نہ آیا

اُسکے سر اور آنکھوں پر بہت سے بوسے دیکر انعام اکرام دیا ۔ یہانتک کہ وہ جھنڈے اور نقارے والا ہو گیا

نرمی کے سبب ایسی ہولناک جگہ سے | زمانہ نے اُسکو اس رتبہ پر پہنچایا

اِس کہانی سے مطلب یہ ہے کہ نرم بات غضبناک آدمی کے غصّہ کی آگ پر پانی کا حکم رکھتی ہے

تو دیکھتا نہیں کہ تلوار اور تیر کے معرکہ میں | ریشمین کپڑے کی سینکڑوں تہ کا جلتہ پہنتے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تواضع کن اے دوست باخصم تند — کہ نرمی کند تیغ بُرّندہ کند

حکایت در عجز و نیاز صلحا

زویرانہ عارفِ ژندہ پوش — یکے را نُباحِ سگ آمد بگوش
بدل گفت کوے سگ اینجا چراست — درآمد کہ درویشِ صالح کجاست
نشانِ سگ از پیش و ازپس ندید — بجز عارف آنجا دگر کس ندید
خجل باز گردیدن آغاز کرد — کہ شرم آمدش کشفِ آں راز کرد
شنید از درون عارف آواز پاے — ہلا گفت بر در چہ پائی؟ درآے
نہ پنداری اے دیدۂ روشنم — کز ایدر سگ آواز کرد ایں منم
چو دیدم کہ بیچارگی میخرد — نہادم ز سر کبر و رائے و خرد
چو سگ بر درش بانگ کردم بسے — کہ مسکیں تر از سگ ندیدم کسے
چو خواہی کہ در قدرِ والا رسی — زشیبِ تواضع ببالا رسی
درین حضرت آناں گرفتند صدر — کہ خود را فروتر نہادند قدر
چو سیل اندر آمد بہ ہول و نہیب — فتاد از بلندی بسر در نشیب
چو شبنم بیفتاد مسکین و خرد — بگرما فتابش بعیوق بُرد

حکایتِ حاتم اصم و سیرتِ او در تواضع

گروہے برآنند زاہلِ سخن — کہ حاتم اصم بود باور مکن
برآمد طنینِ مگس بامداد — کہ در چنبرِ عنکبوتے فتاد

کر گیا مگس کا گوز نکل گیا۔ بیچاری اتنی شرمندہ ہوئی کہ پھر بات منہ سے نہ نکلی۔ حاتم نے کہا۔ مائی! ذرا آواز سے کہہ۔ یعنی میں بہرا ہوں (صفحہ ۳۹ دیکھو)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اے دوست اے تیز مزاج دشمن کے سامنے فروتنی کر۔ کیونکہ نرمی تیز تلوار کو کند کر دیتی ہے

عاجزی کے بیان میں نیکو کاروں کی کہانی

گدڑی پہنے ہوئے عارف کے جھونپڑے سے — کتے کے بھونکنے کی آواز ایک شخص کے کان میں آئی

دل میں یہ کہتا کہ یہاں کتا کیوں ہے؟ (جھونپڑے میں) آیا (تاکہ دیکھے) کہ پارسا فقیر کہاں ہے؟

کتے کا نشان آگے پیچھے (کہیں) نہ دیکھا — عارف کے سوا وہاں کوئی نظر نہ آیا

شرمندہ ہوکر اُلٹا پھرنے لگا — کیونکہ اُسکو اس بھید کے کھولنے سے شرم آئی

عارف نے اندر سے پاؤں کی آہٹ سُنی — کہا ہیں! دروازہ پر کیوں کھڑا ہے؟ اندر آ

اے میری روشن آنکھ تو یہ گمان نہ کر — کہ یہاں کتا بولا تھا (نہیں بلکہ) وہ میں ہوں

جب مینے یہ دیکھا کہ (خدا) عاجزی پسند کرتا ہے — تو مینے تکبّر اور سمجھ اور عقل کو ترک کیا

(اور) کتے کی طرح اُسکے دروازہ پر بہت چیخا — کیونکہ مینے کتے سے بڑھکر کوئی غریب نہ پایا

اگر تو چاہتا ہے کہ بلند مرتبہ پائے — (تو فروتنی کر کیونکہ) تو فروتنی کی پستی سے بلندی کو پہنچیگا

اس درگاہ میں اُن لوگوں نے بلند رتبہ پایا — جنھوں نے اپنا مرتبہ کم سمجھا

رو جو ہیبت اور دبدبہ کے ساتھ آئی — اسلیئے اُونچان سے سر کے بل نیچے گری

اوس جو عاجز اور ننھی ننھی ہوکر گری — اسلیئے دیکھ کہ اُسکو سورج عیوق تک لیگیا

بہرے حاتم اور اُسکی فروتنی کی کہانی

بعضے مؤرخوں کی یہ رائے ہے — کہ حاتم بہرا تھا مگر (والا سے) یہ سچ نہ جان

کیونکہ صبح کے وقت مکھی بھنبھنائی — اسلیئے کہ وہ مکڑی کے جالے میں پھنس گئی تھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

همہ ضعف و خاموشیش کید بود ❊ مگس قند بیند اشتش قید بود

نگہ کرد شیخ از سر اعتبار ❊ کہ اے پاے بند طمع پاے دار

نہ ہر جا شکر باشد و شہد و قند ❊ کہ در گوشہا دام بازیست و بند

یکے گفت ازاں حلقۂ اہل راے ❊ عجب دارم اے مرد راہ خداے

مگس را تو چوں فہم کردی خروش ❊ کہ ما را بہ دشواری آمد بگوش

تو آگاہ گردی بہ بانگ مگس ❊ نشاید اصم خواندنت زیں سپس

تبسم کناں گفتش اے تیز ہوش ❊ اصم بہ کہ گفتار باطل نیوش

کسانیکہ با من بخلوت دراند ❊ مرا عیب پوش و ہنر گستر اند

چو پوشیدہ دارند اخلاق دوں ❊ کند ہستیم زیر و نخوت زبوں

فرا مے نمایم کہ مے نشنوم ❊ مگر کز تکلف مبرا شوم

چو کالیوہ دانندم اہل نشست ❊ بگویند نیک و بدم ہرچہ ہست

اگر بد شنیدن نیاید خوشم ❊ ز کردار بد دامن اندر کشم

بحبل ستایش فراچہ مشو ❊ چو حاتم اصم باش و غیبت شنو

سعادت بجست و سلامت نیافت ❊ کہ گردن ز گفتار سعدی بتافت

ازیں بہ نصیحت گرے بایدت ❊ ندانم پس از وے چہ پیش آیدت

حکایت زاہد تبریز و دزد

عزیزے در اقصاے تبریز بود ❊ کہ ہموارہ بیدار و شب خیز بود

شبے دید جاے کہ دزدے کمند ❊ بہ پیچید و بر طرف بامے فگند

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُسکی ساری ناتوانی اور خاموشی فریب تھی۔ مکھی اُسے قند سمجھی (مگر) وہ (اُسکے لئے) قید تھی

شیخ نے اُسے عبرت کی نظر سے دیکھا | (اور کہا) کہ اسے لالچ کے مارے صبر کر

ہر جگہ شکر اور شہد اور قند ہی نہیں ہو جاتا۔ بلکہ بہتیرے کونوں میں جال و پھندا لگا ہوتا ہے

دانشمند مریدوں کے جتھے میں سے ایک نے کہا۔ کہ اے مردِ خدا! مجھے تعجب ہے

کہ مکھی کی بھنبھناہٹ جو ہم نے مشکل سے سُنی تجھے کیونکر معلوم ہو گئی ؟

جب تو مکھی کی بھنبھناہٹ سُن لیتا ہے | تو آئیندہ تجھے بہرا نہیں کہنا چاہیئے

(حاتم نے) مُسکرا کر اُس سے کہا کہ اے دانشمند! خوشامد سننے والے سے بہرا اچھا

جو لوگ تنہائی میں میرے پاس بیٹھتے ہیں میرے عیب چُھپاتے ہیں اور ہنر جتاتے ہیں

جب میری بُری عادتیں چھپائیں گے۔ تو مجھ کو خود نمائی مغلوب کر لیگی اور غرور دبا لیگا

بس میں نے یہ ظاہر کر رکھا ہے کہ مجھے سنائی نہیں دیتا۔ تاکہ شاید اس بناوٹ کے سبب (عیب سے) پاک ہو جاؤں

جب مجھے سنگت والے بہرا سمجھیں گے۔ تو میری بھلائی بُرائی جو کچھ ہو گی بیان کرینگے

پھر اگر مجھے بُری بات ناپسند ہو گی۔ تو بُرے کام کرنے چھوڑ دوں گا۔

خوشامد کی رسّی میں پھنسکر کنوئیں میں نہ گر | بلکہ حاتم کی طرح بہرا بن اور اپنی بدی سُن

سعادت نہ ڈھونڈی اور سلامتی نہ پائی | جس کسی نے سعدی کی نصیحت سے مُنہ موڑا

تجھے کیا اِس سے بڑھکر کوئی ناصح چاہئے؟ معلوم نہیں اُسکے بعد تجھے کیا پیش آئے؟

تبریز کے عابد اور چور کی کہانی

تبریز میں ایک بزرگ تھا۔ جو ہمیشہ جاگتا تھا اور تہجد کی نماز پڑھتا تھا

ایک رات ایک جگہ دیکھا کہ ایک چور نے کمند لُچھیا کر ایک کوٹھے پر پھینکی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کسان را خبر کرد و آشوب خاست — ز هر جانبی مرد با چوب خاست

چو نامرد آواز مردم شنید — میان خطر جای بودن ندید

نهیبی از آن گیر و دار آمدش — گریزی بوقت اختیار آمدش

ز رحمت دل پارسا موم شد — که شب دزد بیچاره محروم شد

به تاریکی از وی فراز آمدش — براهِ دگر پیش باز آمدش

که یارا مرو کآشنای توام — به مردانگی خاکِ پای توام

ندیدم به مردانگی چون تو کس — که جنگ آوری بر دو نوع است و بس

یکی پیشِ خصم آمدن مردوار — دوم جان بدر بردن از کارزار

بدین هر دو خصلت غلام توام — چه نامی که مولای نام توام

گرت رای باشد بحکم کرم — بجائیکه میدانمت ره برم

سرائیست کوتاه و در بسته سخت — نه پندارم آنجا خداوند رخت

کلوخی دو بالای هم برنهیم — یکی پای بر دوش دیگر نهیم

به چندانکه در دستت افتد بساز — از آن به که گردی تهی دست باز

به دلداری و چاپلوسی و فن — کشیدش سوی خانهٔ خویشتن

جوانمرد شب رو فرو داشت دوش — به کتفش برآمد خداوند هوش

بغلطاق و دستار و رختی که داشت — ز بالا بدامان او در گذاشت

وز آنجا برآورد غوغا که دزد — ثواب ای جوانان بیاری و مزد

بدر جست از آشوب دزد دغل — دوان جامهٔ پارسا در بغل

دل آسوده شد مرد نیک اعتقاد — که سرگشته را برآمد مراد

یعنی ظرف کے طور پر ہو گا کہ اس گھر میں ڈر کے مارے اس نے خود جانا منظور نہ کیا۔ مطلب یہ ہے کہ پارسا نے گھر میں غل مچا پایا کہ لینا چور ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لوگوں کو خبر کردیتی اور غل مچ گیا
ہر طرف سے آدمی لکڑیاں لے لے کر اُٹھے

جب نامرد نے مردوں کی آواز سُنی
خطرناک جگہ میں ٹھیرنا مناسب سمجھا

پکڑ ہو جانے کے ڈر سے جو سُنکر اسکو ہول آیا
اُسوقت اُسے بھاگنا ہی خوب معلوم ہوا

رحم کے سبب عابد کا جی بھر آیا
کہ آج رات کو بیچارہ چور نامراد پھرا

اندھیرے میں اُس سے آگے نکل گیا
اور دوسرے رستہ سے اُسکے سامنے آیا

(کہا) اے یار! بھاگ نہیں کہ میں تیرا دوست ہوں۔ بہادری میں تیرے پاؤں کی خاک ہوں

میں نے بہادری میں تجھ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ کیونکہ لڑائی دو ہی طرح کی ہوتی ہے

ایک دلیرانہ دشمن کے سامنے آنا
دوسرے لڑائی (کے میدان) سے جان لیکر نکلنا

اِن دونو خصلتوں میں میں تیرا غلام ہوں
تیرا کیا نام ہے کہ میں تیرے نام کا غلام ہوں

اگر مہربانی سے تیرا ارادہ (میرے ساتھ چلنے کا) ہو تو تجھے جہاں (تھوڑا سا مال) معلوم ہے وہاں تجھے پہنچاؤں

ایک نیچا مکان ہے اور دروازہ خوب بند
مجھے گمان نہیں کہ وہاں اسباب کا مالک ہے

دو ڈھیلے اُوپر تلے رکھ لیں گے۔ اور ہم دونو میں سے ایک دوسرے کے کندھے پر پاؤں دھر کر چڑھ جائیگا

جتنا تیرے ہاتھ لگ جائے غنیمت سمجھ
کیونکہ اس سے بہتر ہے کہ تو خالی ہاتھ اُلٹا پھرے

دلاسے اور خوشامد اور حکمت سے
اُسکو اپنے گھر لے گیا

جوان چوٹّے نے کندھا جُھکایا
اور ہوشمند اُسکے کندھے پر چڑھا

کُرتا اور پگڑی اور جو اسباب تھا
اُوپر سے اُسکے دامن میں ڈال دیا

اور وہاں سے غُل مچایا کہ چور ہے
اے جوانو! مدد کرو کے مزدوری اور ثواب لو

مکار چور غُل غپاڑے سے نکل بھاگا
اور پارسا کے کپڑے بغل میں لئے دوڑا چلا گیا

وہ خوش اعتقاد شخص مطمئن ہو گیا
کہ ایک پریشان کی مراد بر آئی

سے نباز فعل بفاعل - تب جار جنہاں اسم کنایہ مبہم - مال تمیز محذوف - دو ذو ملکہ مبین - کاف بیانیہ - افتاد فعل - ضمیر مستتر راجع بجانب مال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چنینش کہ بر کس ترحّم نہ کرد	بہ بخشود بر وے دلِ نیکمرد
عجب نیست در سیرتِ بخرداں	کہ نیکی کنند از کرم با بداں
در اقبالِ نیکاں بداں میزیند	اگر چہ بداں اہلِ نیکی نیند

حکایتِ بُہلولِ دانا

چہ خوش گفت بُہلولِ فرخندہ خوے	چو بگذشت بر عارفِ جنگ جوے
گرایں مدّعی دوست بشناختے	بہ پیکارِ دشمن نپرداختے
گر از ہستیِ حق خبر داشتے	ہمہ خلق را نیست پنداشتے

حکایتِ لقمانِ حکیم و مردِ بغدادی

شنیدم کہ لقمان سیہ فام بود	نہ تن پرورد نازک اندام بود
یکے بندۂ خویش پنداشتش	بہ بغداد در کارِ گِل داشتش
بسالے سرائے بپرداختش	کس از بندۂ خواجہ نشناختش
چو پیش آمدش بندۂ رفتہ باز	ز لقمانش آمد نہیبے فراز
بپایش در افتاد و پوزش نمود	بخندید لقماں کہ پوزش چہ سود
بسالے ز جورت جگر خوں کنم	بیک ساعت از دل بدر چوں کنم
ولے ہم ببخشایم اے نیک مرد	کہ سودِ تو ما را زیانے نہ کرد
تو آباد کردی شبستانِ خویش	مرا حکمت و معرفت گشت بیش
غلامے است در خیلم اے نیک بخت	کہ فرمایمش وقتہا کارِ سخت

یہ بیت ذوقافیتین دو قافیہ کی ہے - پہلا قافیہ جگر و بار - دوسرا خوں و چوں ۔ ہم بمعنی ہاہم یعنی پھر بھی - اس پر بھی - ادھر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس بدمعاش نے کسی پر ترس نہیں کھایا ۔۔۔ اُس پر اس بھلے آدمی کو رحم آیا

عقلمندوں کی خصلت سے کچھ تعجب کی بات نہیں ہے کہ مہربانی سے بُروں کے ساتھ بھلائی کریں

بُرے اچھوں کی بدولت گزارہ کرتے ہیں ۔ اگرچہ بُرے اِحسان کرنیکے قابل نہیں

بُہلُولِ دانا کی کہانی

مبارک خصلت بہلول نے کیا اچھی بات کہی ۔ جب وہ ایک اڑاک عارف پاس گزرا

کہ اگر یہ مدّعی دوست کو پہچانتا ۔۔۔ تو دشمن سے نہ لڑتا

اگر خدا کی ہستی سے واقف ہوتا ۔۔۔ تو ساری خلقت کو نیست سمجھتا

حکیم لُقمان اور بغدادی مرد کی کہانی

مَیں نے سُنا ہے کہ لُقمان کالا تھا ۔۔۔ تن پرور اور نازک بدن نہ تھا

ایک شخص نے اُسے اپنا غلام سمجھا ۔۔۔ اور بغداد میں چُنائی کے کام پر لگا دیا

اُس نے برس دن میں اُسکا ایک گھر تیار کر دیا ۔ اور اُسکو کسی نے اُس میاں کے غلام سے تمیز نکیا

جب بھاگا ہوا غلام اُسکے پاس پلٹ کر آیا ۔ تو اُسے لقمان سے اندیشہ ہوا ۔

اور اُسکے پاؤں پر گر کر عذر کیا ۔۔۔ لقمان نے ہنسکر کہا کہ عذر سے کیا فائدہ؟

جب مَیں نے سال بھر تیرے ظلم سے اپنا جگر خون کیا ۔ تو گھڑی بھر میں (وہ تکلیف) کیونکر بھلا سکتا ہوں

مگر اے بھلے مانس! اب بھر بھی معاف کرتا ہوں ۔ کیونکہ تیرے فائدہ سے میرا کچھ نقصان نہیں ہوا

تُو نے اپنا گھر تیار کر لیا ۔۔۔ اور میری سمجھ اور تمیز بڑھ گئی

اے نیک بخت! میرا ایک غلام ہے ۔۔۔ جس سے مَیں اکثر سخت کام لیتا ہوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دگر رہ نیازارمش سخت دل | چو یاد آیدم سختی کار گل
ہر آنکس کہ جور بزرگاں نبرد | نسوزد دلش بر ضعیفان خرد
چنیں گفت بہرام شہ با وزیر | کہ دشخوار بازیر دستاں مگیر
گر از حاکماں سخت آید سخن | تو با زیر دستاں درشتی مکن

حکایت سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ و سگ ضعیف

شنیدم کہ در دشت صنعا جنید | سگے دید برکندہ دنداں ز صید
زنیرو شدے سرپنجہ شیر گیر | فرو ماندہ عاجز چو روباہ پیر
پس از غرم و آہو گرفتن بہ پے | لگد خوردے از گوسپنداں رمے
چو مسکین و بے طاقتش دید و ریش | بدو داد یک نیمہ از زاد خویش
شنیدم کہ میگفت و خوش میگریست | کہ داند کہ بہتر ز ما ہر دو کیست؟
بظاہر من امروز ازیں بہترم | وگر تا چہ راند قضا بر سرم
گرم پائے ایماں نلغزد زجائے | بسر برنہم تاج عفو خدائے
وگر کسوت معرفت در برم | نماند بہ بسیار ازیں کمترم
کہ سگ با ہمہ زشت نامی چو مرد | مراو را بدوزخ نخواہند برد
رہ این ست سعدی کہ مردان راہ | بعزت نکردند در خود نگاہ
ازیں بر ملائک شرف داشتند | کہ خود را بہ از سگ نہ پنداشتند

حکایت مطرب مست و پارسائے نیک بخت

۵ بیان ہے۔ بس یہ ایجاز بالحذف ہوا۔ اور بعض کے نزدیک تا ہی بمعنی بادید کر آتا ہے ۵۹ کتے کی زشت نامی نجاست و پلیدی میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آئندہ میں اُسے سنگدل بنکر نہیں ستاؤنگا
جب مجھے یہ چُنائی کی محنت یاد آئیگی

جس شخص نے زورآوروں کی سختی نہیں اُٹھائی۔ وہ کمزور چھوٹوں پر ترس نہیں کھاتا

بہرام بادشاہ نے وزیر سے یُوں کہا
کہ زیردستوں پر سختی نہ کیا کر

اگر تجھے حاکموں کی بات بُری لگے
تو تُو زیر دستوں کو بُری بات نہ کہہ

صُوفیوں کے سردار حضرت جُنید بغدادی انکی رُوح پاک کی جانب اور ناتوان کُتّے کی کہانی

مینے سُنا ہے کہ صنعا کے جنگل میں جُنید نے
ایک کتّا دیکھا جسکے دانت شکار کرنے سے رہ گئے تھے

شیر کے پکڑ لینے والے پنجہ میں طاقت نہ رہی تھی
بوڑھی لومڑی کی طرح عاجز ہو گیا تھا

یا تو پہاڑی بکری اور ہرن کو دوڑ کر پکڑ لیتا تھا
یا اب محلّہ کی بکریوں کی لاتیں کھاتا تھا

(جُنید نے) جب اُسے عاجز اور ناتوان و خستہ دیکھا
تو اپنے توشہ میں سے اُسکو آدھا دیدیا

میں نے سُنا ہے کہ (جُنید) زار زار رو کر کہتا تھا۔ کس کو خبر کہ ہم دونو میں سے اچّھا کون ہے؟

آج تو میں دیکھت میں اس سے اچّھا ہوں
آگے دیکھیے کہ خدا کا کرنا کیا ہو!

اگر میرے ایمان کا پاؤں نہ ڈگمگا گیا
تو تو خدا کی مغفرت کا تاج سر پر رکھونگا

اور اگر ایمان کی پوشاک میرے بدن سے
اُتر گئی تو اِس سے بہت ہی بُرا ہُوں

کیونکہ کتّا ساری بدنامیوں پر بھی جب مر جائیگا۔ تو اُسے دوزخ میں نہیں ڈالینگے

اَے سعدی! رستہ یہ ہے کہ اللہ والوں نے
اپنی کچھ عزّت نہیں سمجھی

فرشتوں پر اِس سبب سے فضیلت پائی
کہ اپنے تئیں کُتّے سے اچّھا نہ جانا

مست گوّیے اور نیک بخت پارسا کی کہانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یکے بربطے در بغل داشت مست ❋ بہ شب بر سر پارسائے شکست

چو روز آمد آں نیک مردِ حلیم ❋ بر سنگدل بُرد یک مُشتِ سیم

کہ دوشینہ مغرور بودی و مست ❋ ترا و مرا بربط و سر شکست

مرا بہ شد آں زخم و برخاست بیم ❋ ترا بہ نخواہد شد اِلّا بہ سیم

ازیں دوستانِ خدا بر سر اند ❋ کہ از خلق بسیار بر سر خورند

حکایت در معنیٔ وفائے مردان جفائے نا اہلاں

شنیدم کہ در خاکِ وخش از مہاں ❋ یکے بود در کنجِ خلوت نہاں

مجرّد بہ معنی نہ عارف بدلق ❋ کہ بیروں کند دستِ حاجت بخلق

سعادت کشادہ درے سوئے او ❋ دراز دیگراں بستہ بر روئے او

زبان آورے بیخرد سعی کرد ❋ ز شوخی بہ بد گفتنِ نیک مرد

کہ زنہار ازیں مکر و دستانِ ریو ❋ بجائے سلیماں نشستن چو دیو

دمادم بشویند چوں گربہ روے ❋ طمع کردہ در صیدِ موشانِ کوے

ریاضت کش از بہرِ نام و غرور ❋ کہ طبلِ تہی را رود بانگ دور

ہمے گفت و خلقے برو انجمن ❋ بر ایشاں تفرج کناں مرد و زن

شنیدم کہ بگریست دانائے وخش ❋ کہ یارب مرا ایں شخص را توبہ بخش

وگر راست گفت اے خداوندِ پاک ❋ مرا توبہ دہ تا نگردم ہلاک

پسند آمد از عیب جوئے خودم ❋ کہ معلوم من کرد خوئے بدم

گر آنی کہ دشمنت گوید مرنج ❋ وگر نیستی گو برو باد سنج

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک شخص کی بغل میں نشے کی حالت میں بربط تھا۔ رات کو ایک پرہیزگار کے سر پر دے مارا

جب دن نکلا تو وہ بُردبار بھلا مانس | اُس سخت دل پاس مٹھی بھر روپے لیگیا

اور کہا تو رات کو دھوکا کھائے ہوئے اور متوالا تھا۔ تیرا بربط اور میرا سر ٹوٹا

میرا تو وہ زخم اچھا ہوگیا اور خطرہ جاتا رہا | مگر تیرا بربط روپیوں بغیر درست نہوگا

خدا کے دوست اس سبب سے فضیلت رکھتے ہیں۔ کہ لوگوں کی بہت سی سختیاں جھیلتے ہیں

نالائقوں کی سختی پر نیکوں کی وفا کے بیان میں کہانی

میں نے سنا ہے کہ شہر وخش میں ایک بزرگ۔ خلوت کے گوشہ میں بیٹھا عبادت کرتا تھا
حقیقت میں (درویش) نہ تھا سے بے تعلق نہ گدڑی کا عارف۔ جو لوگوں سے مانگنے کو ہاتھ پھیلاتا ہے
نیکبختی نے اپنا دروازہ اُسکی طرف کھول رکھا تھا (یعنی اُسے حاصل تھی) اور اور وں کی طرف سے اُس نے دروازہ بند کر دیا تھا
ایک نادان زبان دراز نے بیباکی سے اُس بھلے مانس کی بدگوئی پر کمر باندھی
کہ خدا بچائے اس مکر و فریب اور حیلہ کرنے سے۔ اور جن کی طرح سلیمانؑ کی جگہ بیٹھنے سے
وہ ہمیشہ بلی کی طرح منہ دھوتے ہیں۔ اور حال یہ ہے کہ گلی کے چوہوں کے شکار کی طرح رکھتے ہیں
ناموری اور دھوکے کے لئے مشقت اُٹھاتے ہیں۔ کیونکہ خالی ڈھول کی آواز دور پہنچتی ہے
وہ یہ کہہ رہا تھا اور اُسکے پاس ٹٹھٹ لگا ہوا تھا۔ اور مرد و عورت اُسکی سیر دیکھ رہے تھے
میں نے سنا ہے کہ وخش کے دانشمند نے رو کر دعا مانگی۔ کہ الٰہی اس شخص کو توبہ کی توفیق دے
اور اگر ایسے پاک خداوندا! اسنے سچ کہا ہے | تو مجھے توبہ کی توفیق دے کہ میں ہلاک نہوں
مجھے اپنے عیب نکالنے والے سے یہ بات بھلی معلوم ہوئی۔ کہ میری بُری خصلت مجھے جتا دے
اگر تو ایسا ہی ہے جیسا تجھے دشمن کہتا ہے تو رنجیدہ نہیں اور اگر ویسا نہیں ہے تو (اُس سے) کہدے کہ احمق بکا کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وگر ابلہے مشک را گندہ گفت — تو مجموع شو کو پر آگندہ گفت
وگر میرود در پیاز این سخن — چنین است گو گندہ مغزی مکن
نہ آئین عقل است و رای و خرد — کہ دانا فریب مشعبد خورد
بس کار خویش آنکہ عاقل نشست — زبان بداندیش بر خود بہ بست
تو نیکو روش باش تا بدسگال — نیابد بہ نقص تو گفتن مجال
چو دشخوارت آید ز دشمن سخن — تو بر زیر دستاں درشتی مکن
جز آنکس ندانم نکو گوے من — کہ روشن کند بر من آہوے من

حکایت

کسے مشکلے برد پیش علی — مگر مشکلش را کند منجلی
امیر عدو بند مشکل کشاے — جوابش بگفت از سر علم و رای
شنیدم کہ شخصے دراں انجمن — بگفتا چنیں نیست یا ابالحسن
نہ رنجید ازو حیدر نامجوے — بگفت ار توانی ازیں بہ بگوے
بگفت آنچہ دانست و پاکیزہ گفت — بگل چشمۂ خور نشاید نہفت
پسندید ازو شاہ مرداں جواب — کہ من بر خطا بودم او بر صواب
بہ از من سخن گفت و دانا یکے است — کہ بالاتر از علم او علم نیست
گر امروز بودے خداوند جاہ — نکردے خود از کبر در وے نگاہ
بدر کردے از بارگہ حاجبش — فرو کوفتندے بنا واجبش
کہ من بعد بے آبروئی مکن — ادب نیست پیش بزرگاں سخن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر کسی بیوقوف نے مُشک کو گندہ کہدیا
تو تُو غصّے نہ ہو کہ اُس نے جھک ماری

اور اگر یہ بات پیاز کی نسبت کہے
تو کہدے ٹھیک ہے اور بیہودہ نہ بک

یہ عقل اور سمجھ اور ہوشیاری کی بات نہیں ہے
کہ سمجھدار آدمی بھان متی سے دُھوکا کھائے

جس نے اپنا کام ہوشیاری سے کیا
اُس نے دشمنوں کی زبان اپنی نسبت بند کی

تو نیک چلن رہ تاکہ بدخواہ کو
تجھ میں عیب نکالنے کی مجال نہ ہو

جو تجھے دشمن کی بات بُری لگے
تو تُو زیر دستوں پر سختی نہ کر

مَیں اُس شخص کے سوا کسی کو اپنا خیر خواہ نہیں سمجھتا جو مجھ پر میرے عیب ظاہر کرے

کہانی

ایک شخص نے (حضرت) علیؓ کے پاس جاکر اپنی مشکل بیان کی کہ شاید وہ اُسکی مشکل کو حل کریں
دشمنوں کے قید اور مشکلوں کے حل کرنیوالے امیر نے - اُسکو اپنے علم و عقل سے جواب دیا
مَیں نے سُنا ہے کہ ایک شخص نے اُس مجلس میں کہا اے اَبُو الحَسَنؓ! یُوں نہیں ہے

حیدر نامور اُس سے ناراض نہوئے
اور فرمایا کہ اگر تُو اِس سے بہتر جانتا ہے تو کہہ

وہ جو کچھ جانتا تھا اُسنے کہا اور خوب کہا
سورج کے چشمہ کو کیچڑ سے نہیں چُھپا سکتے

جوانمردوں کے بادشاہ نے اُسکے جواب کو پسند فرمایا اور کہا میں نے غلط کہا تھا اور یہ ٹھیک کہتا ہے
اِس نے بات مجھ سے اچّھی کہی اور دانا تو ایک ہی ہے جسکے علم سے بڑھکر کسی کا علم نہیں

اگر آج کوئی رُتبے والا ہوتا
تُو غرور کے مارے اُسکی طرف دیکھتا بھی نہیں

دربان اُسے دربار سے نکال دیتا
ناحق اُسے ٹھونکتے (اور کہتے)

کہ آئندہ ایسی بے عزّتی کی بات نہ کیجیو
امیروں کے سامنے بات کرنی بے ادبی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یکی را که پندار در سر بود | مپندار هرگز که حق بشنود
ز علمش ملال آید از وعظ ننگ | شقایق بباران نروید ز سنگ
نبینی که از خاک افتاده خوار | بروید گل و بشکفد نوبهار
مریز ای حکیم آستین های دُر | چو بینی از خویشتن خواجه پُر
بچشم کسان در نیاید کسی | که از خود بزرگی نماید بسی
مگو تا بگویند شکرت هزار | چو خود گفتی از کس توقع مدار

حکایت تواضع خلیفه ثانی

گدایے شنیدم که در تنگ جاے | نهادش عمر پاے بر پشت پاے
ندانست درویش بیچاره کوست | که رنجیده دشمن نداند ز دوست
برآشفت بروے که کوری مگر | بدو گفت سالار عادل عمر
نه کورم ولیکن خطا رفت کار | ندانستم از من گنه در گذار
چه منصف بزرگان دین بوده اند | که با زیردستان چنین بوده اند
فروتن بود هوشمند گزین | نهد شاخ پر میوه سر بر زمین
بنازند فردا تواضع کنان | نگون از خجالت سر گردنان
اگر مے بترسی ز روز شمار | از آن کز تو ترسد خطا درگذار
مکن خیره بر زیردستان ستم | که دستیست بالاے دست تو هم

حکایت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس شخص کے سر میں غرور بھرا ہوگا
اُسے علم سے رنج ہوگا اور نصیحت سے عار آئیگی

تو نہیں دیکھتا کہ عاجز و ذلیل مٹی میں سے
لالہ مینہ برسنے سے پتھر میں سے نہیں اُگتا

اے دانشمند حکمت و نصیحت کی باتیں کہہ
پھول اُگتے ہیں اور سبزہ لہلہاتا ہے

کھبی خیال نہ کیجیو کہ وہ ہیچ بات سنے گا
جہاں میاں میں غرور بھرا ہوا دیکھے

کتنے بانسوں کی نگاہ میں وہ شخص نہیں جچتا
جو بہت ڈینگ ہانکتا ہے

نصیحت کی بات اِس غرض سے نہ کہہ کہ تیرا بہت سا شکریہ ادا کریں اور اگر کہے تو شکر کی توقع نہ رکھ

دوسرے خلیفہ کی فروتنی کی کہانی

مَیں نے سُنا ہے کہ کسی تنگ جگہ میں حضرت عمر رض نے ایک فقیر کے پاؤں پر پاؤں دھر دیا
بیچارے فقیر نے یہ نہ جانا کہ وہ حضرت عمر رض ہیں کیونکہ دُکھ پایا ہو دوست و دشمن میں تمیز نہیں کرتا
اُن سے جھنجھلا کر کہا کہ تُو شاید اندھا ہے
منصف سردار حضرت عمر رض نے اُسے جواب دیا
کہ میں اندھا تو نہیں ہوں مگر مجھ سے خطا ہو گئی ہے مجھے خبر نہ تھی میرا قصور معاف کر

بزرگانِ دین کیسے منصف تھے
کہ زیردستوں کے ساتھ اِس طرح برتتے تھے

برگزیدہ عقلمند فروتنی کرتا ہے
پھلی ہوئی ڈالی سر زمین پر دھر دیتی ہے

فروتنی کرنیوالے کل ناز کرینگے
اور اکڑنیوالوں کے سر شرمندگی سے جھکے ہونگے

اگر تو گنتی کے دن سے ڈرتا ہے
تو جو شخص تجھ سے ڈرے اُسکا قصور معاف کر

زبردست ہو کر زیردستوں پر ظلم نہ کر
کیونکہ تیرے ہاتھ سے اُونچا ایک ہاتھ ہے

کہانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

[illegible]

یکے خوب کردار و خوشخوے بود — کہ بدسیرتاں را نکوگوے بود

بخوابش کسے دید چوں درگذشت — بگفتا حکایت کن از سرگذشت

دہانے بخندہ چو گل باز کرد — چو بلبل بصوتے خوش آواز کرد

بگفتند با من بسختی بسے — کہ من سخت نگرفتمے برکسے

حکایت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ وخاکساری او

چنیں یاد دارم کہ سقائے نیل — نکرد آب بر مصر سالے سبیل

گروہے سوے کوہساراں شدند — بزاری طلبگارِ باراں شدند

گرستند وازگریہ جوئے رواں — نیامد مگر گریۂ آسماں

بہ ذوالنون خبر برد ازایشاں کسے — کہ بر خلق رنج است وسختی بسے

فروماندگاں را دعائے بکن — کہ مقبول را رد نباشد سخن

شنیدم کہ ذوالنون بمدین گریخت — بسے بر نیامد کہ باراں بریخت

خبر شد بمدین پس از روز بیست — کہ ابر سیہ دل برایشاں گریست

سبک عزم باز آمدن کرد پیر — کہ پرشد بسیلاب باراں غدیر

بپرسید ازو عارفے در نہفت — چہ حکمت دریں رفتنت بود؟ گفت

شنیدم کہ بر مرغ و مور و دداں — شود تنگ روزی ز فعل بداں

دریں کشور اندیشہ کردم بسے — پریشاں تر از خود ندیدم کسے

برفتم مبادا کہ از شر من — ببندد در خیر بر انجمن

بہ آنگہ شوی پیش مردم عزیز — کہ مر خویشتن را نگیری بچیز

[illegible]

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک شخص نیکوکار اور نیک خصلت تھا　　بدخصلتوں کو بھی بھلا کہتا تھا
مرنے کے بعد اُسے کسی نے خواب میں دیکھا　　اور کہا کچھ اپنی سرگزشت تو بیان کر
اُس نے پھول کی طرح ہنس کر مُنہ کھولا　　اور بُلبُل کی طرح خوش آوازی سے بولا

کہ مجھ سے کچھ بہت سختی سے بات چیت نہیں کی۔ کیونکہ میں کسی پر سختی نہیں کرتا تھا

ذُوالنُّون مِصری عَلَیہِ الرَّحمۃ اور اُسکی خاکساری کی کہانی

مجھے یُوں یاد ہے کہ سقاے نیل نے　　ایک برس مصر میں پانی نہ پہنچایا
لوگ پہاڑ کی طرف گئے　　اور رو رو کر مینہ کی دعا مانگی
روئے اور آنسوؤں کی ندی بہادی　　مگر آسمان کو رونا نہ آیا

اُن میں سے کسی نے ذوالنون مصری سے جاکر کہا۔ کہ خلقت بہت تکلیف اور سختی میں ہے

عاجزوں کے لئے دعا کر　　کیونکہ مقبول کی دُعا رد نہیں ہوتی
مَیں نے سُنا کہ ذُوالنون مَدین میں چلے گئے　　اور تھوڑے ہی دن بعد مینہ برسا
بیس دن بعد مَدین میں خبر پہنچی　　کہ سیاہ دل گھٹا اہلِ مصر پر روئی
بڈّھے نے فوراً پلٹنے کا ارادہ کیا　　کیونکہ مینہ کی رَو سے تالاب بھر گئے تھے
ایک بزرگ نے اُس سے خفیہ پوچھا　　کہ تیرے اس چلے جانے میں کیا حکمت تھی؟ جواب دیا

کہ میں نے سُنا ہے کہ پرندوں اور کیڑوں اور چوپایوں پر۔ بُروں کے عمل سے رزق تنگ ہو جاتا ہے

مَیں نے بہت غور کی۔ اِس ملک میں　　کسی کو اپنے سے زیادہ گنہگار نہ دیکھا

چلا گیا کہ کہیں ایسا نہو کہ میری بدی سے۔ خلقت پر خیر کا دروازہ بند ہو جائے

لوگوں کے نزدیک تیری عزت اُس وقت ہوگی۔ جب تُو اپنے تئیں کچھ نہ سمجھے گا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بزرگے کہ خود را نخوردے شمرد | بہ دنیا و عقبے بزرگی ببرد
ازیں خاکدان بندہ پاک شد | کہ در پائے کمتر کسے خاک شد
الا اے کہ بر خاک ما بگذری | بخاک عزیزاں کہ یاد آوری
کہ گر خاک شد سعدی او را چہ غم | کہ در زندگی خاک بود است ہم
بہ بیچارگی تن فرا خاک داد | وگر گرد عالم برآمد چو باد
بسے برنیاید کہ خاکش خورد | دگر بارہ بادش بہ عالم برد
مگر تا گلستان معنی شگفت | برو ہیچ بلبل چنیں خوش نگفت
عجب گر بمیرد چنیں بلبلے | کہ بر استخوانش نروید گلے

باب پنجم در رضا

شبے زیت فکرت ہمے سوختم | چراغ بلاغت برافروختم
پراگندہ گویے حدیثم شنید | جز احسنت گفتن طریقے ندید
ہم از خبث نوعے دراں درج کرد | کہ ناچار فریاد خیزد ز درد
کہ فکرش بلیغ است و رایش بلند | دریں شیوہ زہد و طامات و پند
نہ در خشت و کوپال و گرز گراں | کہ ایں شیوہ ختم است بر دیگراں
ندانند کہ مارا سر جنگ نیست | وگرنہ مجال سخن تنگ نیست
توانم کہ تیغ زباں برکشم | جہاں سخن را قلم درکشم
بیا تا دریں شیوہ چالش کنیم | سر خصم را سنگ بالش کنیم

گفتار در صبر و رضا و تسلیم بہ حکم قضا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس بزرگ نے اپنے تئیں چھوٹوں کے برابر (یعنی حقیر) جانا دنیا و آخرت میں بزرگی پائی اِس جہان سے وہ آدمی گناہوں سے پاک گیا۔ جو اپنے سے کم رتبہ کے پاؤں کی خاک بنا آگاہ ہو۔ اے فلاں شخص کہ ہماری قبر پر آئے۔ تجھے بزرگوں کے مزاروں کی قسم ہے کہ دیکھیں (اور کہیو) کہ اگر سعدی مر کر خاک ہوگیا تو اُسے کیا پروا۔ کیونکہ وہ زندگی میں بھی خاک ہی تھا

فروتنی کے سبب عاجزی پسند ہے | اور ہوا کی طرح سارے جہان میں پھرا ہے

تھوڑے ہی دن میں اُسے خاک کھا جائیگی اور پھر دوبارہ اُسے ہوا جہان میں پھرائیگی

دیکھ جب سے سعدی کا باغ کھلا ہے | اُسمیں کوئی بلبل ایسا نہیں چہچہایا

پس اگر ایسا بُلبل مر جائے تو تعجب ہے | کہ اسکی ہڈیوں پر کوئی پھول نہ اُگے

پانچواں باب رضا کے بیان میں

میں ایک رات فکر کا تیل جلا رہا تھا | اور بلاغت کا چراغ روشن کر رکھا تھا

ایک بیہودہ گو شاعر نے میرا کلام سُنا | واہ واہ کہنے کے سوا کچھ بن نہ آیا

مگر اُس (تعریف) میں کچھ طعن بھی داخل کیا | کیونکہ حسد کے سبب خواہ مخواہ فریاد ہوا ہی کرتی ہے

کہ اُسکا فکر بلیغ اور اُسکی رائے بلند ہے | مگر اِسمیں پارسائی اور ڈینگ و نصیحت کے بابت ہیں

نیزہ اور بھاری گرز (یعنی رزم) کے باب میں نہیں۔ کیونکہ یہ ڈھنگ اَوروں پر ختم ہے یہ نہیں جانتا کہ ہم خود رزمیہ ستانیں بیان کرنی نہیں چاہتے نہیں تو کلام کا میدان تنگ نہیں ہے میں زبان کی تلوار سونت سکتا ہوں (اور اُس سے اَوروں کے) کلام کے ملک کو مٹا سکتا ہوں آؤ کہ ہم اِس طریق پر چلیں (یعنی رزم لکھیں) اور دشمن کو جلائیں (یا قتل کریں)

صبر کرنے اور راضی رہنے اور اپنے تئیں حکم الٰہی کے سپرد کر دینے کا بیان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سعادت بہ بخشایش داورست ‌ ‌ نہ در چنگ و بازوے زور آورست
چو دولت نہ بخشد سپہر بلند ‌ ‌ نیاید بہ مردانگی در کمند
نہ سختی رسید از ضعیفی بہ مور ‌ ‌ نہ شیران بہ سرپنجہ خوردند زور
چو نتوان بر افلاک دست آختن ‌ ‌ ضرورست باگردشش ساختن
گرت زندگانی نبشت است دیر ‌ ‌ نہ مارت گزاید نہ شمشیر و شیر
وگر در حیاتت نہ ماندست بہر ‌ ‌ چنانت کشد نوشدارو کہ زہر
نہ رستم چو پایان روزی بخورد ‌ ‌ شغاد از نہادش بر آورد گرد

حکایت شاطر سپاہانی

مرا در سپاہان یکے یار بود ‌ ‌ کہ جنگ آور و شوخ و عیار بود
مدامش بخون دست و خنجر خضاب ‌ ‌ بر آتش دل خصم ازو چون کباب
ندیدمش روزے کہ ترکش نبست ‌ ‌ ز پولاد پیکانش آتش بجست
دلاور بسرپنجہ گاوزور ‌ ‌ ز ہولش بہ شیران در افتاد شور
بدعوے چنان ناوک انداختے ‌ ‌ کہ عذرا بہر یک یک انداختے
چنان خار در گل ندیدم کہ رفت ‌ ‌ کہ پیکان او در سپرہاے زفت
نزد تارک جنگجوے بہ خشت ‌ ‌ کہ خود و سرش را نہ درہم سرشت
چو گنجشک روزے ملخ در نبرد ‌ ‌ بکشتن چہ گنجشک پیشش چہ مرد
گرش بر فریدون بدے تاختن ‌ ‌ امانش ندادے بہ تیغ آختن
پلنگانش از زور سرپنجہ زیر ‌ ‌ فرو بردہ چنگال در مغز شیر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بختاوری خدا کی رحمت پر موقوف ہے ۔ لڑنے اور طاقتور ہونے پر نہیں ہے

جب بلند آسمان دولت نہیں بخشتا ۔ تو وہ بہادری سے حاصل نہیں ہوتی

چیونٹی ناتوانی کے سبب جھجکی نہیں مرتی ۔ شیروں کو طاقت اور زور کے سبب رزق نہیں ملتا

جب آسمان تک ہاتھ نہیں پہنچ سکتا ۔ تو اسکی گردش کے ساتھ موافقت کرنی ضرور ہے

اگر تیری بڑی عمر لکھی ہے ۔ تو نہ تجھے سانپ ڈسیگا نہ تلوار مارگی نہ شیر پھاڑیگا

اور اگر تیری زندگی باقی نہیں رہی ۔ تو نہ تجھے نوشدارو اس طرح مارڈالیگی جسطرح زہر

سُننا نہیں کہ جب رستم اخیر آب و دانہ کھا چکا ۔ تو شغاد نے اُسے مار ڈالا

اصفہانی یار چالاک کی کہانی

اصفہان میں میرا ایک یار تھا ۔ جو لڑاک اور بیباک اور دلاور تھا

اُسکا ہاتھ اور خنجر ہمیشہ خون سے رنگین رہتا۔ اُسکے دشمن کا دل کباب کی طرح آگ پر بھنتا

میں نے اُسے کسی دن نہیں دیکھا کہ ترکش نہ باندھا ہو۔ اور اُسکی بھال کے فولاد سے چنگاریاں نہ نکلی ہوں

دلاور اور پنجہ میں نہایت طاقتور ۔ اُسکے ڈر سے بہادروں میں غل مچ گیا

دعوے سے ایسا تیر مارتا ۔ کہ ہر ایک تیر سے صاف ایک شخص کو گرادیتا

مَیں نے اِسطرح کانٹے کو پھول میں گھُستے نہیں دیکھا جسطرح اُسکے تیر کی بھال موٹی موٹی سپروں میں گھس جاتی تھی

جس کسی جنگجو کے سر پر نیزہ مارا ۔ اُسکے خود اور سر کو گڈمڈ کر دیا

وہ لڑائی میں ایسا باؤلا ہو جاتا تھا جیسے چڑیاں ٹڈیوں کی کثرت کے دن اُسکے سامنے مارڈالنے میں چڑیا اور مرد برابر تھا

اگر وہ فریدوں پر حملہ کرتا۔ تو اُسے تلوار سونتنے کی بھی مہلت نہ دیتا

تیندوے اُسکے پنجہ کے زور سے زیر ہو جاتے تھے۔ اور وہ شیر کے بھیجے میں چنگل گڑو دیتا تھا یعنی مار ڈالتا تھا

دوسرا مصرع یوں سمجھو ہمیشہ کمشن گمشنگ وھرو برابر بود۔ ترکیب صاف ہے ٥ـ گرحرف شرط۔ بدے مخفف بود ے فعل ناقص۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گرفتے کمر بندِ جنگ آزمائے — دگر کوه بودے بجنبدے ز جائے

زره پوش را چوں تبرزیں زدے — گزر کردے از مرد برزیں زدے

نه در مردمی او را نه در مردمی — دُوُم در جہاں کس شنید آدمی

مرا یکدم از دست نگذاشتے — که بارِ ہمت طبعاں سرے داشتے

سفر ناگهاں زاں زمیں در ربود — که عیشم در آں بقعه روزی نبود

قضا نقل کرد از عراقم به شام — خوشش آمد در آں خاکِ پاکم مقام

دگر تیر شد از شام پیمانه ام — کشید آرزومندئے خانه ام

قضا را چناں اتفاق اوفتاد — که بازم گزر در عراق اوفتاد

شبے سر فرو شد باندیشه ام — بدل برگذشت آں هنر پیشه ام

نمکِ ریشِ دیرینه ام تازه کرد — که بودم نمک خورده از دستِ مرد

بدیدار وے زی سپاہاں شدم — بمهرش طلبگار و خواہاں شدم

جواں دیدم از گردشِ چرخ پیر — خدنگش کماں ارغوانش زریر

چو کوهِ سپیدش سر از برف مو — دواں آبش از برفِ پیری بروے

فلک دستِ قوت برو یافته — سرِ دستِ مردیش برتافته

بدر کرده گیتی غرور از سرش — سرِ ناتوانی بزانو برش

بدو گفتم اے سرورِ شیرگیر — چه فرسوده کردت چو روباه پیر

بخنده بدو گفت کز جنگ روزِ تتر — بدر کردم آں جنگجوئی ز سر

زمیں دیدم از تیره چوں نیستاں — گرفته علمها چو آتش در آب

برانگیختم گردِ ہیجا چو دود — چو دولت نباشد تهور چه سود

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حریفِ جنگ جو کا کمر بند پکڑ لیتا
اگر وہ پہاڑ بھی ہوتا تو اُکھیڑ پھینکتا

جب زرہ پوش پر تبر مارتا
تو تبر اُس زرہ پوش سے گزر کر زین پر پہنچتا

نہ بہادری میں اور نہ سخاوت میں
کسی نے اُسکا ثانی جہان میں سُنا

مجکو دم بھر نہ چھوڑتا
کیونکہ مُسے راستبازوں سے اُلفت تھی

اُس سرزمین سے مجھے یکایک سفر کا اتفاق ہوا کیونکہ اُس شہر میں رہنا سہنا میری قسمت میں نتھا

خدا کی مرضی مجھے عراق سے شام میں لیگئی
اور مجھے اُس پاک زمین میں ٹھیرنا پسند آیا

پھر شام سے بھی میرا دانہ پانی اُٹھا
اور گھر کی آرزو نے مجھے کھینچا۔

خدا کی مرضی سے ایسا اتفاق ہوا۔ کہ پھر میرا گزر عراق میں ہوا۔

ایک رات فکر میں میرا سر جُھکا
اور مجھے وہ ہنرمند یار یاد آیا

حقِ نمک نے میری پُرانی اُلفت کو تازہ کیا۔ کیونکہ مَیں نے اُس جوان کا نمک کھایا تھا
مَیں اُس سے ملنے اصفہان کی طرف گیا۔ محبّت کے سبب اُسکا طالب و رخواہاں ہوُا
مَیں نے اُس جوان کو زمانہ کی گردش سے بڈھا دیکھا اُسکا تیر جیسا سیدھا قد کمان کی طرح کُبڑا اور اُسکا سرخ چہرہ زرد
اُسکا سر برف جیسے بالوں سے سفید پہاڑ جیسا اور اُسکے چہرہ پر بڑھاپے کی برف سے پانی جاری
آسمان نے اُس پر قابو پایا۔ اُس کی مردانگی کا پنجہ مروڑ ڈالا
زمانہ نے اُسکے سَر میں سے گھمنڈ نکال دیا۔ اُسکا ناتوان سر زانو پر پڑا
مَیں نے اُس سے کہا اے شیر کو پکڑنیوالے سردار! تجھے بڑھیا لومڑی کی طرح کس چیز نے ایسا ضعیف کردیا

ہنس کر کہا کہ جنگ تاتار کے دن سے
مَیں نے وہ جنگجوئی چھوڑدی

مَیں نے زمین نیزوں کی کثرت سے نیستان دیکھی اور جھنڈوں سے گویا اُسمیں آگ لگ گئی تھی
مَیں نے دھوئیں کی طرح لڑائی کی گرد بلند کی۔ مگر جب اقبال نہو تو سورما پن سے کیا فائدہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

من آنم که چون حمله آوردمی ۵ برمح از کف انگشتری بردمی

ولے چون نکرد اخترم یاوری ۵ گرفتند گردم چو انگشتری

غنیمت شمردم طریق گریز ۵ که نادان کند با قضا پنجه تیز

چه یاری کند مغفر و جوشنم ۵ چو یاری نکرد اختر روشنم

کلید ظفر چون نباشد بدست ۵ ببازو در فتح نتوان شکست

گروہے پلنگ افگن و پیل زور ۵ در آہن سر مرد و سم ستور

ہمانا که دیدیم گرد سپاہ ۵ زرہ جامه کردیم و مغفر کلاہ

چو ابر اسپ تازی برانگیختیم ۵ چو باران بلارک فرو ریختیم

دو لشکر بهم بر زدند از کمین ۵ تو گفتی زدند آسمان بر زمین

ز باریدن تیر همچون تگرگ ۵ بهر گوشه برخاست طوفان مرگ

بصید هزبران پرخاش ساز ۵ کمند اژدہاے دہن کردہ باز

زمین آسمان شد ز گرد کبود ۵ چو انجم درو برق شمشیر و خود

سواران دشمن چو دریافتیم ۵ پیادہ سپر در سپر بافتیم

چه زور آورد پنجهٔ جهد مرگ ۵ چو بازوے توفیق یاری نکرد

نه شمشیر کند آوران کند بود ۵ که کین آوری ز اختر تند بود

کس از لشکر ما ز ہیجا برون ۵ نیامد جز آغشته خفتان بخون

کسان را نشد ناوک اندر حریر ۵ که گفتیم بدوزند سندان به تیر

چو صد دانه مجموع در خوشهٔ ۵ فتادیم هر دانه در گوشهٔ

بنامردی از هم بدادیم دست ۵ چو ماہی که با جوشن افتد بشست

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar.

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں وُہی ہوں کہ جب حملہ کیا کرتا تھا
تو نیزہ سے ہتیلی پر سے انگوٹھی لیجاتا تھا

مگر جب میرے نصیبے نے مدد نہ کی
تاتاریوں نے مجھے انگوٹھی کی طرح گھیر لیا

میں نے بھاگنا غنیمت سمجھا
کیونکہ حکم الٰہی سے بیوقوف مقابلہ کیا کرتا ہے

خود اور بکتر میری کیا مدد کرتا
جب خوش نصیبی نے میری مدد نہ کی

جب فتح کی کنجی ہاتھ میں نہ ہو
تو قوت سے فتح کا دروازہ توڑنا ممکن نہیں

تیندوے کو پچھاڑنیوالے اور ہاتھی کی سی قوت والے لوگوں کا ایک دستہ سامنے آیا۔ سوار کے سر سے گھوڑے کے سم تک لوہے میں تھا

ہم نے جو ہیں فوج کی گرد دیکھی
زرہ پہنی اور خود سر پر دھرا

ہم نے عربی گھوڑوں کو ابر کی طرح اُٹھایا
اور تلواریں مینہ کی طرح برسائیں

دونو لشکر گھات سے ایک دوسرے پر گر پڑے
تو دیکھتا تو یہ کہتا کہ آسمان کو زمین پر دے مارا

اولے جیسے تیروں کے برسنے سے
ہر طرف موت کا طوفان اُٹھا

لڑنیوالے بہادروں کے شکار کے لئے
کمند ایک منہ کھولے اژدہا تھی

زمین سیاہ غبار کے سبب آسمان بنگئی۔ اور تلوار اور خود کی چمک اسمیں مثل ستاروں کے نظر آتی تھی

جب ہم دشمن کے سواروں سے بھڑ گئے
پیادہ ہوکر سپر سپر سے بھڑا دی

آدمی کی کوشش کا پنجہ کیا طاقت کرے
جب تائید الٰہی کا بازو مدد نہ کرے

بہادروں کی تلوار کُند نہ تھی
بلکہ بخت بد کی طرف سے کینہ کشی تھی

ہمارے لشکر میں سے کوئی میدان جنگ سے ایسا باہر نہیں نکلا جسکا چلتہ خون میں نہ تھڑا ہو

اُن لوگوں کا تیر رشیمیں کپڑے میں نہ گھسا
جنکی نسبت میں کہتا تھا کہ بھائی کو تیر چھید ڈالیگا

ہم سُتو والوں کی طرح ایک خوشہ میں جمع تھے۔ (مگر شکست کھانے کے بعد) دانہ دانہ الگ ہو گئے

نامردی کے سبب ہم نے ایک دوسرے کو چھوڑ دیا۔ مچھلی کی طرح جو بکتر کے ہوتے کانٹے میں پھنس جاتی ہے

آشفتہ دماغ - پراگندہ خاطر - شوخ چشم - نازک اندام وغیرہ بعض اسکو مرکب شخصی کہتے ہیں کیونکہ یہ مرکب ایک ذات کی صفت ہوا کرتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چو طالع ز ما روی برپیچ بود | سپر پیش تیر قضا هیچ بود

حکایت

یکی آهنین پنجه در اردبیل | همی بگذرانید بیلک ز بیل

نمدپوشی آمد بجنگش فراز | جوانی جهانسوز پیکارساز

به پرخاش جستن چو بهرام گور | کمندی بکتفش بر از خام گور

به پنجاه تیر خدنگش بزد | که یک چوبه بیرون نرفت از نمد

دلاور درآمد چو دستان گرد | بخم کمندش درآورد و برد

به لشکرگهش برد و در خیمه دست | چو دزدان خونی بگردن ببست

شب از غیرت و شرمساری نخفت | سحرگه پرستاری از خیمه گفت

تو کاهن به ناوک بدوزی و تیر | نمدپوش را چون فتادی اسیر

شنیدم که میگفت و خون میگریست | ندانی که روز اجل کس نزیست

من آنم که در شیوهٔ طعن و ضرب | برستم درآموزم آداب حرب

چو بازوی بختم قوی حال بود | ستبری پیلم نمد می نمود

کنونم که در پنجه اقبال نیست | نمد پیش تیرم کم از بیل نیست

بروز اجل نیزه جوشن درد | ز پیراهن بی اجل نگذرد

کرا تیغ قهر اجل در قفاست | برهنه است اگر جوشنش چند لاست

ورش بخت یاور بود در پشت | برهنه نشاید بساطور کشت

نه دانا به سعی از اجل جان برد | نه نادان بناساز خوردن بمرد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چونکہ نصیب ہم سے مُنہ پھیرے ہوئے تھا ۔۔۔ حکمِ الٰہی کے تیر کے سامنے سپر بیکار تھی

کہانی

اردبیل میں ایک زبردست پنجہ والا ۔۔۔ تیر بیلچہ میں سے پار نکال دیتا تھا

ایک نمدہ پہنے لڑنے کو اُسکے سامنے آیا ۔۔۔ جو ایک جوانِ غضبناک اور بہادر تھا

جنگجوئی میں بہرام گور جیسا۔ اُسکے کندھے پر گورخر کے چمڑے کی کمند پڑی

اُس پر پچاس تیرِ خدنگ مارے ۔۔۔ اور ایک تیر بھی نمدہ کے پار نہوا

بہادر زال پہلوان کی طرح آیا ۔۔۔ اور اُسکو کمند میں گرفتار کرکے لیگیا

اُسکو لشکرگاہ میں لیگیا اور خیمہ میں خونی چوروں کی طرح اُسکے ہاتھ گردن سے باندھ دیے

رات بھر غیرت اور شرمندگی کے مارے نہ سویا ۔۔۔ صبح کو ایک غلام (یا لونڈی) نے خیمہ میں سے کہا

تُو جو تیر سے لوہے میں چھید کردیتا ہے ۔۔۔ نمدپوش کا قیدی کیونکر بن گیا؟

مَیں نے سُنا کہ زار زار روتا تھا اور یہ کہتا تھا ۔۔۔ کہ تو نہیں جانتا کہ موت کے دن کوئی نہیں جیا

مَیں وہ ہوں کہ تیراندازی اور شمشیرزنی کے کرتب میں۔ رستم کو لڑنے کا ڈھنگ بتاؤں

جب میرے نصیب کا بازو قوی تھا ۔۔۔ بیلچہ کی مٹائی مجھے نمدہ معلوم ہوتی تھی

اب جو میرے پنجہ میں زور و اقبال نہیں ہے ۔۔۔ نمدہ بھی میرے تیر کے سامنے بیلچہ سے کم نہیں ہے

موت کے دن نیزہ بکتر کو بھی پھاڑ ڈالتا ہے۔ اور بے اجل کے کُرتے میں بھی اثر نہیں کرتا

موت کے غصّے کی تلوار جسکے پیچھے پڑی ہے۔ وہ ننگا ہے اگرچہ اُسکے بکتر کی کئی تہیں ہیں

اور اگر اُسکا نصیب مددگار اور زمانہ حامی ہے ۔۔۔ تو ننگے کو بھی چھُرے سے مارنا ممکن نہیں

دانا کوشش کرکے موت سے بچا نہیں ۔۔۔ اور نادان بدپرہیزی سے مرا نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حکایتِ طبیبِ کُرد

شبے کُردے از درد پہلو نخفت	طبیبے درآں ناحیت بود و گفت
ازیں دست کو برگِ رز میخورد	عجب دارم ار شب بپایاں برد
کہ در سینہ پیکانِ تیرِ تتار	بہ از اکلِ مأکولِ ناسازگار
گر افتد بیک لقمہ در رودہ پیچ	ہمہ عمرِ ناداں برآید بہ ہیچ
قضارا طبیب اندر آں شب بمرد	چہل سال ازیں رفت زندست کرد

حکایت

یکے روستائی سقط شد خرش	عَلَم کرد بر طاقِ بستاں سرش
جہاندیدہ پیرے بر و برگذشت	چنیں گفت خنداں بناطوردشت
مپندار جانِ پدر کیں حمار	کند دفعِ چشمِ بد از کشت زار
کہ ایں دفعِ چوب از سر و گوشِ خویش	نمیکرد تا ناتواں مُرد و ریش
چہ داند طبیب از کسے رنج بُرد	کہ بیچارہ خواہد خود از رنج مُرد

حکایتِ مفلس

شنیدم کہ دینارے از مفلسے	بیفتاد و مسکیں بجستش بسے
باخر سرِ ناامیدی بتافت	یکے دیگرش ناطلب کردہ یافت
بہ بدبختی و نیک بختی قلم	بگردید و ماہمچناں در شکم

سو دماغ کو نظرِ بد لگی۔ اور شاید گدھے کا سر نظرِ بد دفع کرنے کے لئے لٹکانا ہو کبھی ہو ۵ یعنی طبیب خود ہی ایک دن بیمار ہو کر مرجائیگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

طبیب ورکُرد کی کہانی

ایک کُرد پہلو کے درد کے مارے رات بھر نہ سویا۔ وہاں کہیں ایک طبیب تھا اُس نے کہا

اسوجہ سے کہ انگور کے پتّے کھاتا ہے — اگر رات کاٹ دے تو مجھے تعجب ہوگا
کیونکہ سینہ میں تاتار کے تیر کی انی چُبھی — ناموافق غذا کے کھانے سے بہتر ہے
اگر ایک نوالہ سے انتڑیوں میں مروڑ ہو — تو بیوقوف کی ساری عمر تلف ہوجائے
اتّفاق سے طبیب اُس رات مرگیا — اُسکو مرے چالیس برس گزر گئے اور کُرد زندہ ہے

کہانی

ایک گنوار کا گدھا مرگیا — اُس نے اُسکا سر باغ کے دروازہ پر لٹکا دیا
ایک جہاندیدہ بُڈھا اُس کے پاس آیا — اور کھیت کے رکھوال سے ہنسکر بولا
کہ اے باپ کی جان یہ خیال کر کہ یہ گدھا — کھیت سے نظر بد دفع کریگا

کیونکہ یہ اپنے سر اور کان سے لکڑی کو تو دفع کرسکتا ہی نہ تھا یہانتک کہ ناتوان اور زخمی ہوکر مرگیا

طبیب کسی اَور کا دُکھ کھُونا کیا جانے — کہ بیچارہ آپ ہی دُکھ سے مرجائیگا

ایک غریب کی کہانی

مَیں نے سُنا ہے کہ ایک غریب کی اشرفی — گر پڑی اور بیچارہ نے اُسے بہت ڈھونڈا
آخر ناامّید ہوکر بیٹھ رہا — اور ایک اَور نے اُسے بن ڈھونڈے پالیا
ہماری بدبختی و نیک بختی پر قلم — چل گیا اور ہم ابھی پیٹ ہی میں تھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ روزی بسر پنجگی مے خورند	ش	کہ سرپنجگاں تنگ روزی ترانند

حکایت

فرو کوفت پیرے پسر را بچوب
بگفت اے پدر بیگناہم مکوب

تواں بر تو از جور مردم گریست
ولے چوں تو جورم کنی چارہ چیست

بداور خروش، خداوند ہوش
نہ از دستِ داور بر آرد خروش

حکایت

یکے مردِ درویش در خاک کیش
نکو گفت با ہمسرِ زشتِ خویش

چو دستِ قضا دستِ رویت سرشت
میندائے گلگونہ بر روئے زشت

کہ حاصل کند نیک بختی بزور
بسرمہ کہ بینا کند چشمِ کور

نیاید نکوکاری از بدرگاں
محالست دوزندگی از سگاں

ہمہ فیلسوفانِ یونان و روم
ندانند کرد انگبیں از زقوم

زوحشی نیاید کہ مردم شود
بسعی اندرو تربیت گم شود

تواں پاک کردن ز زنگ آئینہ
ولیکن نیاید ز سنگ آئینہ

بکوشش نروید گل از شاخِ بید
نہ زنگی بہ گرمابہ گردد سفید

چو رد مے نگردد خدنگِ قضا
سپر نیست مر بندہ را جز رضا

حکایتِ کرگس و زغن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لوگ زور بل سے رزق نہیں کھاتے	کیونکہ زور بل والے زیادہ کم رزق ہوتے ہیں

کہانی

ایک بڈھے نے اپنے بیٹے کو لکڑی سے مارا ۔ اُس نے کہا اے آبا مجھے بے تقصیر نہ مار

تیرے سامنے لوگوں کی سختی کی فریاد کر سکتا ہوں۔ مگر جب تو زیادتی کرے تو کیا علاج

عقلمند خدا سے فریاد کرتا ہے ۔ خدا کی فریاد کسی اَور سے نہیں کرتا

کہانی

ایک مفلس شخص نے جزیرہ کیش میں اپنی بدصورت جورو سے خوب بات کہی

کہ جب مرضی الٰہی کے ہاتھ نے تجھے بدصورت بنایا۔ تو اُٹبنہ بدصورت چہرہ پر نہ مل

نیک بختی کو زبردستی کون حاصل کر سکتا ہے ۔ سرمہ سے اندھے کی آنکھ کون روشن کر سکتا ہے

پاجیوں سے بھلا کام نہیں ہوتا ۔ کتوں سے درزی گری ممکن نہیں

یونان اور روم کے سارے حکیم ۔ تھوہر سے شہد کا بنانا نہیں جانتے

وحشی جانور آدمی نہیں بن سکتا ۔ کوشش سے اُسے تربیت کرنی ضائع ہوتی ہے

آئینہ کا زنگ چھڑانا ممکن ہے ۔ مگر پتھر کا آئینہ نہیں بن سکتا

کوشش کرنے سے بید کی ٹہنی میں پھل نہیں لگتا۔ اور حبشی حمام میں نہانے سے گورا نہیں ہو جاتا

جب حکم الٰہی کا تیر رد نہیں ہوتا۔ تو بندہ کے لئے رضامندی کے سوا کوئی سپر نہیں ہے

گدھ اور چیل کی کہانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چنین گفت پیش زغن کرگسی / ز من دوربین تر نباشد کسی
زغن گفت ازین در نشاید گذشت / بیا تا چه بینی بر اطرافِ دشت؟
شنیدم که مقدارِ یک روزه راه / بکرد از بلندی به پستی نگاه
چنین گفت دیدم گرت باور است / که یک دانه گندم به هامون در است
زغن را نماند از تعجب شکیب / ز بالا نهادند سر در نشیب
چو کرگس بر دانه آمد فراز / برو بر به پیچید قیدِ دراز
ندانست از آن دانه خوردنش / که دهر افگند دام در گردنش
نه آبستن دُر بود هر صدف / نه هر بار شاطر زند بر هدف
زغن گفت ازین دانه دیدن چه سود / چو بینائیِ دامِ خصمت نبود
شنیدم که میگفت و گردن به بند / نباشد حذر با قدر سودمند
اجل چون بخونش برآورد دست / قضا چشمِ باریک بینش ببست
درآبی که پیدا ندارد کنار / غرورِ شناور نیاید بکار

حکایتِ چکین ساز

چه خوش گفت شاگردِ منسوج باف / چو عنقا برآورد و پیل و زراف
مرا صورتی بر نیاید ز دست / که نقشش معلم ز بالا نه بست
گرت صورتِ حال بد یا نکوست / نگارندهٔ دستِ تقدیرِ اوست
درین نوعی از شرک پوشیده هست / که زیدم بیازرد و عمرم بخست
گرت دیده بخشد خداوندِ امر / نه بینی دگر صورتِ زید و عمر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک گدھ نے چیل سے یوں کہا ۔ کہ مجھ سے بڑھکر کوئی دُور سے دیکھ لینے والا نہیں

چیل نے کہا اس بات کو یونہی نہ چھوڑنا چاہئے۔ بلندی پر چل کہ (دیکھیں) جنگل کے گوشوں میں تجھے کیا نظر آتا ہے

میں نے سُنا ہے کہ ایک دن کے رستہ کے برابر بلندی سے۔ گدھ نے نیچے کی طرف دیکھا۔

اور یُوں کہا کہ اگر تو یقین کرے تو میں نے دیکھا ہے۔ کہ گیہوں کا ایک دانہ جنگل میں پڑا ہے

چیل تعجب کے سبب صبر نہ کر سکی ۔ اور دونو بلندی پر سے نیچے اُترے

جب گدھ دانہ کے قریب آیا ۔ اُس پر ایک لمبا جال لپٹ گیا

وہ اپنے اُس ایک دانہ کھانے سے یہ نہ سمجھا تھا کہ زمانہ اُسکی گردن میں جال ڈال دیگا

ہر سیپی میں موتی نہیں ہوتا ۔ ہر دفعہ نشانچی نشانہ پر (تیر) نہیں مارتا

چیل بولی اُس دانہ دیکھنے سے کیا فائدہ ہوا ۔ جب تجھے دشمن کا جال نہ سُجھائی دیا

میں نے سُنا ہے کہ گدھ جال میں پھنسا ہوا یہ کہتا تھا کہ بچاؤ تقدیر کے مقابلہ میں مفید نہیں ہوتا

جب موت نے اُسکے قتل کے لئے ہاتھ اُٹھایا۔ قضا نے اُسکی باریک بین آنکھ کو بند کر دیا

جس پانی کا کنارہ نہ ہو اُس میں ۔ تیراک کا غرور کام نہیں آتا

چکن بنانیوالے کی کہانی

زربفت بُننے والے کے شاگرد نے کیا اچھی بات کہی جب سیمرغ اور ہاتھی اور شترگاو پلنگ کی تصویر بنائی

میرے ہاتھ سے کوئی تصویر نہیں بنتی۔ جس کا خاکا اُستاد نے اُوپر سے نہیں کھینچا

تیری حالت بُری ہے یا بھلی ۔ اُسی کی تقدیر کی بنائی ہوئی ہے

اس میں ایک طرح کا شرک خفی ہے ۔ کہ زید نے مجھے ستایا اور عمرو نے زخمی کیا

اگر خدا تجھے آنکھ دے ۔ تو تو پھر زید و عمرو کی صورت نہ دیکھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ پندارم ار بندہ دم در کشد | خدایش بروزی قلم در کشد
جہاں آفرینش کشایش دہاد | اگر وے بہ بندد نشاید کشاد

حکایت

شتر بچہ با مادر خویش گفت | پس از رفتن آخر زمانے بخفت
بگفت ار بدست منستے مہار | ندیدے کسم بارکش در قطار
قضا کشتی آنجا کہ خواہد برد | وگر ناخدا جامہ برتن درد
مکن سعدیا دیدہ بر دست کس | کہ بخشندہ پروردگارست وبس
اگر حق پرستی ز درہا بست | کہ گر وے براند نخواہد کست
گر او نیک بختت کند سر برآر | وگرنہ سر نا امیدی بخار

گفتار اندر اخلاص و برکت آں و ریا و آفت آں

عبادت باخلاص نیت نکوست | وگرنہ چہ آید ز بے مغز پوست
مکن گفتمت مردئ خویش فاش | چو مردی نمودی مخنث مباش
باندازہ بود باید نمود | خجالت نبرد آنکہ ننمود بود
کہ چوں عاریت برکنند از سرش | بماند کہن جامہ در برش
اگر کوتہی پائے چوبیں مبند | کہ در چشم طفلاں نمائی بلند
وگر نقرہ اندودہ باشد نحاس | تواں خرج کردن بر ناشناس
منہ جان من آب زر بر پشیز | کہ صراف دانا نگیرد بچیز

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر کوئی بندہ چپ ہو کر بیٹھ رہے تو میں گمان نہیں کرتا - کہ خدا اُسکا رزق موقوف کر دے
خدا ہی اُسکو کھولے اور اگر وہ بند کر دیگا تو پھر کھلنا ممکن نہیں

کہانی

اُونٹ کے بچّے نے اپنی ماں سے کہا | کہ چلنے کے بعد ذرا دم بھر آرام بھی کر
بُولی کہ اگر میرے ہاتھ میں نکیل ہوتی | تو مجھے کوئی قطار میں لدا ہوا نہ دیکھتا
خدا کا حکم جہاں چاہتا ہے کشتی لے جاتا ہے - گو ناخدا تلملایا کرے -
اے سعدی! کسی سے توقع نہ رکھ | کیونکہ رزق دینے والا خدا کے سوا کوئی نہیں
اگر تو حق کو پوجتا ہے اور دروازوں پر جانیکی ضرورت نہیں اگر وہ نکالدیگا تو پھر کوئی تجھے نہیں بلائیگا
اگر وہ تجھے نیک بخت کرے تو چین کر | نہیں تو نا اُمیدی و شرمندگی میں گزار

اخلاص اور اُسکی برکت اور ریا اور اُسکی آفت کے بیان میں

عبادت (خدا کے لئے) نیت کو خالص کرنیکے ساتھ اچھی ہے۔ نہیں تو بغیر پوست کے کیا حاصل
میں نے تجھ سے کہدیا کہ اپنی بہادری نہ جتا - اور جو جتاتی ہے تو نامرد نہ بن
اپنی بساط کے موافق نمایش چاہئے - جس نے اپنی بساط کے موافق ظاہر نہ کیا وہ شرمندہ ہوا

کیونکہ جب بانکے کے کپڑے اُس سے اُتار لینگے | تو اُسکے بدن میں پُرانے ہی کپڑے بجائیں گے
تو اگر ٹھگنا ہے تو لکڑی کے پانو نہ باندھ | اسلئے کہ بچّوں کی نظر میں دراز قد معلوم ہو
اگر تانبے پر چاندی کا ملمع کیا ہوا ہو | تو تُو اُسے نہ پہچاننے والے ہی کے سامنے چلا سکتا ہے
اے میری جان! پیسے پر سونے کا ملمع کر | کیونکہ دانا صرف اُسے کسی چیز کے بدلے نہ خریدیگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زر اندودگان را به آتش برند | پدید آید آنگه که مس یا زر اند

حکایت

ندانی که بابای کوہی چہ گفت | بمردے که ناموس را شب نخفت

برو جان بابا در اخلاص پیچ | که نتوانی از خلق بر بست ہیچ

کسانے که فعلت پسندیده اند | ہنوز از تو نقش برون دیده اند

چہ قدر آورد بندۂ حور دیس | که زیر قبا دارد اندام پیس

نشاید به دستاں شدن در بہشت | که بازت رود چادر از روی زشت

حکایت طفل روزه دار

شنیدم که نابالغے روزه داشت | بصد محنت آورد روزے بچاشت

به کتابش آں روز سائق نبرد | بزرگ آمدش طاعت از طفل خرد

پدر دیده بوسید و مادر سرش | فشاندند بادام و زر بر سرش

چو بر وے گذر کرد یک نیمه روز | فتاد اندرو آتش معده سوز

بدل گفت گر لقمه چندیں خورم | چہ داند پدر غیب یا مادرم

چو روئے پسر در پدر بود و قوم | نہاں خورد و پیدا بسر برد صوم

که داند که در بند حق نیستی | اگر بے وضو در نماز ایستی

پس ایں پیر ازاں طفل ناداں تر است | که از بہر مردم بطاعت درست

کلید در دوزخ است آں نماز | که در چشم مردم گزاری دراز

ف یعنی جو لڑکے نے باپلو کنبے کے دکھانے کے لئے روزہ رکھا تھا اسلئے اُسنے چھپکر کھا لیا اور ظاہر میں شام کو کھولا ف ایں پیر اُس مرد کی طرف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ملمع کئے ہوؤں کو آگ میں ڈالتے ہیں	اور اُسوقت کھُل جاتا ہے کہ تانبا ہیں یا سونا

کہانی

تُو نہیں جانتا کہ بابا ے کوہی نے اُس شخص سے کیا کہا جو نا موری کے لئے رات بھر نہ سُویا

اے جانِ بابا! جا عبادت کے خالص کرنے میں کوشش کر۔ کیونکہ تُو خلقت سے ذرا نفع نہ اُٹھائیگا

جن لوگوں نے تیرا کام پسند کیا ہے
اُنھوں نے ابھی تیرا اُوپری حال دیکھا ہے

اُس حُور جیسے غلام کی کیا قدر و قیمت ہے
جس کا بدن قبا کے تلے کوڑھی ہو

مکر سے بہشت میں جانا ممکن نہیں۔ کیونکہ تیرے بدصورت چہرے سے چادر اُتر جائیگی

روزہ دار لڑکے کی کہانی

مَیں نے سُنا ہے کہ ایک نابالغ لڑکے نے روزہ رکھّا۔ بڑی مصیبت سے سوا پہر دن چڑھا

اُس دن خلیفہ اُسے مکتب میں نہ لے گیا۔ کیونکہ چھوٹے بچّے کا روزہ رکھنا اُسے بڑی بات معلوم ہوئی

باپ نے اُسکی آنکھیں اور ماں نے اُسکا سر چُوما
بادام اور سونے کے ٹکڑے اُس پر سے تصدّق کئے

جب دوپہر ڈھلی۔ تو معدہ جلانے والی آگ اُس کے پیٹ میں لگی

دل میں کہا کہ اگر مَیں چند نوالے کھالوں
تو ماں باپ کو میری چھُپی بات کی کیا خبر ہوگی

چونکہ لڑکے کا خیال باپ اور قوم کی طرف تھا
چھُپکے سے کھالیا اور ظاہر میں روزہ پُورا کیا

کسے خبر ہے کہ تجھے خدا کا دھیان نہیں
اگر تُو وضو کئے بغیر نماز کے لئے کھڑا ہو جائے

بس یہ بڈھا اُس لڑکے سے زیادہ نادان ہے
جو لوگوں کے دکھاوے کو بندگی کر رہا ہے

وہ نماز دوزخ کے دروازے کی کُنجی ہے
جو تُو لوگوں کے دکھانے کو دیر تک پڑھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر جز بحق میرود جاده ات / در آتش فشانند سجاده ات

حکایت

ریاکارے از نردبانے فتاد / شنیدم که هم در نفس جان بداد

پسر چند روزے گرستن گرفت / دگر با حریفاں نشستن گرفت

بخواب اندرش دید و پرسید حال / که چوں رستی از حشر و نشر و سوال

بگفت اے پسر قصه بر من مخواں / بدوزخ در افتادم از نردباں

نکوسیرتِ بے تکلف بروں / به از پارسائے خراب اندروں

به نزدیکِ من شب روِ راهزن / به از فاسقِ پارسا پیرهن

یکے بر درِ خلق رنج آزمائے / چه مزدش دهد در قیامت خدائے

ز عمرو اے پسر چشمِ اجرت مدار / چو در خانهٔ زید باشی بکار

نگویم تواند رسیدن بدوست / دریں ره جز آنکس که درویشِ اوست

رهِ راست رو تا بمنزل رسی / تو بر ره نهٔ زیں قبل واپسی

چو گاوے که عصار چشمش به بست / دواں تا بشب شب همانجا که هست

کسے گر بتابد ز محراب روے / بکفرش گواهی دهند اهلِ کوے

تو هم پشت بر قبله در نماز / گرت در خدا نیست روے نیاز

درختے که بیخش بود برقرار / بپرور که روزے دهد میوه بار

گرت بیخِ اخلاص در بوم نیست / ازیں در کسے چوں تو محروم نیست

هرآنکه افگند تخم بر روے سنگ / جوے وقتِ دخلش نیاید بچنگ

CC-0. In Public Domain.

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر تیرا رُخ حق کے سوا کسی اور کی طرف ہے	تو تیرے جاے نماز کو آگ میں جھونکیں گے

کہانی

ایک سُود کھانیوالا سیڑھی پر سے گرا	اور مَیں نے سُنا ہے کہ اُسی وقت مر گیا
اُسکا بیٹا چند روز تو روتا رہا	پھر یاروں میں اُٹھنے بیٹھنے لگا

اُسے خواب میں دیکھا اور حال پُوچھا کہ سوال اور حشر و نشر سے کیونکر چھٹکارا ہوا

جواب دیا اے لڑکے! میرے سامنے قصّہ نہ کہہ کیونکہ مَیں سیڑھی سے سیدھا دوزخ میں گرا

نیک خصلت ظاہر کا سیدھا سادہ	باطن خراب پارسا سے اچھا ہے

میرے نزدیک بٹ مار جو رہ پرہیزگاروں کا سا لباس پہننے والے بدکار سے اچھا ہے

جو شخص خلقت کے دروازے پر محنت کرتا ہے اُسکو قیامت کے دن خدا مزدوری نہیں دیگا

اے لڑکے! عمرو سے مزدوری پانے کی آس نہ رکھ۔ جب تو زید کے گھر میں کام کرتا ہے

مَیں نہیں کہتا کہ اُس شخص کے سوا جو خدا کا طالب ہے کوئی اس رستے میں خدا تک پہنچ سکتا ہے

سیدھے رستے پر چل تاکہ منزل پر پہنچے۔ چونکہ تو رستے پر نہیں ہے اس سبب سے اُلٹا چل رہا ہے

اُس بیل کی طرح جسکی آنکھیں تیلی نے ڈھانپ دی ہوں صبح سے رات تک دوڑتا ہے اور اُسکو جہاں تھا وہیں پاتا ہے

اگر کوئی قبلہ کی طرف سے مُنہ پھیر لے	تو محلے والے اُسکے کافر ہو جانے کی گواہی دیتے ہیں

تُو بھی نماز میں قبلہ کی طرف پشت کئے ہوئے ہے اگر تیرا روے عبادت خدا کی طرف نہیں ہے

جس درخت کی جڑ قائم ہو۔ اُسکی پرورش کر کیونکہ وہ ایک دن پھل لائیگا۔

اگر اخلاص کی جڑ تیری زبان میں قائم نہیں۔ تو تیرے برابر کوئی اس پھل سے محروم نہیں

جو شخص پتھر پر بیج بکھیرتا ہے۔ پیداوار اُٹھانیکے وقت ایک جو بھی اُسکے ہاتھ نہیں لگتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

منه آبروے ریا را محل — که این آب در زیر دارد وحل

چو در خفیه بد باشم و خاکسار — چه سود آب ناموس بر روے کار

بروے و ریا خرقه سهل است دوخت — گرش با خدا در توانی فروخت

چه دانند مردم که در جامه کیست — نویسنده داند که در نامه چیست

چه وزن آورد جاے انبان باد — که میزان عدل است و دیوان داد

مرائی که چندین ورع مے نمود — چو دیدند هیچش در انبان نبود

کنند ابره پاکیزه تر ز آستر — که این در حجاب است و آن در نظر

بزرگان فراغ از نظر داشتند — از آن پرنیان آستر داشتند

در آوازه خواهی ز اقلیم فاش — برون حله کن گو درون حشو باش

به بازی نگفت این سخن بایزید — که از منکر ایمن ترم کز مرید

کسانیکه سلطان و شاهنشه اند — سراسر گدایان این درگه اند

طمع در گدا مرد معنی نه بست — نشاید گرفتن در افتاده دست

همان به گر آبستن جوهری — که همچون صدف سر بخود در بری

چو روے پرستیدنت در خداست — اگر جبرئیلت نه بیند رواست

ترا پند سعدی بس است اے پسر — اگر گوش گیری چو پند پدر

گر امروز گفتار ما نشنوی — مبادا که فردا پشیمان شوی

باب ششم در فضیلت قناعت

خدا را ندانست و طاعت نکرد — که بر بخت و روزی قناعت نکرد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ریا کی عزت کا اعتبار نہ کر ۔ کیونکہ اس پانی کے نیچے کیچڑ ہے

جب مَیں باطن میں بُرا اور گنہگار رہوں ۔ تو ظاہر میں عزت کی آب و تاب سے کیا فائدہ

دکھاوے اور نمود کے لئے گُدڑی سینی سہل ہے ۔ اگر تو اُسے خدا کے ہاتھ بیچ سکے

لوگ کیا جانیں کہ لباس کے اندر کون ہے ؟ لکھنے ہی والا جانتا ہے کہ خط میں کیا لکھا ہے

جہاں عدل کی ترازو برپا اور انصاف کی کچہری قائم ہوگی ہاں خالی زنبیل کی کیا قدر و قیمت ہوگی ؟

ریاکار جو اپنی پرہیزگاری جتاتا تھا ۔ جب اُسکو دیکھا تو اُسکی زنبیل میں کچھ بھی نہ تھا

لوگ اُبرہ استر سے اچھا لگاتے ہیں ۔ اسلئے کہ وہ چھپا رہتا ہے اور یہ سامنے

مگر نیکوکاروں کو لوگوں کے دکھانے کی پرواہ نہ تھی اس سبب سے استر پرنیاں کا لگاتے تھے

اور اگر تو مُلک میں دھاک چاہتا ہے ۔ تو اُوپر بھڑک کے کپڑے پہن اگرچہ اندر بھرتی بھری ہو

بایزید نے یہ بات ہنسی سے نہیں کہی ۔ کہ مَیں مُرید کی نسبت منکر سے زیادہ نڈر ہوں

جو لوگ بادشاہ اور شہنشاہ ہیں ۔ وہ سب اس درگاہ کے فقیر ہیں

پس اہلِ باطن فقیروں سے طمع نہیں رکھتے ۔ کیونکہ جو خود گر پڑا ہو وہ کسی کا ہاتھ نہیں پکڑ سکتا

اگر تیرے پاس موتی ہے تو یہی بہتر ہے ۔ کہ تو سیپی کی طرح ضبط کرے

جب تو خالص خدا کے لئے عبادت کرتا ہے ۔ تو اگر جبرئیل بھی تجھ کو نہ دیکھے تو مضائقہ نہیں

اے لڑکے تجھے سعدی کی نصیحت کافی ہے ۔ اگر باپ کی نصیحت کی طرح مانے

اگر تو آج ہماری بات نہیں مانتا ۔ تو کہیں ایسا نہو کہ کل پچھتاوے

چھٹا باب صبر کی خوبیوں کے بیان میں

خدا کو نہ پہچاننا اور اُسکی فرمانبرداری کی جس شخص نے نصیب اور رزق پر قناعت کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قناعت توانگر کند مرد را — خبر دہ حریص جہاں گرد را

سکونے بدست آور اے بے ثبات — کہ بر سنگ گرداں نروید نبات

مپرور تن ار مرد رائے و ہشی — کہ او را چو مے پروری مے کشی

خرد مند مردم ہنر پرورند — کہ تن پروراں از ہنر لاغر اند

کسے سیرت آدمی گوش کرد — کہ اول سگ نفس خاموش کرد

خور و خواب تنہا طریق دد است — برین بودن آئین نابخرد است

خنک نیک بختے کہ در گوشۂ — بدست آرد از معرفت توشۂ

بر آنانکہ شد سرّ حق آشکار — نکردند باطل برو اختیار

ولیکن چو ظلمت نداند ز نور — چہ دیدار دیوش چہ رخسار حور

تو خود را ازاں در چہ انداختی — کہ چہ را ز رہ باز نشناختی

بر اوج فلک چوں پرد جرّہ باز — کہ در شہپرش بستہ سنگ آز

گرش دامن از چنگ شہوت رہا — کنی رفت تا سدرۃ المنتہیٰ

بکم کردن از عادت خویش خورد — تواں خویشتن را ملک خو کرد

کجا سیر وحشی رسد در ملک — نشاید پرید از ثرےٰ تا فلک

نخست آدمی سیرتی پیشہ کن — پس آنگہ ملک خوئی اندیشہ کن

تو بر کرۂ توسنی بر کمر — نگر تا نہ پیچد ز حکم تو سر

کہ گر پالہنگ از کفت در گسیخت — تن خویشتن کشت و خون تو ریخت

باندازہ خور زاد گر مردمی — چنیں پر شکم آدمی یا خمی

درون جائے ذکر است و قوت نفس — تو پنداری از بہر نان است و بس

وہ نور سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچ جاتی خلاصہ یہ کہ دنیاوی خواہشوں یا بہت کھانے کے سبب روح ترقی نہیں کر سکتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قناعت آدمی کو غنی بنا دیتی ہے	جہان میں پھرنیوالے لالچی سے کہاے

کہ اے بے چین! ذرا آرام سے - کیونکہ گردش کرنیوالے پتھر پر سبزہ نہیں اُگتا

اگر تو صاحب عقل و ہوش ہے تو تن کو نہ پال کیونکہ اگر اُسکو پالتا ہے تو اپنے تئیں ہلاک کرتا ہے

عقلمند آدمی ہنر حاصل کرتے ہیں	کیونکہ تن کے پالنے والے ہنر سے محروم رہتے ہیں

اُس شخص نے انسانی خصلت کو محفوظ رکھا جسنے پہلے نفس کے کتے کو چپکا کیا -

صرف کھانا اور سو رہنا درندوں کا طریقہ ہے - اس عادت پر رہنا نادانوں کا شیوہ ہے

وہ نیک بخت خوشحال ہے جو ایک کونے میں بیٹھکر - خدا کی معرفت کا توشہ حاصل کرے

جن لوگوں کو معرفت الٰہی نصیب ہوئی - وہ پھر اُسے چھوڑ کر دنیاوی خواہشوں کو پسند نہیں کرتے

مگر جب (بدبخت) اندھیرے آجائے میں تمیز نہ کرے - تو اُسے دیو کی صورت اور حور کا رخسارہ برابر ہے

تُو نے اپنے تئیں اس سبب سے کنوئیں میں گرایا - کہ کنوئیں اور رستے میں تمیز نہ کی

وہ باز آسمان تک کیونکر اُڑ کر جاے	جسکے شہپر میں تو نے حرص کا پتھر باندھ دیا ہے
اگر تو اُسکا دامن خواہش کے چنگل سے	چھوڑ دے تو اُسے سدرۃ المنتہے تک پہنچا سمجھ
عادت کی نسبت خوراک کم کرنے سے	تو اپنے تئیں فرشتہ خصلت بنا سکتا ہے
جانور فرشتوں تک کب پہنچ سکتا ہے	زمین سے آسمان تک نہیں اُڑ سکتا
پہلے انسانی خصلت حاصل کر	پھر فرشتہ خصلت ہونیکا خیال کر
تو جو سرکش بچھیرے کی پیٹھ پر سوار ہے	دیکھتا رہ کہ کہیں نافرمانی نہ کرے
اسلئے کہ اگر لگام تیرے ہاتھ سے گر گئی	تو اپنے تئیں بھی ہلاک کریگا اور تیرا بھی خون کریگا
اگر تو آدمی ہے تو اندازے سے کھانا کھا	اتنا پیٹ بھرا ہوا آدمی ہے یا مشکیزہ ہے

سینہ اور پیٹ خدا کی یاد اور کھانے اور سانس کی جگہ ہے اور تو یہ سمجھتا ہے کہ روٹی ہی کے لئے ہے

باقی مصرع علت ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کجا ذکر گنجد در انبان آز	بسختی نفس می کند پا دراز
ندارند تن پروران آگهی	که پر معده باشد ز حکمت تهی
دو چشم و شکم پر نگردد بهیچ	تهی بهتر این روده پیچ پیچ
چو دوزخ که سیرش کنند از وقید	دگر بانگ دارد که هل من مزید
همی میرد عیسیٰ از لاغری	تو در بند آنی که خر پروری
بدین ای فرومایه دنیا مخر	چو خر بانجیل عیسیٰ مخر
مگر می ندانی که دد را و دام	نینداخت جز حرص خوردن بدام
پلنگی که گردن کشد بر وحوش	بدام افتد از بهر خوردن چو موش
چو موش آنکه نان و پنیرش خوری	بدامش در افتی و تیرش خوری

حکایت

مرا حاجیی شانهٔ عاج داد	که رحمت بر اخلاق حجاج باد
شنیدم که باری سگم خوانده بود	که از من بنوعی دلش مانده بود
بینداختم شانه کین استخوان	نمی بایدم دیگرم سگ مخوان
مپندار چون سرکهٔ خود خورم	که جور خداوند حلوا برم
قناعت کن ای نفس براندکی	که سلطان و درویش بینی یکی
چرا پیش خسرو بخواهش روی	چو یکسو نهادی طمع خسروی
وگر خود پرستی شکم طبله کن	در خانهٔ این و آن قبله کن

حکایت پدر طامع و پسر معترض

یکی با طمع پیش خوارزم شاه	شنیدم که شد بامدادان پگاه

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خدا کی یاد کہاں سمائے جہاں حرص کی کثرت کے سبب سانس بھی وقت سے پاؤں پھیلاتا ہے
تن پرور دانش سے بے نصیب ہیں۔ کیونکہ جسکا پیٹ بھرا ہوتا ہے وہ حکمت سے خالی ہوتا ہے
دونو آنکھیں اور پیٹ کسی چیز سے نہیں بھرتا۔ پس یہ بل دار انتڑیاں خالی ہی بہتر ہیں
دوزخ کی مانند ہیں جسکو ایندھن سے بھر ینگے۔ اور پھر چیخے گا "کہ کیا کچھ اور بھی ہے؟"
تیرا عیسٰے تو ضعف سے مرا جاتا ہے۔ اور تو اس فکر میں ہے کہ گدھے کی پرورش کرے

اے کمینے! دین کے بدلے دنیا نہ خرید | انجیل عیسٰے کے عوض گدھے کے لئے جو نہ خرید

شاید تو نہیں جانتا کہ درندے اور جنگلی جانور کو۔ لالچ ہی جال میں پھنساتا ہے
تیندوا جو جنگلی جانوروں سے غرور کرتا ہے۔ کھانے کے سبب چوہے کی طرح جال میں پھنس جاتا ہے
تو جس شخص کی روٹی اور پنیر کھائیگا چوہے کی طرح اسکے جال میں پھنسیگا اور اسکا تیر کھائیگا

کہانی

ایک حاجی نے مجھے ہاتھی دانت کا کنگھا دیا | حاجیوں کے اخلاق پر خدا کی رحمت ہو
میں نے سنا کہ اس نے مجھے ایک دفعہ کتا کہا تھا۔ کیونکہ اسکا دل مجھ سے کچھ آزردہ تھا
میں نے کنگھا پھینک دیا اور کہا کہ یہ ہڈی۔ مجھے نہیں چاہیئے پھر مجھے کتا نہ کہیو
جب میں اپنا سرکہ کھاتا ہوں تو یہ گمان نہ کر۔ کہ مٹھائی والے کی سختی اٹھاؤنگا

اے نفس! تھوڑے پر صبر کر | تاکہ بادشاہ اور فقیر تجھے یکساں نظر آئیں
بادشاہ کے پاس مانگنے کیوں جاتا ہے | جب تو نے لالچ چھوڑ دیا تو خود بادشاہ ہے
اور اگر تو لالچی ہے تو پیٹ کو طبلہ بنا | اور ایک ایک کے دروازہ پر مانگتا پھر

لالچی باپ اور معترض بیٹے کی کہانی

میں نے سنا ہے کہ ایک لالچی آدمی خوارزم کے بادشاہ (یا خوارزم شاہ) پاس صبح کو سویرے ہی گیا

۴ زائد جیسے دربہاراں گل شگفتہ؛ ترکیب ۵ چو دوزخ مبتدائے محذوف کی خبر ہے۔ یعنی ایں معدہ مثل دوزخ است۔ پہلا کاف دوزخ کا بیان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چو دیدش بخدمت دوتا گشت و راست
دگر روی بر خاک مالید و خاست

پسر گفتش ای بابک نامجوی
یکی مشکلست می بپرسم بگوی

نگفتی که قبله‌ست خاکِ حجاز
چرا کردی امروز این سو نماز؟

مبر طاعت نفس شهوت پرست
که هر ساعتش قبلهٔ دیگرست

مبر ای برادر بفرمانش دست
که هر کس که فرمان نبردش برست

قناعت سرافرازد ای مرد هوش
سر پر طمع بر نیاید ز دوش

طمع آبروی توقر بریخت
برای دو جو دامنی در بریخت

چو سیراب خواهی شدن ز آب جوی
چرا ریزی از بهر برف آبروی

مگر از تنعم شکیبا شوی
وگرنه ضرورت بدرها شوی

برو خواجه کوتاه کن دست آز
چه میخواهی از آستین دراز

کسی را که درج طمع در نوشت
نباید بکس عبد و خادم نوشت

توقع براند زهر مجلست
بران از خودش تا نرانند کست

حکایت

یکی راتب آمد ز صاحبدلان
کسی گفت شکر بخواه از فلان

بگفت ای پسر تلخی مردنم
به از جور روی ترش بردنم

شکر عاقل از دست آنکس نخورد
که روز از تکبر برو سرکه کرد

مرو در پی هر چه دل خواهدت
که تمکین تن نور جان کاهدت

کند مرد را نفس اماره خوار
اگر هوشمندی عزیزش مدار

وگر هر چه باشد مرادش خوری
ز دوران بسی نامرادی بری

تنور شکم دمبدم تافتن
مصیبت بود روز نا یافتن

به تنگی بریزاندت روی رنگ
چو وقت فراخی کنی معده تنگ

روئے ترش بگڑے ہوئے منہ چڑھی ہوئی تیوری کے معنی میں۔ مجاز اور مغرور و بخیل کے معنی میں مجاز در مجاز ہے ۵۹ نامرادی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب اُس کو (بیٹے نے) دیکھا کہ سلام کے لئے جھکا اور سیدھا ہوا۔ پھر زمین پر پیشانی رکھی اور اُٹھا تو بیٹے نے اُس سے کہا اے نامور ابا! میں تجھ سے ایک مشکل بات پوچھتا ہوں مجھے بتا تو یہ نہیں کہا کرتا کہ قبلہ مکہ معظمہ ہے۔ پھر آج تو نے قبلہ سے مُنہ موڑ کر نماز کیوں پڑھی

لالچی نفس کی فرمانبرداری نہ کر۔ کیونکہ ہر گھڑی اُس کا نیا قبلہ ہے
اے بھائی! اُسکے حکم کو نہ مان۔ کیونکہ جس نے اُس کی فرمانبرداری نہ کی وہ چھوٹ گیا

اے ہوشیار! قناعت سر کو بلند کرتی ہے
اور لالچی کا سر کندھے سے اونچا نہیں ہوتا

لالچ نے وقر کی آبرو کھوئی
دو جو کے لئے موتیوں کا دامن بکھیر دیا

جب تو ندی کے پانی سے بھی تھک جائیگا
تو برف مانگ کر کیوں آبرو کھوتا ہے؟

(لیکن یہ بات ممکن نہیں) مگر جبکہ تو عیش و آرام سے صبر کرے۔ نہیں تو بلبتیک دروازوں پر مانگتا پھریگا

میاں! جا حرص سے ہاتھ کھینچ
دعا مانگنے کے لئے) ہاتھ بڑھانے سے کیا حاصل

جس نے لالچ کا طوق لپیٹ دیا
اُسے کسی کے تئیں بندہ و خادم لکھنا نہیں چاہئیے

توقع تجھے ہر ایک مجلس سے نکلوائیگی
اُسے اپنے سے دُور کر کہ پھر تجھے کوئی نہ نکالے

کہانی

عارفوں میں سے ایک کو بخار آیا
ایک نے اُس سے کہا فلاں شخص سے شکر مانگ لا

بولا اے لڑکے! مجھے موت کی تکلیف اُٹھانی ترش رو کی بد دماغی اُٹھانے سے بہتر ہے
عقلمند اُس شخص کے ہاتھ سے شکر نہیں کھاتا جس نے غرور سے اُسکے سامنے تیوری چڑھائی ہو
جس چیز کو تیرا جی چاہے وہ نہ کر۔ کیونکہ بدن کی پرورش تیری جان کا نور گھٹا دیگی

نفس اِمارہ آدمی کو ذلیل کرتا ہے
تو اگر عقلمند ہے تو اُسے عزیز نہ رکھ

اور اگر جو کچھ اُسکی خواہش ہوگی وہی کھائیگا تو زمانہ سے بہت نامرادی پائیگا
پیٹ کے تنور کو دمبدم بھرنا (یعنی کھانا) نحوست کے دن مصیبت کا باعث ہے
تنگی کی حالت میں تیرے چہرے کا رُوپ کھو دیگا اگر تو فراخ دستی کی حالت میں پیٹ کو ٹھسا ٹھس بھریگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کشد مرد پرخواره بار شکم
وگر در نیابد کشد بار غم

شکم بنده بسیار بینی خجل
شکم پیش من تنگ بهتر که دل

حکایت در خواری بسیار خواری

چه آوردم از بصره دانی عجب
حدیثے که شیرین‌تر است از رطب

تنے چند در خرقهٔ راستان
گذشتیم بر طرف خرماستان

یکے زآن میان معده انبار بود
ز پرخواری خویش پرخوار بود

میان بست مسکین و شد بر درخت
وزآنجا بگردن در افتاد سخت

نه هر بار خرما توان خورد و برد
لت انبان بد عاقبت خورد و مرد

رئیس ده آمد که این را که کشت
بگفتم مزن بانگ بر ما درشت

شکم دامن اندر کشیدش ز شاخ
بود تنگ دل رودگانی فراخ

شکم بند دست است و زنجیر پاے
شکم بنده نادر پرستد خداے

سراسر شکم شد ملخ لاجرم
بپایش کشد مور کوچک شکم

برو اندرونے بدست آر پاک
شکم پر نخواهد شد الا بخاک

حکایت

یکے نیشکر داشت در طبقری
چپ و راست گردیده بر مشتری

بصاحبدلے گفت در کنج ده
که بستان و چون دست یابی بده

بگفت آن خردمند نیکو سرشت
جوابے که بر دل بباید نوشت

ترا صبر بر من نباشد مگر
ولیکن مرا باشد از نیشکر

حلاوت ندارد شکر در نیش
چو باشد تقاضاے تلخ از پیش

یعنی آدمی کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھرتی ۔ ۱۵ طبقری ایک برتن کا نام بھی ہے جسے بعض نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کھاؤ آدمی پیٹ کا بوجھ اُٹھائے پھرتا ہے | اور (کھانے کو) نہیں ملتا تو غم کا بوجھ اُٹھاتا ہے

لالچی کو تُو اکثر شرمندہ دیکھیگا - بس میرے نزدیک دل تنگ ہونے سے پیٹ کا تنگ ہونا اچھا ہے

کہانی بہت کھانے کی ذلّت کے بیان میں

تجھے معلوم ہے کہ میں بصرہ سے کیا عجیب چیز لایا ہوں - ایک بات ہے جو تازی کھجور سے زیادہ میٹھی ہے

ہم چند آدمی راستبازوں کا لباس پہنے | کھجوروں کے باغ کی طرف گزرے

ہم میں ایک بڑ پیٹو تھا - جو بہت کھانے کے سبب بہت ذلیل تھا

مسکین کمر باندھکر درخت پر چڑھ گیا | اور وہاں سے گردن کے بل بڑے زور سے گرا

ہر دفعہ کھجوریں کھا اور لیجا نہیں سکتے - چنانچہ بد سرانجام کھاؤ نے کھجوریں کھائیں اور مر گیا

گاؤں کے سردار نے آکر پوچھا کہ اسکو کس نے قتل کیا؟ میں نے جواب دیا کہ ہمیش دَھمکا

پیٹ نے ٹہنی پر سے اُسکا دامن کھینچکر گرا دیا - اور بڑ پیٹو تو تنگدل ہی رہتا ہے

پیٹ ہاتھ کی ہتکڑی اور پاؤں کی بیڑی ہے - حریص خدا کی پرستش بہت کم کرتا ہے

ٹڈی نری پیٹ ہے اسلئے ناچار چھوٹے پیٹ والی چیونٹی اُسکے پاؤں پکڑ کر کھینچ لیجاتی ہے

جا پاک دل حاصل کر | پیٹ تو خاک ہی سے بھریگا

کہانی

ایک شخص چھابے میں گنڈیریاں لئے | اِدھر اُدھر گاہک کی تلاش میں پھرا

آخر ایک عارف سے جو گاؤں کے گوشے میں تھا کہا کہ خرید لے اور (دام) جب پاس ہوں دیدیجو

اُس نیک ذات عقلمند نے ایسا جواب دیا کہ دل پر لکھنا چاہیئے

کہ شاید تُو تقاضا کرنے سے صبر نہیں کریگا - لیکن میں گنڈیریوں سے صبر کر سکتا ہوں

گنّے کی مٹھاس مزا نہیں دیتی - جب اُس کے پیچھے تقاضائے تلخ ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حکایت

امیرِ ختن جامۂ از حریر … به پیرے فرستاد روشن ضمیر

بپوشید و بوسید دست و زمیں … که بر شاهِ عالم هزار آفریں

چه خوب ست تشریف شاهِ ختن … وزو خوبتر خرقۂ خویشتن

گر آزاده بر زمیں خسپ و بس … مکن بهرِ قالی زمیں بوس کس

حکایت

یکے نانِ خورش جز پیازے نداشت … چو دیگر کساں برگ و سازے نداشت

پر آگنده گفتش اے خاکسار … برو طبقے از خوانِ یغما بیار

بخواه و مدار از کس ای خواجه باک … که ممنوع روزے شود شرمناک

قبا بست و چابک نوردید دست … قبایش دریدند و دستش شکست

شنیدم که میگفت و خوش میگریست … که اے نفس! خود کرده را چاره چیست

بلاجوئے باشد گرفتارِ آز … من و خانه من بعد و نان و پیاز

جوینے که از سعیِ بازو خورم … به از میده بر خوانِ اهلِ کرم

چه دلتنگ خفت آں فرومایه دوش … که بر سفرهٔ دیگراں داشت گوش

حکایتِ گربهٔ پیرزن

یکے گربه درخانهٔ زال بود … که برگشته ایام و بدحال بود

رواں شد بمهمانسرے امیر … غلامانِ حاکم زدندش به تیر

چکاں خونش از استخواں میدوید … همے گفت و از هولِ جاں میدوید

اگر رستم از دستِ ایں پیرزن … من و موش و ویرانهٔ پیرزن

گرد ہاں نگہداروں نے غریب کی قبا بھی پھاڑ ڈالی اور ہاتھ بھی مار کر توڑ ڈالا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہانی

ختن کے امیر نے ایک ریشمی کُرتا ایک روشن دل پیر کے پاس بھیجا

جامہ پہنا اور آداب بجالایا اور کہا کہ جگت کے بادشاہ کو ہزار آفرین

ختن کے بادشاہ کا خلعت کیا اچھا ہے اور اپنی گدڑی اُس سے بھی اچھی

اگر تو بے تعلق ہے تو زمین پر سو رہ اور غالیچہ کے لئے کسی کو آداب و مجرا کر

کہانی

ایک شخص کے پاس پیاز کے سوا کچھ لگاؤن نہ تھا۔ اور لوگوں کی طرح ساز و سامان نہ تھا ایک بیہودہ نے اُس سے کہا کہ اے کمینے! جا اور لنگر میں سے ایک طباق لے آ

ارے میاں مانگ لا اور کسی سے ڈر نہیں۔ کیونکہ غیرت والا رزق سے محروم رہتا ہے

قبا پہنی اور جھٹ آستین چڑھائی مگر لوگوں نے اُسکی قبا پھاڑی اور ہاتھ توڑا

مَیں نے سُنا ہے کہ زار زار روتا اور یہ کہتا تھا۔ کہ اے نفس اپنے کئے کا کیا علاج

لالچ کا مارا آپ اپنے پر بلا لیتا ہے۔ بس اب بندہ مَیں ہوں اور گھر اور روٹی اور پیاز

ایک جَو کی روٹی جو اپنی قوتِ بازو سے کما کر کھاؤں۔ سخیوں کے دستر خوان پر میدہ کی روٹی کھانے سے اچھی ہے

وہ کمینہ رات کو کیسا آزردہ ہو کر سویا۔ جو اوروں کے دستر خوان بچھنے کا منتظر تھا؛

بڑھیا کی بلّی کی کہانی

بڑھیا کے ہاں ایک بلّی تھی جو بدنصیب اور بدحال تھی

امیر کے مسافر خانہ میں گئی اور امیر کے غلاموں نے اُسکے تیر مارا

دوڑی چلی آتی تھی اور ہڈیوں میں سے لہو ٹپک رہا تھا یہ کہتی تھی اور جان کے خوف سے بھاگتی تھی

کہ اگر اس تیرانداز کے ہاتھ سے سلامت بچی۔ تو پھر مَیں اور چوہے اور بڑھیا کا جھونپڑا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نیرزد عسل جان من زخم نیش ‌‌ ‌ قناعت نکوتر بدوشاب خویش

خداوند از آں بندہ خرسند نیست ‌ ‌ ‌ کہ راضی بقسم خداوند نیست

حکایت مرد کوتاہ نظر و زن عالی ہمت

یکے طفل دنداں برآوردہ بود ‌ ‌ ‌ پدر سر بفکرت فرو بردہ بود

کہ من نان و برگ از کجا آرمش ‌ ‌ ‌ مروت نباشد کہ بگذارمش

چو بیچارہ گفت ایں سخن پیش جفت ‌ ‌ ‌ نگر تا زن اورا چہ مردانہ گفت

مخور ہول ابلیس تا جاں دہد ‌ ‌ ‌ ہماں کس کہ دنداں دہد ناں دہد

تواناست آخر خداوند روز ‌ ‌ ‌ کہ روزی رساند تو چندیں مشور

نگارندۂ کودک اندر شکم ‌ ‌ ‌ نویسندۂ عمر و روزی است ہم

خداوندگارے کہ عبدے خرید ‌ ‌ ‌ بدارد فکیف آنکہ عبد آفرید

ترا نیست آں تکیہ بر کردگار ‌ ‌ ‌ کہ مملوک را بر خداوندگار

شنیدی کہ در روزگارے قدیم ‌ ‌ ‌ شدے سنگ در دست ابدال سیم

نہ پنداری ایں قول معقول نیست ‌ ‌ ‌ چو قانع شدی سیم و سنگت یکیست

چو طفل اندروں دارد از حرص پاک ‌ ‌ ‌ چہ مشت زرش پیش و چہ مشت خاک

خبر دہ بدرویش سلطاں پرست ‌ ‌ ‌ کہ سلطاں ز درویش مسکیں تر است

گدا را کند یک درم سیم سیر ‌ ‌ ‌ فریدوں بملک عجم نیم سیر

نگہبانی ملک و دولت بلاست ‌ ‌ ‌ گدا پادشاہ است و نامش گدا

گدائے کہ بر خاطرش بند نیست ‌ ‌ ‌ بہ از پادشاہے کہ خرسند نیست

بخسپند خوش روستائی و جفت ‌ ‌ ‌ بذوقے کہ سلطاں در ایواں نخفت

ف یعنی جس نے بھرے سے اور ملک فتح کرنے کی ہوس ہے۔ اسی وجہ سے بادشاہ فقیر کی نسبت زیادہ محتاج و مسکین ہے۔ (صفحہ ۱۰ دیکھو)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اے میری جان شہد ڈنک کا زخم کھانے کے قابل نہیں ہے اپنے انگور کے شیرہ پر صبر کرنا بہت اچھا ہے

خدا اُس بندہ سے خوش نہیں | جو اُسکی تقسیم پر راضی نہیں

کوتاہ نظر میاں اور بلند ہمّت بی بی کی کہانی

ایک لڑکے نے جو دانت نکالے | تو باپ کو یہ فکر پڑا

کہ میں اسکے لئے روٹی اور سامان کہاں سے لاؤنگا اور یہ بھی آدمیت کی بات نہیں کہ اسے چھوڑ دوں

جب غریب نے یہ بات بی بی کے سامنے کہی۔ تو دیکھ کہ عورت نے کیسا مردانہ جواب دیا

کہ شیطان کے ڈراوے میں نہ آ کیونکہ اُسے مرتے دم تک۔ وُہی روٹی بھی دیگا جو دانت دیگا

آخر قوّت و قدرت والا خدا اس بات کی قدرت رکھتا ہے کہ اُسکو رزق پہنچائے۔ بس تو نہ گھبرا

پیٹ میں بچّہ کی صورت بنانیوالا۔ عمر اور رزق کا بھی مقرر کرنے والا ہے

جب آقا جس نے بندہ کو خریدا ہے اُسکی خبر لیتا ہے تو خدا جس نے بندہ کو پیدا کیا ہے کیوں نہ خبر لیگا

تجھ کو خدا پر اتنا بھروسا نہیں ہے | جتنا غلام کو آقا پر ہوتا ہے

تُو نے سُنا ہوگا کہ اگلے زمانہ میں | اَبدال کے ہاتھ میں چاندی پتھر بنجاتی تھی

یہ گمان نہ کیجو کہ یہ بات خلافِ عقل ہے۔ کیونکہ جب تُو قانع ہوگیا تو تیرے آگے چاندی اور پتھر ایک سا ہے

چونکہ بچّے کا دل حرص سے پاک ہوتا ہے۔ اُسکے روبرو مُٹھی بھر سونا اور مُٹھی بھر خاک برابر ہے

بادشاہ کی خدمت کرنیوالے فقیر سے کہدے | کہ بادشاہ فقیر سے بھی زیادہ محتاج ہے

فقیر کو درم بھر چاندی سیر کر دیتی ہے۔ اور فریدوں کو اگر فارس کا ملک ملجائے تو بھی آدھا ہی سیر ہو

ملک و سلطنت کی نگہبانی کرنی مصیبت ہے | حقیقت میں فقیر بادشاہ ہے اور کہنے کو فقیر

جب فقیر کو کچھ فکر نہیں۔ وہ اُس بادشاہ سے اچھا ہے جسے صبر نہیں

(غریب) گنوار اپنی بی بی کے ساتھ اِس چین سے سوتا ہے۔ کہ بادشاہ محل میں بھی نہیں سوتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چو سیلاب خواب آمد و هر دو برد
چه بر تخت سلطان چه بر دشت گرد

اگر پادشاه است و گر پاره دوز
چو خفتند گردد شب هر دو روز

چو بینی توانگر سر از کبر مست
برو شکر یزدان کن ای تنگدست

نداری بحمد الله آن دسترس
که برخیزد از دستت آزار کس

حکایت

شنیدم که صاحبدلی نیک مرد
یکی خانه بر قامت خویش کرد

کسی گفت میدانمت دسترس
کزین خانه بهتر کنی گفت بس

چه میخواهم از طارم افراشتن
همینم بس از بهر بگذاشتن

مکن خانه بر راه سیل ای غلام
که کس را نگشت این عمارت تمام

نه از معرفت باشد و عقل و رای
که بر ره کند کاروانی سرای

حکایت

یکی سلطنت ران صاحب شکوه
فرو خواست رفت آفتابش بکوه

بشیخی در آن بقعه کشور گذاشت
که در دوده قائم مقامی نداشت

چو خلوت نشین کوس دولت شنید
دگر ذوق در کنج خلوت ندید

چپ و راست لشکر کشیدن گرفت
دل پردلان زور میدان گرفت

چنان سخت بازو شد و تیز چنگ
که با جنگجویان طلب کرد جنگ

ز خصم پراگنده خلقی بکشت
دگر جمع گشتند همرای و پشت

چنان در حصارش کشیدند تنگ
که عاجز شد از تیر باران و سنگ

بر نیکمردی فرستاد کس
که صعبم فرو مانده فریادرس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب نیند کی رَو آئی اور دونو کو لیگئی (یعنی سو گئے) تو بادشاہ تخت پر اور گرد جنگل میں برابر ہے

خواہ بادشاہ ہو خواہ پیوند لگا نیولا	جب گئے تو دونو کی رات بسر ہو جائیگی
جب تو کسی دولتمند کو مغرور دیکھے	تو اے مفلس اُٹھ کر خدا کا شکر کر

کہ تجھے اُسکی عنایت سے اتنی قدرت نہیں۔ کہ تجھ سے کسی کو تکلیف پہنچے

کہانی

مَیں نے سنا ہے کہ ایک بھلے مانس عارف نے ایک گھر اپنے قد کے موافق بنایا
اُس سے کسی نے کہا میں تجھ میں تمام دیکھتا ہوں کہ اس گھر سے بہت عمدہ بنا سکتا تھا بولا یہی بہت ہے

مَیں اُونچا کوٹھا بناکر کیا کرونگا ؟	مجھے چھوڑ جانے کے لئے یہی بہت ہے
اے لڑکے! راہ کے رستے میں گھر نہ بنا	کیونکہ کسی کی ایسی عمارت پوری نہیں ہوئی
یہ سمجھ بوجھ کی بات نہیں ہے	کہ مسافر رستے میں گھر بنا بیٹھے

کہانی

ایک دبدبہ والے بادشاہ (کی زندگی) کا سورج چھپنے کو ہوا
ایک بزرگ جو اس شہر میں تھا ملک اُسکے سپرد کر دیا۔ کیونکہ خاندان میں کوئی اُسکا جانشین نہ تھا
جب اُس گوشہ نشین نے دولت کے نقارہ کی آواز سنی۔ تو پھر گوشۂ تنہائی میں مزا نہ پایا

اِدھر اُدھر لشکر لیکر چڑھنے لگا	بہادروں کا دل اُس سے کانپنے لگا
ایسا زور آور اور غالب ہوا	کہ شورہ پشتوں سے لڑائی مانگی

متفرق دشمنوں میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کیا پھر وہ باہم شفق و مددگار ہو کر اکٹھے ہو گئے
اُسکو قلعہ میں ایسا بند کیا۔ کہ تیروں اور پتھروں کی بارش سے عاجز ہو گیا
ایک بزرگ کے پاس آدمی بھیجکر کہلا بھیجا۔ کہ مَیں سخت عاجز ہو گیا ہوں۔ خبر لے

مع تقدیر کلام یوں ہے کہ صعب ماندہ ام ایں بفریاد رس۔ یا یوں ہے کہ اے فریادرس من صعب فرو ماندہ ام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہمت مدد کن کہ شمشیر و تیر	نہ در ہر وغاے بود دستگیر
چو بشنید عابد بخندید و گفت	چرا نیم نانے نخورد و نخفت
ندانست قارون نعمت پرست	کہ گنج سلامت بہ کنج اندرست

گفتار اندر صبر بر ناتوانی بہ اُمید بہروزی

کمال ست در نفس مرد کریم	گرش زر نباشد چہ نقصان و بیم
مپندار گر سفلہ قارون شود	کہ طبع لئیمش دگرگوں شود
اگر در نیابد کرم پیشہ نان	کرم در نہادش بود ہمچنان
سخاوت زمین ست و سرمایہ زرع	بدہ کاصل خالی نماند ز فرع
خدائے کہ از خاک مردم کند	عجب دارم ار مردمی گم کند
زنعمت نہادن بلندی مجوے	کہ ناخوش کند آب استادہ بوے
ببخشندگی کوش کآب روان	بہ سیلش تفقد کند آسمان
گر از جاہ و دولت بیفتد لئیم	دگر بارہ نادر شود مستقیم
توانگر قیمتی گوہری غم مدار	کہ ضائع نگرداندت روزگار
کلوخ ار چہ افتادہ باشد براہ	نہ بینم کہ در وے کند کس نگاہ
وگر خردۂ زر ز دندان گاز	بیفتد بشمعش بجویند باز
بدر میکنند آبگینہ ز سنگ	کجا ماند آئینہ در زیر زنگ
پسندیدہ و نغز باید خصال	کہ گہ آید و گہ رود جاہ و مال

باب ہفتم در تربیت

م جو نہ کھائے نہ کھلائے اور بخیل وہ ہے کہ آپ تو کھائے مگر اوروں کو نہ کھلائے ۔ نادر ندرت سے اسم فاعل کا صیغہ قلیل و کمتر کے معنی میں مستعمل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دعا سے مدد کر کہ تلوار اور تیر	ہر لڑائی میں مدد نہیں کرتا
جب عابد نے سُنا ہنسکر بولا	کہ کیوں آدھی روٹی کھاکر نہ سو رہا
(وہ) لالچی قارون یہ نہ سمجھا	کہ عافیت کا خزانہ گوشہ نشینی سے حاصل ہوتا ہے

بہبود کی اُمید پر بے استطاعتی پر صبر کرنا

سخی آدمی کی ذات ہی میں کمال ہے | اگر اُسکے پاس روپیہ نہیں تو کچھ پروا نہیں

اگر کنجوس قارون جیسا دولتمند ہو جائے تو بھی یہ گمان نہ کر کہ اُسکی کنجوس طبیعت بدل جائیگی

اگر سخی پاس روٹی نہ ہو۔ تو بھی اُس کا دل ویسا ہی غنی ہو گا

سخاوت زمین ہے اور تو بھی بیج بخشش کر (یعنی بو) کیونکہ (بونے کے بعد) زمین پیداوار سے خالی نہیں رہتی

جو خدا مٹی سے آدمی پیدا کرتا ہے | اُس سے تعجب ہے کہ احسان کا ثمرہ نہ دے

دولت جوڑ کر رکھنے سے آسودگی حاصل ہونے کی اُمید نہ رکھ۔ کیونکہ ٹھیرا ہوا پانی سڑ جاتا ہے

بخشنے میں کوشش کر کیونکہ آسمان بہتے پانی کی رُو سے مدد کرتا ہے

اگر کنجوس کا مرتبہ و دولت جاتی رہے | تو پھر وہ شاذو نادر ہی اُسے پائیگا

اور اگر تو صاحب جوہر ہے تو کچھ فکر نہ کر | کیونکہ زمانہ تجھے نہیں بگاڑیگا

ڈھیلا اگرچہ رستے ہی میں پڑا ہو۔ تو بھی میں جانتا ہوں کہ کوئی اُسکی طرف نہیں دیکھیگا

اور اگر سونے کا ٹکڑا کتیبے سے (کاٹتے میں) گر پڑے تو اُسے شمع لیکر ڈھونڈتے پھرتے ہیں

کانچ پتھر میں سے نکالتے ہیں | آئینہ پر کب زنگ لگا رہنے دیتے ہیں

عادتیں پسندیدہ اور عمدہ چاہئیں | کیونکہ رُتبہ اور مال تو آنی جانی چیز ہے

ساتواں باب تربیت کے بیان میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سخن در صلاح است و تدبیر و خوی — نه در اسپ و میدان چوگان و گوی

چه با دشمن نفس هم خانه — چه در بند پیکار بیگانه

عنان باز پیچان نفس از حرام — بمردی ز رستم گذشتند و سام

کس از چون تو دشمن ندارد غمی — که با خویشتن بر نیائی همی

تو خود را چو کودک ادب کن بچوب — بگرز گران مغز مردم مکوب

وجود تو شهریست پر نیک و بد — تو سلطان و دستور دانا خرد

همانا که دونان گردن فراز — درین شهر کبرند و سودای آز

رضا و ورع نیکنامان حر — هوا و هوس رهزن و کیسه بر

چو سلطان عنایت کند با بدان — کجا ماند آسایش بخردان

ترا شهوت و حرص و کین و حسد — چو خون در رگانند و جان در جسد

گر این دشمنان تربیت یافتند — سر از حکم و رای تو بر تافتند

هوا و هوس را نماند ستیز — چو بینند سر پنجهٔ عقل تیز

نه بینی که شب دزد و اوباش و خس — نگردند جائی که گردد عسس

رئیسی که دشمن سیاست نکرد — هم از دست دشمن ریاست نکرد

نخواهم درین نوع گفتن بسی — که حرفی بس ار کار بندد کسی

گفتار اندر فضیلت خاموشی و حلاوت کم گوئی

اگر پای در دامن آری چو کوه — سرت ز آسمان بگذرد در شکوه

زبان درکش ای مرد بسیار دان — که فردا قلم نیست بر بی زبان

۵ اوباش لچا۔ بدمعاش۔ یہ لفظ اصل میں اوشاب یا اوبوش کا مقلوب ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھلائی اور تدبیر اور اچھی خصلت کا ذکر ہے | گھوڑے اور میدان و بلّے اور گیند کا نہیں ہے

نفس ہے جو دشمن اور ہمنشین ہے مقابلہ کرنا | اور غیروں سے لڑنے کا فکر کرنا برابر ہے

نفس کی باگ ممنوع چیزوں کی طرف سے پھیر لینے والے بہادری میں رستم و سام سے بڑھ گئے ہیں

تجھ جیسے دشمن سے کسیکو اندیشہ نہیں | کہ اپنے نفس پر غالب نہیں آسکتا

تو نے تہیں بچوں کی طرح لکڑی سے ادب سکھا۔ بھاری گرز سے لوگوں کا بھیجا نہ توڑ

تیرا جسم ایک شہر ہے بھلے بُروں سے بھرا ہوا۔ تو اُسکا بادشاہ ہے اور عقل دانشمند وزیر

اسمیں شک نہیں کہ سرکش یا جی | اِس شہر میں حرص کا سودا خریدتے ہیں

رضا اور پرہیزگاری شریف نامور ہیں | اور خواہش و حرص تھیلی کاٹنے والے چور

جب بادشاہ بُروں پر مہربانی کرے | تو عقلمندوں کو کہاں آرام ملے

بُری خواہش اور لالچ اور بغض اور حسد جونک کی طرح تیری رگوں میں اور جان کی طرح تیرے جسم میں ہیں

اگر یہ دشمن پل کر قوی ہو گئے | تو پھر تیرے کہنے کے نہیں رہیں گے

خواہش اور حرص سرکشی نہیں کرسکتے | جب عقل کی قوت کو غالب دیکھیں

تو دیکھتا نہیں کہ چور اور بدمعاش اور رذیل وہاں نہیں پھٹکتے جہاں کوتوال گشت کرتا ہے

جس حاکم نے دشمن کو تنبیہ نہ کی | وہ دشمن کے ہاتھ سے حکومت نہیں کرسکیگا

میں اس باب میں زیادہ کہنا نہیں چاہتا کیونکہ اگر کوئی عمل کرے تو ایک حرف بھی کافی ہے

چپ رہنے کی خوبی اور ضبط کرنے کے مزہ کا بیان

اگر تو پہاڑ کی طرح ایک جگہ صبر کر کے بیٹھا رہے۔ تو تیری شان و شوکت آسمان سے بھی گزر جائے

اے بہت کچھ جاننے والے خموشی اختیار کر | اسلئے کہ کل بے زبان سے پوچھ گچھ نہ ہوگی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صدف وار گوہر شناسان راز — دہن جز بلولو نکردند باز

فراواں سخن باشد آگنده گوش — نصیحت نگیرد مگر در خموش

چو خواہی که گوئی نفس بر نفس — حلاوت نیابی زگفتار کس

نباید سخن گفت ناساخته — نشاید بریدن نینداخته

تامل کناں در خطا و صواب — به از ژاژ خایان حاضر جواب

کمال است در نفس انساں سخن — تو خود را بگفتار ناقص مکن

کم آواز ہرگز نه بینی خجل — جوے مشک بہتر که یک توده گل

حذر کن ز نادان ده مرده گوے — چو دانا یکے گوے و پرورده گوے

صد انداختی تیر و ہر صد خطاست — اگر ہوشمندی یک انداز و راست

چرا گوید آں چیز در خفیه مرد — که گر فاش گردد شود روے زرد

مکن پیش دیوار غیبت بسے — بود کز پسش گوش دارد کسے

درون دلت شہر بند است راز — نگر تا نبیند در شہر باز

ازاں مرد دانا دہاں دوخت است — که بیند که شمع از زباں سوخت است

حکایت در حفظ اسرار

تکش با غلاماں یکے راز گفت — که ایں را نشاید بکس باز گفت

بیک سالش آمد ز دل بر دہاں — بیک روز شد منتشر در جہاں

بفرمود جلاد را بے دریغ — که بردار سرہاے ایناں به تیغ

یکے زاں میاں گفت و زنہار خواست — مکش بندگاں کیں گنه از تو خاست

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عارف لوگ سیپی کی طرح موتی یعنی عمدہ ہی بات کہنے کے لئے مُنہ کھولتے ہیں

بکواسی کسی کی نہیں سُنتا — نصیحت خاموش ہی میں اثر کرتی ہے
جب تو لگاتار بکے جانا چاہتا ہے — تو کسی کے کلام میں مزہ نہیں پائیگا
بے دھڑک نہ بول اُٹھنا چاہیئے — کسی کی بات بیچ میں سے نہ کاٹ دینی چاہیئے
بُری بھلی بات کو سوچنے والے — حاضر جواب بیہودہ بکنے والوں سے اچھے ہیں
کلام آدمی میں صفتِ کمال ہے — تو بُری بات کہہ کر اپنے تئیں ناقص نہ کر
تو کم گو کو کبھی شرمندہ نہیں دیکھے گا — ڈھیروں مٹی سے جو بھر مُشک اچھا
بہت بکواسی بیوقوف سے پرہیز کر — عقلمند کی طرح ایک بات کہہ اور چنی ہوئی کہہ

تُو نے سَو تیر پھینکے اور سو کے سو نشانہ سے الگ پڑے اگر سمجھدار ہے تو ایک ہی پھینک اور سیدھا پھینک

مرد آدمی خفیہ ایسی بات نہیں کہتا — کہ کُھل جائے تو شرمندہ ہو

دیوار کے سامنے بھی بدی نہ کر کیونکہ اکثر ہوتا ہے کہ کوئی اُس کے پیچھے کھڑا سُنتا ہے
تیرے دل میں بھید قید ہے۔ ہوشیار رہ کہ کہیں دروازہ کُھلا نہ پائے۔
عقلمند آدمی نے اسلئے خموشی اختیار کی ہے کہ دیکھتا ہے کہ شمع زبان نکالنے سے جلی ہے

کہانی بھیدوں کے چھپانے کے باب میں

تکمش نے غلاموں سے ایک بھید کہکر منع کر دیا۔ کہ اسے کسی سے کہنا نہیں

سال بھر بعد اُسکے دل سے زبان پر آیا — اور ایک ہی دن میں جہان میں پھیل گیا
جلاد کو (بادشاہ نے) بے دھڑک حکم دیا — کہ تلوار سے ان کے سر اُتار لے

اُمرا میں سے ایک نے امان مانگ کر عرض کی۔ کہ غلاموں کو قتل نہ کر کیونکہ یہ گناہ تجھی سے ہوا ہے

+ گفتن کا موقع زنہار خواست کے بعد ہے یعنی پہلے زاں میاں زنہار خواست و گفت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو اول نه بستی که سرچشمه بود	چو سیلاب شد پیش بستن چه سود
تو پیدا مکن رازِ دل بر کسی	که او خود بگوید بر هر کسی
جواهر به گنجینه داران سپار	ولی راز با خویشتن پاس دار
سخن تا نگوئی برو دست هست	چو گفته شود یابد او بر تو دست
سخن دیو بندیست در چاهِ دل	ببالای کام و زبانش مهل
توان باز دادن رهِ نره دیو	ولی باز نتوان گرفتن بریو
تو دانی که چون دیو رست از قفس	نیاید به لاحول کس باز پس
یکی طفل بردارد از رخش بند	نیاید بصد رستم اندر کمند
بدهقان نادان چه خوش گفت زن	بدانش سخن گوی یا دم مزن
مگو آنکه گر برملا اوفتد	وجودی از آن در بلا اوفتد

حکایت سلامت جاهل در پردهٔ سکوت

یکی خوب خلق و خَلَق پوش بود	که در مصر یک چند خاموش بود
خردمند مردم ز نزدیک و دور	بگردش چو پروانه جویان نور
تفکر شبی با دلِ خویش کرد	که پوشیده زیرِ زبان است مرد
اگر همچنین سر بخود در برم	چه دانند مردم که دانشورم
سخن گفت و دشمن بدانست و دوست	که در مصر نادان‌تر از وی هم اوست
حضورش پریشان شد و کار زشت	سفر کرد و بر طاقِ مسجد نبشت
در آئینه گر خویشتن دیدمی	به بیدانشی پرده ندریدمی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو نے پہلے تو بند کیا نہیں جب سوت تھی ۔۔۔ جب رُو ہنگئی تو منبع بند کرنے سے کیا فائدہ

تو کسی کے سامنے جی کا بھید نہ کھول ۔۔۔ کیونکہ وہ بیشک ہر ایک سے کہدیگا

جواہر خزانچیوں کے سپرد کر۔ مگر بھید اپنے دل میں حفاظت سے رکھ

جبتک تُونے بات نہیں کہی اُس پر تیرا قابو ہے جب کہہ ہی جائیگی تو وہ تجھ پر غالب ہوجائیگی

بھید تیرے دل کے کنویں میں قیدی دیو ہے - تو اُس کو تالو اور زبان تک نہ لا

زبردست دیو کو چھوڑ دینا ممکن ہے ۔۔۔ مگر پھر فریب سے پکڑنا ممکن نہیں

تُو جانتا ہے کہ جب دیو پنجرے سے نکل گیا ۔۔۔ تو پھر کسی کے لاحول پڑھنے سے نہیں پلٹتا

رخش کو بچہ بھی کھول سکتا ہے ۔۔۔ مگر سَو بہادروں سے پکڑا نہیں جا سکتا

بیوقوف گنوار سے اُسکی بیوی نے کیا اچھی بات کہی - کہ سمجھ کر بات کہہ - نہیں تو دم نہ مار

ایسی بات نہ کہہ کہ اگر کھل جائے ۔۔۔ تو اُس سے کسی پر آفت آئے

چپ رہنے میں دانا کی سلامتی کا بیان

ایک نیک خو پھٹے پُرانے کپڑے پہنے تھا جو مصر میں ایک مدت سے چپ رہتا تھا

دانا آدمی پاس اور دُور سے - پروانہ کی طرح اُسکے گرد نور حاصل کرنے کو آتے تھے

ایک رات اپنے جی میں سوچا ۔۔۔ کہ آدمی اپنی زبان تلے چھپا ہوتا ہے

اگر میں یونہی چپ رہونگا - تو لوگوں کو کیا خبر ہوگی کہ میں عقلمند ہوں

بولا اور دشمن و دوست سب یہ جان گئے ۔۔۔ کہ مصر میں اس سے زیادہ نادان تو یہی ہے

لوگوں نے اُسکے پاس آنا جانا چھوڑ دیا اور کام بگڑ گیا - وہاں سے چلا پایا اور مسجد کی محراب پر لکھ گیا

اگر میں آئینہ میں اپنے تئیں دیکھ لیتا ۔۔۔ تو بیوقوف نہ مشہور ہوتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چنینش زشت از آں پردہ برداشتم ‖ کہ خود را نکو روے پنداشتم

کہم آواز را باشد آواز تیز ‖ چو گفتی و رونق نماند گریز

ترا خامشی اے خداوند ہوش ‖ وقارست و نا اہل را پردہ پوش

اگر عالمی ہیبت خود مبر ‖ وگر جاہلی پردۂ خود مدر

ضمیر دل خویش منماے زود ‖ کہ ہرگہ کہ خواہی توانی نمود

ولیکن چو پیدا شود راز مرد ‖ بکوششش نشاید نہاں باز کرد

قلم ہتر سلطاں چہ نیکو نہفت ‖ کہ تا کارد بر سر نرفتش نگفت

بہائم خموش اند و گویا بشر ‖ پراگندہ گو از بہائم بتر

چو مردم سخن گفت باید بہوش ‖ وگرنہ شدن چوں بہائم خموش

بہ نطق است و عقل آدمی زادہ فاش ‖ چو طوطی سخنگوے و ناداں مباش

حکایت

یکے نا ہنر گفت در وقت جنگ ‖ گریباں دریدند ویرا بجنگ

قفا خوردہ عریاں و گریاں نشست ‖ جہاں دیدہ گفتش اے خود پرست

چو غنچہ گرت بستہ بودے دہن ‖ دریدہ ندیدے چو گل پیرہن

سراسیمہ گوید سخن بر گزاف ‖ چو طنبور بے مغز بسیار لاف

نہ بینی کہ آتش زبان است و بس ‖ بآبے تواں کشتنش در نفس

اگر ہست مرد از ہنر بہرہ ور ‖ ہنر خود بگوید نہ صاحب ہنر

اگر مشک خالص تو داری مگوے ‖ کہ گر ہست خود فاش گردد ببوے

ببوگند گفتن کہ زر مغربی است ‖ چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں نے ایسا بد صورت اپنے تئیں اسواسطے ظاہر کیا۔ کہ اپنے تئیں خوب صورت خیال کیا تھا

کم گو کی بہت شہرت ہوتی ہے
جب تو بولا اور آبرو جاتی رہی تو بھاگ

اے ہوشیار چپ رہنا تیرے لئے تو
توقیر کا باعث ہے ورنا لائق کا عیب چھپاتا ہے

پس اگر تو عالم ہے تو اپنا دفتر نہ کھو
اور اگر جاہل ہے تو اپنا عیب فاش نہ کر

اپنے دل کا بھید جلدی ظاہر نہ کر
کیونکہ جب چاہیگا ظاہر کر سکے گا

مگر جب آدمی کا بھید ظاہر ہوجاتا ہے
تو پھیر کوشش سے چھپایا نہیں جاسکتا

قلم نے بادشاہ کا بھید کیا خوب چھپایا
کہ جبتک اسکے سر پر چاقو نہ چلا نہ کہا

چوپایے اَن بول ہیں اور آدمی بولتا
مگر بیہودہ بکنے والا چوپایوں سے بدتر ہے

آدمیوں کی طرح بات سمجھ بوجھ سے کہنی چاہئے۔ نہیں تو چوپایوں کی طرح چپ رہنا چاہئے
گویائی اور سمجھ سے آدمی نامور ہے۔ طوطی کی طرح بولتا اور نادان نہ بن

کہانی

ایک نے لڑتے میں گالی دی
لوگوں نے اسکا گریبان پھاڑ ڈالا

گردنی کھا کر ننگا اور روتا ہوا بیٹھ گیا
ایک تجربہ کار نے اس سے کہا کہ اے خود پسند

اگر کلی کی طرح تیرا منہ بند رہتا۔ تو پھول کی طرح کوئی تیرا کرتا پھٹا نہ دیکھتا
بیہودہ گو واہیات بکا کرتا ہے۔ جیسے اندر سے خالی بائیں بائیں کرتا طنبور
تو دیکھتا نہیں کہ آگ نری زبان ہے۔ اسی لئے اسکو ذرا سے پانی سے دم بھر میں بجھا سکتے ہیں

اگر آدمی ہنرمند ہے
تو ہنر خود کہدیگا ہنرپرور کو کیا ضرورت ؟

اگر تیرے پاس خالص مشک ہے تو تو نہ بول۔ کیونکہ اگر در واقع مشک خالص ہے تو وہ خود اپنی بُو سے مشہور ہوجائیگا

قسم کھا کر کہنا کہ سونا خالص ہے
کیا ضرور (کیونکہ) کسوٹی خود کہدیگی کہ کیسا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بگوید از این حرف گیران هزار — که سعدی نه اهل است و آمیزگار
روا باشد ار پوستینم درند — که طاقت ندارم که مغزم برند

حکایت عضد الدوله دیلمی

عضد را پسر سخت رنجور بود — شکیب از نهاد پدر دور بود
یکی پارسا گفتش از روی پند — که بگذار مرغان وحشی ز بند
قفس‌های مرغ سحرخوان شکست — که در بند ماند چو زندان شکست
نگه داشت بر طاق بستان سرای — یکی نامور بلبل خوش‌سرای
پسر صبحدم سوی بستان شتافت — جز آن مرغ بر طاق ایوان نیافت
بخندید کای بلبل خوش‌نفس — تو از گفت خود ماندهٔ در قفس
ندارد کسی با تو ناگفته کار — ولیکن چو گفتی دلیلش بیار
چو سعدی که چندی زبان بسته بود — ز طعن زبان آوران رسته بود
کسی گیرد آرام دل در کنار — که از صحبت خلق گیرد کنار
مکن عیب خلق ای خردمند فاش — بعیب خود از خلق مشغول باش
چو باطل سرایند مگمار گوش — چو بی‌ستر بینی بصیرت بپوش

حکایت

شنیدم که در بزم ترکان مست — مریدی دف و چنگ مطرب شکست
چو چنگش کشیدند حالی بموی — غلامان و چون دف زدندش بروی
شب از درد چوگان و سیلی نخفت — دگر روز پیرش به تعلیم گفت

مو عیبوں نے لوگوں کے عیب نکالنے سے باز رکھا۔ مراد یہ کہ اپنے ہی عیبوں کے ملاحظہ میں مصروف رہا فائدہ جب شغل کا صلہ ب آ

CC-0. In Public Domain. Gurukul K

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اِس کم گوئی سے ہزاروں عیب لگانیوالے یہ کہتے ہیں۔ کہ سعدی لائق اور ملنسار نہیں
اگر وہ میرے عیب بڑا ہر کریں تو مضائقہ نہیں کیونکہ مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ میرا مغز چاٹیں

عضدالدولہ دیلمی کی کہانی

عضد کا بیٹا نہایت بیمار تھا ۔ اور باپ (اِس غم سے) بیقرار تھا
ایک پارسا نے اُس سے نصیحت کے طور پر کہا ۔ کہ وحشی پرند (جو تیرے ہاں بند ہیں) چھوڑ دے

صبح کے بولنے والے پرندوں کے پنجرے توڑ ڈالے جب قیدخانہ ٹوٹ گیا تو پھر کون قید رہتا ہے
باغ کے محل کے دروازے پر ایک نامی۔ خوش آواز بلبل کو (قید میں) رہنے دیا
لڑکا صبح ہی باغ کی طرف گیا۔ اُس پرندہ کے سوا محل کے دروازے پر (کوئی پرندہ) نہ پایا

ہنس کر بولا کہ اے خوش آواز بلبل! ۔ تو اپنے چہچہانے سے پنجرے میں (قید) رہا
بن بولے کوئی تجھ سے سروکار نہیں رکھتا ۔ مگر جب تو بولا تو اُسکی دلیل بھی دینی ہوگی
سعدی کی طرح کہ کچھ مدت تک چھپ رہا ۔ اور زبان درازوں کی ملامت سے بچا رہا
اُس شخص کے دل کو چین ملتا ہے ۔ جو لوگوں کی صحبت سے الگ رہتا ہے

اے عقلمند! لوگوں کا عیب نہ کھول خلقت کے عیبوں سے آنکھیں بند کر کے اپنے عیبوں کے دیکھنے میں مصروف رہ

جب بیہودہ بکیں تو تو کان نہ لگا ۔ جب بے پردہ دیکھے تو آنکھ بند کر لے

کہانی

میں نے سُنا ہے کہ مست ترکوں کی محفل میں! ایک مرید نے گوئیے کا دف اور چنگ توڑ ڈالا
فوراً اُسکے بال پکڑ کر غلاموں نے چنگ کی طرح کھینچا اور دف کی طرح اُسکے تھپیڑے مارے
چوب اور سیلی کی (چوٹ کے) دکھ سے رات کو نہ سویا۔ دوسرے دن پیر نے اُسے سمجھایا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نخواهی که باشی چو دف روی ریش	چو چنگ ای برادر سر انداز پیش

تمثیل

دو کس گرد دیدند و آشوب جنگ	پراگنده نعلین و پرنده سنگ
یکی فتنه دید از طرف برشکست	یکی در میان آمد و سر شکست
کسی خوشتر از خویشتن دار نیست	که با خوب و زشت کسش کار نیست
ترا دیده در سر نهادند و گوش	دهن جای گفتار و دل جای هوش
مگر باز دانی نشیب از فراز	نگوئی که این کوته است آن دراز

حکایت در فضیلت ستر پوشی

یکی پیش داؤد طائی نشست	که دیدم فلاں صوفی افتاده مست
قی آلوده دستار و پیراهنش	گروه سگاں حلقه پیرامنش
چو فرخنده خو این حکایت شنید	ز گوینده ابرو بهم در کشید
زمانے برآشفت و گفت اے رفیق	بکار آید امروز یار شفیق
برو زاں مقام شنیعش بیار	که در شرع نهی است و بر خرقه عار
به پشتش برآور چو مرداں که مست	عنانِ طریقت ندارد بدست
نیوشنده شد زیں سخن تنگدل	بفکرت فرو رفت چوں خر بگل
نه یارا که فرماں نگیرد بگوش	نه رغبت که مست اندر آرد بدوش
زمانے به پیچید و درماں ندید	رهِ سرکشیدن ز فرماں ندید

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ اگر تو یہ نہیں چاہتا کہ دف کی طرح اپنا مُنہ زخمی کرالے تو بھی چنگ کی طرح سر جھکائے رہ

مثال

دو شخصوں نے غبار اور غل غپاڑا اور لڑائی | اور جوتیاں اُچھلتی اور پتھر پھنکتے دیکھے

ایک تو فساد دیکھکر وہاں سے طرح دیکر نکل گیا | اور دوسرا بیچ بچاؤ کے لئے آیا اور اپنا سر تڑوایا

زمانہ سے الگ تھلگ رہنے والے سے بڑھکر کوئی خوش نہیں۔ کہ اُسے کسی کے بھلے بُرے سے سروکار نہیں

آنکھیں اور کان تیرے سر میں بنائے | اور منہ کو بات چیت کی جگہ اور اکو ہوش کی جگہ بنایا

اِس اُمید پر کہ تو بھلائی بُرائی کو سمجھے | نہ اسلئے کہ یہ کہے کہ یہ ٹھگنا ہے اور وہ لمبا

پردہ پوشی کی فضیلت کے باب میں کہانی

ایک مرید داؤد طائی پاس آکر بیٹھا۔ اور کہا کہ فلاں صوفی کو مَیں نے مست پڑا ہوا دیکھا ہے (شراب کی) قے میں اُسکی پگڑی و عمامہ سنا ہوا۔ بہت سے کتّے اُسکے گرد حلقہ باندھے ہوئے

جب اُس مُبارک خصلت نے یہ بات سُنی | تو کہنے والے سے ناخوش ہوا

تھوڑی دیر خفا ہوکر بولا کہ یار! ایسے ہی وقت مہربان یار کام آیا کرتے ہیں

جا اور اُس رسوائی کی جگہ سے اُسکو اُٹھالا | کیونکہ یہ شرع میں منع ہے اور خرقۂ درویشی پر عار

جوانمردوں کی طرح اُسے پیٹھ پر ڈالکر لا کیونکہ مست۔ رستہ چلنے کی قدرت نہیں رکھتا

وہ سُننے والا اس بات سے ملول ہوا۔ اور سوچ میں ایسا ڈوبا جیسے گدھا دلدل میں پھنستا ہے

نہ یہ مجال کہ حکم نہ مانے۔ نہ یہ جی چاہے کہ مست کو کندھے پر ڈالکر لائے

کچھ دیر پیچ و تاب کھاتا رہا اور کچھ چارہ نہ دیکھا | حکم سے انکار کرنے کا رستہ نہ پایا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میاں بستہ بے اختیارش بدوش — درآورد و شہرے برو عام جوش

یکے طعنہ میزد کہ درویش ہیں — نہے پارسائی و تقوے و دیں

یکے صوفیاں بیں کہ مے خوردہ اند — مرقع بہ بیکی گرو کردہ اند

اشارت کناں ایں و آں را بدست — کہ ایں سرگران است و آں نیم مست

بگردن بر از جور دشمن حسام — بہ از شنعت شہر و جوش عوام

بلا خورد و روزے بمحنت گذشت — بناکام بردش بجائے کہ داشت

شب از شرمساری و فکرت نخفت — بخندید طائی دگر روز و گفت

مریز آبروے برادر بکوے — کہ دہرت نریزد بشہر آبروے

در معنی نادیدن عیب کسے

بد اندر حق مردم نیک و بد — مگو اے جوانمرد صاحب خرد

کہ بد مرد را خصم خود میکنی — وگر نیک مرد است بد میکنی

ترا ہر کہ گوید فلاں کس بد است — یقیں داں کہ در پوستین خود است

کہ فعل فلاں را بباید بیاں — وزیں فعل بد مے ترا ہا عیاں

بہ بد گفتن خلق چوں دم زدی — اگر راست گوئی سخن ہم بدی

مرا پیر دانائے مرشد شہاب — دو اندرز فرمود بر روے آب

یکے آنکہ بر خویش خود بیں مباش — دوم آنکہ بر غیر بد بیں مباش

حکایت

زباں کرد شخصے بہ غیبت دراز — بدو گفت دانندۂ سرفراز

ہو خلیفۂ اول کی اولاد اور بھتیجے ابو النجیب سہروردی کے مرید تھے۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی صحبت میں بھی رہے اور خضر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کمر باندھ کر مجبور اُسے کندھے پر ڈالا اور خلقت اُس پر ٹوٹی پڑتی تھی

ایک طعنہ دیتا تھا کہ درویش کو دیکھنا واہ رے پارسائی و پرہیز گاری و دینداری

ایک کہتا تھا صوفیوں کو دیکھنا کہ شراب پی ہے۔ گدڑی شراب کے بدلے گرو رکھی ہے

اِسکی اور اُسکی طرف انگلی سے اشارہ کرکے کہتے تھے۔ کہ یہ تو نشہ میں چُور ہے اور وہ کچھ ہوش میں ہے

گردن پر دشمن کے ظلم سے تیز تلوار چلنی اہل شہر کی ملامت اور عوام کے ہجوم سے بہتر ہے

مصیبت اُٹھائی اور دن بھر محنت میں گزارا۔ اور مجبور اُسے اُسکے گھر پہنچایا

رات بھر شرمندگی اور سوچ کے سبب نہ سویا۔ دوسرے دن داؤد طائی نے ہنسکر کہا

کہ بھائی کو گلی میں رُسوا نہ کر تاکہ زمانہ تجھے شہر میں رسوا نہ کرے

کسی کا عیب نہ دیکھنے کے بیان میں

اے دانشمند جوانمرد کوئی بھلا ہو یا بُرا تو اُس کی بُرائی نہ کر

کیونکہ بُرا ہے تو اُسے اپنا دشمن بنائیگا اور بھلا ہے تو تو بُرا کریگا

جو کوئی تجھ سے یوں کہے کہ فلاں شخص بُرا ہے تو تو یقین کر کہ وہ اپنے عیب کھول رہا ہے

کیونکہ اُسکی بُرائی ثابت ہونیکے لئے تو دلیل درکار ہے اور تیری اس غیبت سے صریحاً بُرائی ٹھیک ہی ہے

اگر تُو نے لوگوں کی بدگوئی پر کمر باندھی تو گو تو سچ کہتا ہے تو بھی یہ بُری بات ہے

مجھ کو دانشمند ہادی پیر شہاب الدین نے دریا کے کنارے (یا کشتی میں) دو نصیحتیں کیں

ایک یہ کہ اپنی عبادت پر نازاں نہو دوسرے یہ کہ اَوروں کی نسبت بدگمان نہو

کہانی

ایک شخص نے کسی کی غیبت کرنے کو زبان کھولی۔ ایک عالی مرتبہ عارف نے اُس سے کہا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

که یاد کسان پیش من بد مکن — مرا بدگمان در حق خود مکن
گرفتم ز تمکین او کم نمود — نخواهد بجاه تو اندر فزود

حکایت

کسے گفت و پنداشتم طیبت است — که دزدی بسامان تر از غیبت است
بدو گفتم اے یار آشفته هوش — شگفت آید این داستانم بگوش
بناراستی درچه دیدی بهی؟ — که بر غیبتش مرتبت مے نهی
بگفتا که دزداں تهور کنند — ببازوے مردی شکم پر کنند
ز غیبت چه میخواهد آں ساده مرد — که دیواں سیه کرد و چیزے نخورد

حکایت

مرا در نظامیه ادرار بود — شب و روز تلقین و تکرار بود
مر استاد را گفتم اے پر خرد — فلاں یار بر من حسد مے برد
چو من داد معنی دهم در حدیث — برآید بهم اندرون خبیث
شنید این سخن پیشواے ادب — بتندی برآشفت و گفت اے عجب
حسودی پسندت نیاید ز دوست — ندانم که گفتت که غیبت نکوست
گر او راه دوزخ گرفت از خسی — ازیں راه دیگر تو در وے رسی

حکایت

کسے گفت حجاج خونخواره الیست — دلش همچو سنگ سیه پاره الیست
نترسد همے ز آه و فریاد خلق — خدایا تو بستاں ازو داد خلق
جهاندیده پیر دیرینه زاد — جواں را یکے پند پیرانه داد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Harid

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ میرے سامنے لوگوں کا بُری طرح ذکر نہ کرے ۔۔۔ مجھے اپنی نسبت بدگمان نہ کر

میں نے فرض کیا کہ (غیبت نے) اُسکی عزت گھٹا دی - مگر تیرا مرتبہ نہیں بڑھائیگی

کہانی

ایک شخص نے کہا اور میں سمجھا مذاق ہے ۔۔۔ کہ چوری غیبت سے زیادہ فائدہ مند ہے

میں نے اُس سے کہا کہ اے پریشان عقل یار - مجھے تیری یہ بات انوکھی معلوم ہوتی ہے

تُو نے چوری میں کیا خوبی دیکھی ۔۔۔ کہ اُسکو غیبت پر ترجیح دیتا ہے

بولا کہ چور بڑی بہادری کرتے ہیں ۔۔۔ اور مردانگی سے پیٹ بھرتے ہیں

غیبت سے وہ احمق کیا فائدہ اُٹھاتا ہے ۔۔۔ کہ اعمال نامہ سیاہ کرتا ہے اور کچھ نہیں کھاتا

کہانی

مدرسہ نظامیہ میں میرا وظیفہ مقرر تھا ۔۔۔ رات دن پڑھانے اور تکرار کرنے سے کام تھا

میں نے اُستاد سے کہا کہ اے سراپا دانش! ۔۔۔ فلاں دوست مجھ سے جلتا ہے

جب میں فصاحت کے ساتھ مطلب (یا حدیث کے معنی) بیان کرتا ہوں تو اُس پلید کا جی جل جاتا ہے

ادب سکھانے والے اُستاد نے یہ بات سُنی ۔۔۔ اور نہایت خفہ ہو کر کہا کہ بڑا تعجب ہے

تجھ کو دوست کا حسد کرنا پسند نہیں آتا - اور میں نہیں جانتا کہ تجھ سے کس نے کہا کہ غیبت کرنی اچھی ہے

اگر اُس نے حسد کی وجہ سے دوزخ کا رستہ لیا - تو تو اُس دوسرے رستے سے اُسمیں داخل ہوگا

کہانی

ایک شخص نے کہا کہ حجاج بڑا ظالم ہے ۔۔۔ اور اُسکا دل ایک کالے پتھر کے ٹکڑے جیسا ہے

خلقت کی آہ و فریاد سے نہیں ڈرتا ۔۔۔ اے خدا تو اس سے خلقت کا بدلا لے

ایک بہت بوڑھے جہاندیدہ شخص نے ۔۔۔ اُس جوان کو ایک بڈھوں کی سی نصیحت کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گزو داد مظلوم مسکین او — بخواہند واز دیگراں کین او
چو دست از روے ور روزگارش بداد — کہ خود زیر دستش کند روزگار
نہ بیداد ازو بہرہ مند آدمم — نہ نیز از تو غیبت پسند آدمم
بہ دوزخ برد مدبرے را گناہ — کہ پیمانہ پر کرد و دیوان سیاہ
دگر کس بغیبت پیش میدود — مبادا کہ تنہا بدوزخ رود

حکایت

بطفلی درم رغبت روزہ خاست — ندانستمے چپ کدامست و راست
یکے عابد از پارسایان کوے — ہمے شستن آموختم دست و روے
کہ بسم اللہ اول بسنت بگوے — دوم نیت آور سوم کف بشوے
پس آنگہ دہن شوے و بینی سہ بار — مناخر بانگشت کوچک بخار
بہ سبابہ دندان پیشیں بمال — کہ نہی است مسواک بعد از زوال
وزاں پس سہ مشت آب بر روے زن — ز رستنگہ موے سر تا ذقن
دگر دستہا تا بمرفق بشوے — ز تسبیح و ذکر آنچہ دانی بگوے
دگر مسح سر بعد ازاں غسل پاے — ہمیں است و ختمش بنام خداے
کس از من نداند دریں شیوہ بہ — نہ بینی کہ فرتوت شد پیر دہ
شنید ایں سخن دہ خداے قدیم — بشورید و گفت اے خبیث رجیم
نہ مسواک در روزہ گفتی خطاست — بنی آدم مردہ خوردن رواست
دہاں گو ز ناگفتنی ہا نخست — بشو آنگہ از خوردنیہا بشست
کسے را کہ نام آید اندر میاں — بہ نیکوتریں نام و نعتش بخواں

دعیز دکی تعلیم کوئی مجھ سے بہتر نہیں جانتا۔ گانو کا مولوی تم کو دیکھتا ہے کہ ستر بہترا ہوگیا ہے۔ فرتوت بہت بوڑھا یعنی مسلوب الحواس ۱۲ دہ خدا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ اُس سے تو اُسکے غریب مظلوم کا بدلا ۔۔۔ لیں گے اور اَوروں سے اُسکی دشمنی کا

تو اُس سے اور اُسکے حال سے تعرض کر ۔۔۔ کہ زمانہ آپ اُسے مقہور کریگا

مجھے نہ اُسکا ظلم پسند آیا - اور نہ تیری غیبت کرنی بھلی معلوم ہوئی

اُس بدبخت کو گناہ دوزخ کی طرف لئے جاتا ہے جس نے عمر گنوائی اور اعمال نامہ سیاہ کیا

اور دوسرا شخص غیبت کرکے اُسکے پیچھے دوڑتا ہے کہ کہیں وہ اکیلا ہی دوزخ میں جا ئے

کہانی

چھٹپنے میں روزہ رکھنے کو میرا جی چاہا (اُسوقت) مَیں یہ بھی جانتا تھا کہ بایاں کونسا ہے ورد...

محلہ کے پرہیزگاروں میں سے ایک عابد نے ۔۔۔ مجھے وضو کرنا سکھایا ٭

کہ پہلے سنّت کے موافق بسم اللہ کہہ ۔۔۔ دوسرے نیت کر تیسرے ہاتھ دھو

پھر تین بار کلی کر اور ناک میں پانی دے ۔۔۔ اور نتھنوں میں چھنگلیا پھیر

کلمہ کی اُنگلی سے آگے کے دانت مل ۔۔۔ کیونکہ دن ڈھلے مسواک کرنی منع ہے

اسکے بعد تین چلّو پانی سے مُنہ دھو ۔۔۔ سر کے بالوں کے نکلنے کی جگہ سے ٹھوڑی تک

پھر ہاتھ کہنیوں تک دھو اور تسبیح و ذکرِ خدا جو کچھ جانتا ہے وہ کر

پھر سر کا مسح اُسکے بعد پاؤں دُھو (وضو کے ارکان) یہی ہیں اور اُسے خدا کے نام پر ختم کر

یہ باتیں کوئی مجھ سے بہتر نہیں جانتا دیکھتا نہیں کہ گاؤں کا پیر بہت بُڈھا ہو گیا

گاؤں کے پُرانے رئیس نے یہ بات سُنی ۔۔۔ اور جھنجلا کر بولا کہ اے پلید مردود!

تو نے روزہ میں مسواک کرنی تو منع بتائی - اور کیا مرے ہوئے آدمی کا (گوشت) کھانا جائز ہے

(اُس سے) کہدے کہ پہلے نہ کہنے قابل باتوں سے مُنہ کو بند کر پھر نہ کھانے قابل چیزوں سے کیجیو بند

جس شخص کا ذکر آئے ۔۔۔ اُسکو اچھے نام و لقب سے یاد کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چو همواره گوئی که مردم خرند — مبر ظن که نامت به نیکی برند

چنان گوی سیرت بکوی اندرم — که گفتن توانی برو اندرم

وگر شرمت از دیدهٔ ناظر است — نه ای بی بصر غیب دان حاضر است

نیاید همی شرمت از خویشتن — که حق حاضر و شرم داری ز من

حکایت

چه خوش گفت دیوانهٔ مرغزی — حدیثی کز آن لب بدندان گزی

من ار نام مردم بزشتی برم — نگویم بجز غیبت مادرم

که دانند پروردگان خرد — که طاعت همان به که مادر برد

رفیقی که غائب شد ای نیکنام — دو چیز است ازو بر رفیقان حرام

یکی آنکه مالش بباطل خورند — دوم آنکه نامش بزشتی برند

هر آنکو برد نام مردم بعار — تو چشم نکوئی ازوی مدار

که اندر قفای تو گوید همان — که پیش تو گفت از پس مردمان

کسی پیش من در جهان عاقل است — که مشغول خود وز جهان غافل است

حکایت

سه کس را شنیدم که غیبت رواست — چو زین درگذشتی چهارم خطاست

یکی پادشاه ملامت پسند — کزو بر دل خلق بینی گزند

حلال است ازو نقل کردن خبر — که تا خلق باشند ازو برحذر

دوم پرده بر بی حیائی متن — که خود میدرد پردهٔ خویشتن

ز حوضش مدار ای برادر نگاه — که اوی در افتد بگردن بچاه

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب تو ہمیشہ یہ کہتا ہے کہ لوگ گدھے ہیں۔ تو یہ گمان نہ کر کہ تیرا ذکر اچھی طرح کرینگے

میری خصلت محلہ میں اِس طرح بیان کر	جس طرح میرے مُنہ پر بھی کر سکے

اور اگر تجھے دیکھنے کی شرم ہے۔ تو تُو اندھا نہیں ہے۔ (دیکھ کہ چھپی باتوں کا جاننے والا) ہر جگہ حاضر ہے

تجھے اپنے (فعل سے) شرم نہیں آتی	کہ خدا حاضر ہے اور تو مجھ سے شرماتا ہے

کہانی

مرغزی کے دیوانہ نے کیسی عمدہ بات کہی ہے جس کو سُنکر تو ہونٹ کاٹے گا

کہ اگر مَیں کسی شخص کی غیبت کروں	تو اپنی ماں کی غیبت کے سوا کسی کی نکروں

کیونکہ عقلمند جانتے ہیں۔ کہ وُہی عبادت اچھی ہے جسکا ثواب ماں کو ملے

اے نیکنام جو دوست (نظر سے) غائب ہے	دوستوں پر اُسکی دو چیزیں حرام ہیں
ایک یہ کہ اُسکا مال ناحق کھائیں	دوسرے یہ کہ اُسکی غیبت کریں
جو شخص لوگوں کی بدگوئی کرتا ہے	تو اُس سے بھلائی کی آس نہ رکھ
کیونکہ تیرے پیچھے بھی وہی کہیگا	جو تیرے سامنے اَوروں کے پیٹھ پیچھے کہا ہے
میرے نزدیک دنیا میں وہ شخص عقلمند ہے	جو اپنے کام میں مشغول اور جہان سے غافل ہے

کہانی

مَیں نے سُنا ہے کہ تین آدمیوں کی غیبت کرنی جائز ہے جب اُن سے گزرا تو چوتھے کی مت کہہ

ایک ملامت کو پسند کرنیوالا (ڈھیٹ) بادشاہ۔ جس سے خلقت کا جی دُکھے

اُسکا حال بیان کرنا جائز ہے	تاکہ لوگ اُس سے بچتے رہیں
دوسرے اُس بیحیا کے عیب نہ چھپا	جو آپ اپنے عیب کھولتا ہے

بھائی! تو اُسکو حوض سے نہ بچا۔ کیونکہ وہ تو خود گردن کے بل کنوئیں میں گرتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوم گر ترازوے نا راست گوے | ب | ز فعل بدش هر چه دانی بگوے

حکایت

شنیدم که دزدے در آمد ز دشت | بدروازهٔ سیستان برگذشت
چو چیزے خرید او ز بقال کو | ز ناکول و ظلمے که بالیست ازو
بدزدید بقال ازو نیم دانگ | برآورد دزد سیه کار بانگ
خدایا تو شب رو بآتش مسوز | که ره میزند سیستانی بروز

حکایت

یکے گفت با صوفی با صفا | ندانی فلانت چه گفت از قفا
بگفتا خموش اے برادر بخفت | ندانسته بهتر که دشمن چه گفت
کسانیکه پیغام دشمن برند | ز دشمن همانا که دشمن ترند
کسے قول دشمن نیارد بدوست | جز آنکس که در دشمنی یار اوست
نیارست دشمن جفا گفتنم | چنان کز شنیدن بلرزد تنم
تو دشمن تری کاوری بر دهان | که دشمن چنین گفت اندر نهان
سخن چین کند تازه جنگ قدیم | بخشم آورد نیک مرد سلیم
از آن همنشین تا توانی گریز | که مر فتنهٔ خفته را گفت خیز
سیه چال و مرد اندرو بسته پاے | به از فتنه جاے بردن بجاے
میان دو تن جنگ چون آتش است | سخن چین بدبخت هیزم کش است

حکایت

فریدون وزیرے پسندیده داشت | که روشن دل و دوربین دیده داشت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تیسرے کم تولنے والے دھوکے باز	اُسکا جو کچھ عیب جانتا ہے کہدے

کہانی

میں نے سُنا ہے کہ دشت سے ایک چور آیا - اور سیستان کے دروازے پر پہنچا
جب محلّے کے بنیے سے کچھ کھانے پینے کی چیز جو درکار تھی - مول لی ؛

تو بنیے نے اُسکا آدھا دانگ چُرا لیا	بدکار چور چلّایا
کہ الٰہی تو چور کو (دوزخ کی) آگ میں جلا	کیونکہ یہ سیستانی دن دہاڑے لوٹتا ہے

کہانی

ایک شخص نے ایک صوفی صاف دل سے کہا کہ سُنا بھی فلاں شخص نے تیرے پیٹھ پیچھے کیا کہا

بولا کہ بھائی خاموش رہ اور آرام کر	کیونکہ دشمن جو کچھ کہے اُسکی خبر نہ ہونی اچھی
جو لوگ دشمن کا پیغام پہنچاتے ہیں	وہ بیشک دشمن سے بڑھ کر دشمن ہیں

اُس شخص کے سوا کوئی دشمن کی بات دوست سے آگے نہیں کہتا جو دشمنی میں اُسی جیسا ہے
دشمن مجھے اِس طرح سخت سست باتیں نہ کہہ سکا کہ اُنکے سننے سے مجھے غصہ آتا
تو اُس سے بڑھ کر کیونکہ میرے مُنہ پر لایا - کہ دشمن نے پیٹھ پیچھے یوں کہا

لُترا بُرائی لڑائی کو تازہ کر دیتا ہے	اور غمخور بھلے مانس کو بھڑکاتا ہے

اُس ہمنشین سے جہانتک ہوسکے کنارہ کر - جو سوتے فتنے کو جگائے
اندھے کوئیں میں آدمی کا قید ہونا - فتنہ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے سے بہتر ہے
دو شخصوں میں لڑائی مثل آگ کے ہے اور بدبخت چغلخور (اُسمیں) لکڑیاں ڈالنے والا

کہانی

فریدوں کے ہاں ایک نیک خصلت وزیر تھا	جو روشن دل اور دُور اندیش تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رضای حق اول نگهداشتی / دگر پاس فرمان شه داشتی
بنه عامل سفله بر خلق رنج / که تدبیر ملک است و توفیر گنج
اگر جانب حق نداری نگاه / گزندت رساند هم از بادشاه
یکی رفت پیش ملک بامداد / که هر روزت آسایش و کام باد
غرض بشنو از من نصیحت پذیر / ترا در نهان دشمن است این وزیر
کس از خاص لشکر نمانده است و عام / که سیم و زر از وی ندارد بوام
بشرطیکه چون شاه گردن فراز / بمیرد دهند آن زر و سیم باز
نخواهد ترا زنده آن خود پرست / مبادا که نقدش نیاید بدست
یکی سوی دستور دولت پناه / بچشم سیاست نگه کرد شاه
که در صورت دوستی پیش من / بخاطر چرائی بداندیش من
زمین پیش تختش ببوسید و گفت / چو پرسیدی اکنون نشاید نهفت
چنین خواهم ای نامور پادشاه / که باشند خلقت همه نیکخواه
چو مرگت بود وعدهٔ سیم من / بقایت بخواهند از بیم من
نخواهی که مردم بصدق و نیاز / سرت سبز خواهند و عمرت دراز
غنیمت شمارند مردان دعا / که جوشن بود پیش تیر بلا
پسندید ازو شهریار آنچه گفت / گل رویش از تازگی بر شگفت
ز قدر و مکانی که دستور داشت / مکانش بیفزود و قدرش فراشت
ندیدم ز غماز سرگشته تر / نگون طالع و بخت برگشته تر
ز نادانی و تیره رائی که اوست / خلاف افگند درمیان دو دوست

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پہلے خدا کی رضامندی ملحوظ رکھتا | پھر بادشاہ کے حکم کا پاس کرتا

کمینہ عامل اس خیال سے خلقت کو تکلیف دیتا ہے۔ کہ اسمیں مالک کا انتظام اور خزانہ کی بھرتی ہے

اگر تو خدا (کی رضامندی) کا پاس کریگا۔ تو وہ اُسی بادشاہ سے تجھ کو تکلیف پہنچوائے گا

ایک شخص صبح کو بادشاہ پاس گیا (اور دعا دی) کہ تجھے ہر روز آرام اور کامرانی نصیب ہو

غرض نہ سمجھ (بلکہ) نصیحت (جانکر) مان | کہ یہ وزیر باطن میں تیرا دشمن ہے

لشکر کے اعلیٰ و ادنےٰ لوگوں میں سے ایسا کوئی نہیں جسکو اس نے روپیہ اشرفی قرض دے رکھی ہو

اس وعدہ پر کہ جب بادشاہ سرفراز | مر جائے تو وہ روپیہ اشرفی چکا دیں

وہ خود غرض تیری زندگی نہیں چاہتا | اسلئے کہ کہیں اُسکا روپیہ ہاتھ نہ لگے

ایک دفعہ وزیر کی طرف جو سلطنت کی بنیاد تھا۔ بادشاہ نے غصہ کی نظر سے دیکھا

(اور کہا) کہ تو ظاہر میں تو میرا دوست ہے | (پھر) باطن میں کیوں میرا بدخواہ ہے

(وزیر نے) تخت کے سامنے مجرا کرکے کہا۔ کہ تو نے پوچھا ہے تو اب مجھے چھپانا نہیں چاہئے

اے نامور بادشاہ! میں یہ چاہتا ہوں | کہ لوگ تیرے خیر خواہ رہیں

جب میرا روپیہ ادا کرنے کا وعدہ تیری موت ہوگی۔ تو بسبب وعدہ کی دہشت کے تیری زندگی زیادہ چاہینگے

کیا تو نہیں چاہتا کہ لوگ سچائی اور عاجزی کے ساتھ۔ تیری خوشحالی اور درازی عمر کی دعا مانگیں

مرد دعا کو غنیمت سمجھتے ہیں۔ کیونکہ (دعا) بلا کے تیر کے روبرو بکتر کا کام دیتی ہے

اُس نے جو کچھ کہا وہ بادشاہ کو پسند آیا۔ اور اُسکے چہرے کا پھول خوشی سے کھل گیا

وزیر کا جو مرتبہ اور درجہ تھا اُس سے | اُس کا مرتبہ و درجہ بڑھایا

میں نے چغلخور سے بڑھکر کوئی پریشان | اور بدبخت و بدنصیب نہیں دیکھا

اپنی نادانی و ناعاقبت اندیشی کے سبب | دو دوستوں میں لڑائی کروا دیتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کنند این و آں خوش دگر بارہ دل — وے اندر میاں کور بخت و خجل

میانِ دو کس آتش افروختن — نہ عقل است خود در میاں سوختن

چو سعدی کسے ذوقِ خلوت چشید — کہ از ہر دو عالم زباں در کشید

بگو آنچہ دانی سخن سودمند — وگر ہیچکس را نیاید پسند

کہ فردا پشیماں بر آرد خروش — کہ آیا چرا حق نکردم بگوش

گفتار در بیانِ تربیتِ اولاد

پسر چوں ز دہ بر گذشتش سنین — ز نامحرماں گو فراتر نشیں

بر پنبہ آتش نشاید فروخت — کہ تا چشم بر ہم زنی خانہ سوخت

چو خواہی کہ نامت بماند بجاے — پسر را خردمندی آموز و راے

کہ گر عقل و رایش نباشد بسے — بمیری و از تو نماند کسے

بسا روزگارا کہ سختی برد — پسر چوں پدر نازکش پرورد

خردمند و پرہیزگارش بر آر — گرش دوستداری بنازش مدار

بخردی درش زجر و تعلیم کن — بہ نیک و بدش وعدہ و بیم کن

نو آموز را ذکر و تحسین و زہ — ز توبیخ و تہدیدِ استاد بہ

بیاموز پروردہ را دست رنج — وگر دست داری چو قارون بہ گنج

مکن تکیہ بر دستگاہے کہ ہست — کہ باشد کہ نعمت نماند بدست

بپایاں رسد کیسۂ سیم و زر — نگردد تہی کیسۂ پیشہ ور

چہ دانی کہ گردیدنِ روزگار — بغربت بگرداندش در دیار

صو بانہیں سکھانی + دوسرے مصرع میں لف ونشر مرتب ہے (صفحہ ۲۸ دیکھو) وعدہ سے مراد وعلاوہ احسان وانعام - اور بیم سے مار پیٹ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مگر وہ دونو پھر ملاپ کر لیتے ہیں	اور یہ بیچ میں ذلیل و شرمندہ ہوتا ہے
دو شخصوں میں لڑائی کی آگ بھڑکانی	اور آپ بیچ میں جلنا عقل کی بات نہیں

اُس شخص نے سعدی کی طرح خلوت کا مزا پایا۔ جس نے بھلے بُرے سب (کے ذکر) سے زبان کو روکا

جو اچھی بات تجھے معلوم ہو وہ کہدے	اگرچہ نالائق کو پسند نہ آئے
کیونکہ وہ کل پچتا کر چیخے گا	کہ ہے ہے میں نے سچی بات کیوں مانی؟

اولاد کی تربیت کا ذکر

جب لڑکے کی عمر دس برس سے گزر گئی	تو اُس سے کہہ کہ نامحرموں سے الگ رہے
روئی کے قریب آگ نہ جلانی چاہئے	کیونکہ پلک جھپکاتے میں گھر جل جائیگا
اگر تو یہ چاہتا ہے کہ تیرا نام برقرار رہے	تو لڑکے کو ہنر و علم سکھا۔
کیونکہ اگر اُسمیں عقل و علم بہت سا نہوگا	تو تیرے مرنے کے بعد تیرا یادگار نہ رہیگا
لڑکا مدتوں سختی اُٹھائیگا	اگر باپ اُسکو ناز و نعمت سے پالیگا
اُسے عقلمند و پرہیزگار اُٹھا	اگر تجھے اُس سے محبت ہے تو لاڈ سے نہ پال

بچپنے میں اُسے (بُری باتیں) روک اور (اچھی باتیں) سکھا اور بھلائی پر وعدہ کر اور شرارت پر دھمکا

نو آموز کے لئے تعریف اور شاباش اُستاد کی تنبیہ اور دھمکی سے بہتر ہے

بچہ کو ہنر سکھا۔ اگرچہ تیرے پاس مثل قارون کے خزانہ ہو۔

تجھے جو آسودگی حاصل ہے اُس پر بھروسا نہ کر۔ کیونکہ شاید دولت نہ رہے

روپیوں اشرفیوں کی تھیلی خالی ہوجاتی ہے۔ مگر پیشہ ور کی تھیلی خالی نہیں ہوتی

تجھے کیا معلوم ہے کہ زمانہ کی گردش اُسے شہروں میں سفر کرائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چو بر پیشہ باشدش دسترس — کجا دستِ حاجت برد پیشِ کس
ندانی کہ سعدی مکاں از چہ یافت — نہ ہاموں نوشت و نہ دریا شگافت
بخُردی بخورد از بزرگاں قفا — خدا دادش اندر بزرگی صفا
ہر آنکس کہ گردن بفرماں نہد — بسے بر نیاید کہ فرماں دہد
ہر آں طفل کو جورِ آموزگار — نہ بیند جفا بیند از روزگار
پسر را نکو دار و راحت رساں — کہ چشمش نماند بدستِ کساں
ہر آنکس کہ فرزند را غم نخورد — دگر کس غمش خورد و آوارہ کرد
نگہدار ز آمیزگارِ بدش — کہ بدبخت و بے رہ کند چوں خودش
پسر کو میانِ قلندر نشست — پدر گو ز خیرش فرو شوی دست
دریغش مخور بر ہلاک و تلف — کہ پیش از پدر مردہ بہ ناخلف

گفتار در عدمِ التفات بر قولِ اہلِ دنیا

اگر در جہاں از جہاں رستہ ایست — در از خلق بر خویشتن بستہ ایست
کس از دستِ جورِ زباں ہا نرست — اگر خود نمائے است وگر حق پرست
اگر بر پری چوں ملک ز آسماں — بدامن در آویزدت بدگماں
بکوشش تواں دجلہ را پیش بست — نشاید زبانِ بداندیش بست
فراہم نشینند تردامناں — کہ ایں زہد خشک ست و آں دامِ ناں
تو رو از پرستیدنِ حق مپیچ — بہل تا نگیرند خلقت بہ ہیچ
چو راضی شد از بندہ یزدانِ پاک — گر اینہا نگردند راضی چہ باک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر کوئی کام ہاتھ میں پڑا ہوگا | تو کسی کے سامنے مانگنے کو ہاتھ نہیں پھیلائیگا

تجھے معلوم نہیں کہ سعدی نے کس بات سے یہ رتبہ پایا خشکی و تری کا سفر ہی نہیں کیا

(بلکہ) چھٹپنے میں بڑوں کی مار کھائی | اسلئے خدا نے اُسے بڑپن میں ممتاز کیا

جو شخص (بڑوں کا) حکم مانتا ہے | وہ تھوڑی ہی مدت بعد حکومت کرنے لگتا ہے

جو لڑکا اُستاد کی مار | نہیں کھاتا وہ زمانہ کی سختی اُٹھاتا ہے

لڑکے کو اچھی طرح رکھ اور تکلیف نہ دے | تاکہ وہ اَوروں کا ہاتھ نہ تکے

جس شخص نے اپنے بچہ کی خبر نہ لی | اُسکے بچہ کی خبر اَوروں نے لی اور آوارہ کیا

برے یاروں سے اُسے الگ رکھ - کیونکہ وہ اپنی طرح اُسے بھی بدنصیب و گمراہ کردینگے

جو لڑکا رندوں (کی صحبت) میں بیٹھا | اُسکے باپ سے کہو کہ اُسکی بھلائی سے ہاتھ دھو

اُسکے مرنے اور کھوے جانے پر افسوس کر | کیونکہ نالائق بچہ کا باپ سے پہلے مرجانا بہتر ہے

دنیا داروں کی باتوں پہ توجّہ نہ کرنے کا بیان

اگر کوئی جہاں میں اہلِ جہان کی ملامت سے چھوٹا ہے - تو وہ شخص ہے جس نے خلقت سے ملنا جلنا چھوڑ دیا ہے

(لوگوں کی) بدزبانی سے کوئی نہیں چھوٹتا | ریاکار ہے تو اور عابد مخلص ہے تو

اگر تو فرشتوں کی طرح آسمان کے اُوپر اُڑ جاے - تو بھی بدگمان تیرا پیچھا نہ چھوڑیگا

کوشش سے دجلہ کا منبع بند کرسکتا ہے | مگر بد کی زبان بند نہیں کرسکتا

بدکار اکھٹے ہوکر بیٹھتے ہیں (اور کہتے ہیں) | کہ یہ زاہدِ خشک ہے اور وہ روٹی کمانیکے لئے جال ہے

حق پرستی سے مُنہ نہ موڑ - اُنکا کچھ خیال نہ کر یہاں تک کہ لوگ تجھے کچھ بھی نہ سمجھیں

جب بندے سے خداے پاک راضی ہوگیا | تو اُنکے راضی نہ ہونے کی کیا پروا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بد اندیشِ خلق از حق آگاه نیست | ز غوغای خلقش بحق راه ن

ازاں رہ بجائے نیاوردہ اند | کہ اول قدم پے غلط بردہ ا

دو کس بر حدیثے گمارند گوش | یکے نکتہ چین و دگر مرد ہوش

یکے پند گیرد دگر ناپسند | نہ پردازد از حرف گیری بپ

فرو ماندہ در کنج تاریک جائے | چہ دریابد از جام گیتی نما

مپندار گر شیر و گر روبہی | کز ینان بمردی و حیلت ر

اگر کنج خلوت گزیند کسے | کہ پروائے صحبت ندارد ب

مذمت کنندش کہ زرق و ریو | ز مردم چناں میگریزد کہ د

وگر خندہ روے ہست و آمیزگار | عفیفش ندانند و پرہیزگ

غنی را بغیبت بکاوند پوست | کہ فرعون اگر ہست در عالم ا

وگر مرد درویش در سختی است | بگویند زاد بار بدبختی اس

وگر کامرانی در آید ز پائے | غنیمت شمارند و فضل خدا

کہ تا چند ازیں جاہ و گردنکشی | خوشی را بود در قفا ناخوش

وگر تنگدستے تنک مایۂ | سعادت بلندش کند پا

بخایندش از کینہ دنداں بزہر | کہ دوں پرور است ایں فرو

چو بینند کارے بدستت درست | حریصت شمارند و دنیا پرس

وگر دست ہمت بداری ز کار | گدا پیشہ خوانندت و پختہ خ

وگر ناطقی طبل پر یاوہ | وگر خامشی نقش گرما

تحمل کناں را نخوانند مرد | کہ بیچارہ از بیم سر بر نک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خلقت کا برا چاہنے والا خدا سے بیخبر ہے۔ خلقت کے غل غپاڑے سے اسے خدا کی طرف توجہ نہیں

(بدگو) اس سبب سے کسی رتبہ کو نہیں پہنچے۔ کہ پہلے ہی قدم پر کھوج بھولے

دو شخص بات پر کان دھرتے ہیں — ایک عیب جو۔ دوسرا سمجھدار

ایک نصیحت مانتا ہے دوسرا نفرت کرتا ہے — اور عیب جوئی کے سبب نصیحت نہیں سنتا

اندھیرے کونے میں پڑا ہوا — جام گیتی نما سے کیا فائدہ اٹھائے

تو شیر ہے تو اور لومڑی ہے تو یہ نہ خیال کر — کہ ان لوگوں سے بہادری یا مکر سے نجات پائیگا

اگر کوئی خلوت کے گوشے میں بیٹھے — اسوجہ سے کہ اسکو میل جول سے بہت رغبت نہیں

تو اسکو یہ عیب لگائینگے کہ فریب اور دھوکا ہے۔ لوگوں سے ایسا بھاگتا ہے جیسے جن

اور اگر ہنس مکھ اور ملنسار ہے — تو اسکو پاکدامن و پارسا نہیں سمجھینگے

مالدار کے پیٹھ پیچھے عیب لگاتے ہیں — کہ اگر دنیا میں فرعون ہے تو یہی ہے

اور اگر مفلس مصیبت میں پھنسا ہوا ہے — تو کہتے ہیں کہ یہ ادبار اور بدنصیبی ہے

اور اگر کوئی کامدار معزول ہو جائے — تو غنیمت سمجھیں اور خدا کا فضل جانیں

(اور کہیں) کہ یہ رتبہ اور گھمنڈ کبتک رہتا — خوشی کے پیچھے رنج ہوتا ہی ہے

اور اگر اقبال کسی محتاج مفلس کا مرتبہ بڑھائے

تو حسد سے جلکر دانت پیسیں (اور کہیں) کہ یہ کمینہ زمانہ سفلہ پرور ہے

جب تجھے کسی منصب پر دیکھیں — تو لالچی اور دنیادار سمجھیں

اور اگر تو ہمت سے نوکری ترک کر دے — تو تجھے گدائی پیشہ اور رکی پکائی کھانیوالا کہیں

اگر تو گویا ہے تو بائیں بائیں کرنا طبلہ ہے — اور اگر چپکا ہے تو حمام کی تصویر ہے

بردباروں کو نامرد سمجھتے ہیں (اور کہتے ہیں) — کہ بودا ڈر کے مارے دب گیا

۱۵ تنگدستے تنگ ہے۔ مبتدا۔ دوسرا مصرع اس کی خبر۔ دونوں ملکر جملہ تامہ۔ دوسری بیت کا پہلا مصرع معطوف علیہ اور دوسرا مصرع معطوف اور اس کے اول سے وگویند محذوف۔ معطوف علیہ اور معطوف ملکر جملہ جزا ۱۲ – ۱۲ – ۱۲ –

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وگر در سرش هول مردانگی ست — گریزند ازو کین چه دیوانگی ست
تعنت کنندش گر اندک خور ست — که مالش مگر روزے دیگر ست
وگر نغز و پاکیزه باشد خورش — شکم بنده خوانند و تن پرورش
وگر بے تکلف زید مالدار — که زینت بر اہل تمیز ست عار
زبان در کشندش بایذا چو تیغ — که بدبخت زر دارد از خود دریغ
وگر کاخ و ایوان منقش کند — تن خویش را کسوت خوش کند
بجان آید از دست طعنه زنان — که خود را بیاراست ہمچون زنان
وگر پارسائے سیاحت نه کرد — سفر کردگانش نخوانند مرد
که نارفته بیرون ز آغوش زن — کدامش ہنر باشد و رائے و فن
جہاندیده را ہم بدرند پوست — که سرگشته بخت برگشته اوست
گرش حظ ز اقبال بودے و بہر — زمانه نراندے ز شہرش بشہر
عزب را نکوہش کند خرده بین — که میپرد از خفت و خیزش زمین
وگر زن کند گوید از دست دل — بگردن در افتاد چون خر بگل
نه از جور مردم رہد زشت روے — نه شاہد ز نامردم زشت گوے

حکایت

غلامے بمصر اندرم بند بود — که چشم از حیا در برافگنده بود
کسے گفت ہیچ این پسر عقل و ہوش — ندارد بمالش بتعلیم گوش
شبے بر زدم بانگ بروے درشت — ہم او گفت مسکین بجورش بکشت
گرت بر کند خشم روزے زجاے — سراسیمه خواندت و خیره راے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور اگر اسمیں جوانمردی کی سیاست ہے۔ تو اس سے بھاگتے (اور یہ کہتے) ہیں کہ یہ کیا دیوانہ پن ہے

اور اگر کم کھاتا ہے تو اسے (یہ کہکر) ستاتے ہیں کہ سوا اسکے نہیں ہے کہ اسکی دولت اوروں کی قسمت کی ہے

اور اُس کی خوراک عمدہ و پاکیزہ ہو ۔ تو اسے کھاؤ اور اپنا آپا پکنے والا کہتے ہیں

اور اگر مالدار سیدھی سادی وضع رکھتا ہو ۔ اسلئے کہ عقلمندوں کو آرائش سے شرم آتی ہے

تو اسکے ستانے کے لئے تلوار کی طرح یوں ہاں چلاتے ہیں۔ کہ کمبخت اپنے سے بھی تو روپیہ عزیز رکھتا ہے

اور اگر محلسرا ے و دیوان خانہ نقش و نگار سے آراستہ کرتا ہے ۔ اور عمدہ لباس پہنتا ہے

تو بھی طعن کرنیوالوں کے ہاتھ سے دق ہوتا ہے (کہتے ہیں) کہ عورتوں کی طرح بناؤ سنگار کیا ہے

اگر کسی بے ہنر گار نے سفر نہیں کیا ۔ تو جنھوں نے سفر کئے ہیں وہ اُسے مرد نہیں سمجھتے

(کہتے ہیں کہ) جورو کی بغل سے تو باہر نکلا ہی نہیں۔ اُسمیں ہنر اور عقل اور کمال کیا خاک ہوگا

جہان کی سیر کرنیوالے پر بھی عیب لگاتے ہیں ۔ کہ سرگردان اور بد بخت یہی ہے

اگر یہ اقبال سے بہرہ مند ہوتا ۔ تو زمانہ اسے شہر بشہر نہ پھراتا

مجرد کو عیب جو یہ عیب لگاتا ہے ۔ کہ اسکے سونے اور اُٹھنے سے زمین کانپتی ہے

اور اگر شادی کرلے تو یہ کہے کہ نفس کے ہاتھ سے ۔ گدھے کی طرح دلدل میں گر دن کے بل گر پڑا

لوگوں کے ہاتھ سے نہ بدصورت بچتا ہے ۔ اور نہ نالائق بدگو (کے ہاتھ) سے خوبصورت

کہانی

مصر میں میرا ایک غلام تھا جسکی نظر شرم کے سبب سینہ پر (یعنی جھکی) رہتی تھی

ایک شخص نے کہا کہ اس لڑکے میں ذرا عقل و تمیز نہیں۔ تعلیم کے لئے اسکی گوشمالی کر

ایک رات میں اُس پر جھنجلایا ۔ تو وہی بولا کہ غریب کو ظلم سے مار ڈالا

اگر تجھے کسی دن حجو نجل آجائے ۔ تو دیوانہ و بے عقل کہیں گے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وگر بردباری کنی از کسے | بگویند غیرت ندارد بسے

سخی را باندرز گویند بس | که فردا دو دستت بود پیش و پس

دگر قانع و خویشتن دار گشت | به تشنیع خلقے گرفتار گشت

که هیچش پدر خواهد این سفله مرد | که دنیا رها کرد و حسرت ببرد

که یارد بکنج سلامت نشست | که پیغمبر از خبث دشمن نرست

رهائی نیابد کس از دست کس | گرفتار را چاره صبر است و بس

حکایت

جوانے هنرمند و فرزانه بود | که در وعظ چالاک و مردانه بود

نکونام و صاحبدل و حق پرست | خط عارضش خوشتر از خط دست

قوی در بلاغات و در نحو چست | ولے حرف ابجد نگفتے درست

یکے را بگفتم ز صاحبدلان | که دندان پیشین ندارد فلان

بر آمد ز سودائے من سرخ روے | کزین جنس بیهوده دیگر مگوے

تو در وے همان عیب دیدی که هست | ز چندان هنر چشم عقلت ببست

یقین بشنو از من که روز یقین | نه بیند بدی مردم نیک بین

یکے را که علم است و تدبیر و رائے | گرش پائے عصمت بلغزد ز جائے

بیک خورده مپسند بروے جفا | بزرگان چه گفتند خذ ما صفا

بود خار و گل با هم اے هوشمند | چه در بند خاری تو گلدسته بند

کرا زشت خوئی بود در سرشت | نه بیند ز طاؤس جز پائے زشت

صفائے بدست آور اے خیره روے | که ننماید آئینهٔ تیره روے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور اگر کسی کی زیادتی پر تحمل کرے ۔۔۔ تو کہیں گے اسمیں کچھ غیرت نہیں

سخی کو نصیحت کرتے ہیں کہ بس کر ۔ کیونکہ (بس نکریگا) تو کل تیرے دونو ہاتھ آگے پیچھے ہونگے

اور اگر قناعت اور میانہ روی اختیار کی ہے تو بھی خلقت کی ملامت میں گرفتار ہے

کہ یہ سفلہ بھی اپنے باپ کی طرح مرجائیگا ۔۔۔ جو مال چھوڑ گیا اور حسرت لے گیا

اور کون گوشۂ سلامت میں بیٹھ سکتا ہے ۔۔۔ جب پیغمبر صاحب دشمنوں کی طعن سے نہ بچے

کوئی خلقت کے ہاتھ سے نہیں بچ سکتا اور جو اُنکے ہاتھ میں پھنس گیا اسکے لئے صبر کے سوا کوئی علاج نہیں

کہانی

ایک جوان صاحب کمال و دانشمند تھا ۔۔۔ جو نصیحت کرنے میں چالاک اور دلیر تھا

نیکنام عارف و خدا پرست ۔ اُسکے رخسار کا خط اُسکے ہاتھ کے خط سے زیادہ عمدہ

بلاغت میں کامل اور نحو صرف میں چست تھا ۔۔۔ مگر حروف تہجی صحیح ادا نہ کرسکتا تھا

کہ (شاید) اسکے آگے کے دانت نہیں ہیں ۔۔۔ میں نے ایک صاحبدل سے کہا

(اور بولا) کہ ایسی بیہودہ بات پھر نہ کہیو ۔۔۔ وہ مجھ پر غصہ سے سُرخ ہو گیا

تو نے اسکا وہی ایک عیب دیکھا اور اتنے کمالوں (کے دیکھنے) سے تیری عقل کی آنکھ بند رہی

میری یہ بات یقین کر کہ قیامت کے دن ۔۔۔ بھلائی دیکھنے والوں پر سختی نہو گی

جسمیں علم اور تدبیر اور دانش ہے ۔۔۔ اگر اُسکی پاکدامنی کا پاؤں ڈگمگا جائے

تو ایک عیب پر اُسکی بُرائی نہ کر ۔ بزرگوں کا قول ہے کہ جو اچھی بات ہے اُسے حاصل کرلے

اے ہوشمند کانٹا اور پھول پاس پاس ہیں تو کانٹے کے فکر میں کیا پڑا ہے گلدستہ بنا

جس کسی کی طبیعت میں عیب جوئی ہوتی ہے ۔۔۔ وہ مور کے بدصورت پاؤں ہی دیکھتا ہے

اے بے شرم صفائی حاصل کر کیونکہ اندھے آئینہ میں صورت نہیں دکھائی دیتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

طریقے طلب کز عقوبت رہی
مکن عیبِ خلق اے فرومایہ پیش

چرا دامن آلودہ را حد زنم
نشاید کہ بر کس درشتی کنی

چو بد ناپسند آیدت خود مکن
من ار حق شناسم وگر خودنمائے
حق پرست

چو ظاہر بعفت بیارا ستم
تو خاموش اگر من بہ ام یا بدم

وگر سیرتم خوب وگر منکر ست
نہ چشم از تو دارم بہ نیکی ثواب

نکوکاری از مردم نیک رائے
ق
تو نیز اے عجب ہر کرا یک ہنر

نہ یک عیب اورا بہ انگشت پیچ
چو دشمن کہ در شعر سعدی نگاہ
متعلق مصرع دوم بیت سابق

ندارد بصد نکتہ نغز گوش
دشمن
جز ایں علتش نیست کاں بد پسند
دشمن

نہ مخلوق را صنع باری سرشت
نہ ہر چشم و ابرو کہ بینی نکو ہست

ب
نہ حرفے کہ انگشت بر وے نہی
کہ حشمت فرو دوزد از عیب خویش
بست

چو در خود شناسم کہ تر دامنم
چو خود را بتاویل پشتی کنی
تمہ

پس آنگہ ہمسایہ گو بد مکن
برون با تو دارم درون با خدا

تصرف مکن در کژ و راستم
کہ حمال سود و زیانِ خودم

خدایم بسر از تو داناتر است
کہ بینم بجرم از تو چندیں علا
رابطہ بین الجملتین ۱۲

یکے را ئزہ سے نویسد خدا
برابر
نہ بینی زدہ عیبش اندر گزار

جہانے فضیلت بر آور بہیچ
بہ نفرت کند ز اندرون تباہ

چو حرفے بہ بیند بر آرد خروش
حسد دیدہ نیک بینش بکند

سیاہ و سپید آمد و خوب و زشت
بخور پستہ مغز و بنہ از پوست
ترکیب مقلوب ۱۲

باب ہشتم در شکر

ضد سیہ یا مقابلہ کے لئے ثواب نیکی کا صلہ ۱۵ نکوکاری بیائے مصدری نیکی۔ بھلائی۔ اس بیت میں اس آیت کی طرف تلمیح ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایسا رستہ ڈھونڈھ کہ عذاب سے نجات پائے ۔۔۔ نہ ایسا حرف (یا عیب) جس پر نام دھرے

اے کمینے! خلقت کے عیب نہ کھول۔ کیونکہ یہ بات تیری آنکھ کو تیرے عیب دیکھنے سے بند کر دیگی

میں گنہگار کو کیوں سزا دوں ۔۔۔ جب اپنے تئیں دیکھوں کہ گنہگار ہوں

زیبا نہیں کہ تو کسی کو سزا دے ۔۔۔ جب حیلہ سے اپنی تائید کرے

جب بدی تجھے پسند نہ آئے تو (اول) خود نہ کر۔ اُسکے بعد پڑوسی سے کہہ کہ بدی نہ کر

میں خدا پرست ہوں تو اور ریاکار ہوں تو ۔۔۔ ظاہر کا معاملہ تجھ سے ہے اور باطن کا معاملہ خدا سے

(پس) جب میں نے ظاہر کو پرہیزگاری سے آراستہ کر لیا تو تو میرے (باطن کے) بُرے بھلے میں دخل نہ دے

میں بھلا ہوں یا بُرا ہوں تو خاموش رہ ۔۔۔ کیونکہ میرا ثواب عذاب میری گردن پر ہے

میری خصلت بھلی ہے یا بُری ۔۔۔ خدا میری چھپی باتوں کو خوب جانتا ہے

میں نیکی کے بدلے تجھ سے ثواب کی توقع نہیں رکھتا۔ کہ قصور کے عوض تیرے بہت سے عذاب اٹھاؤں

نیک بخت کی ایک نیکی کے بدلے خدا دس نیکیاں دیتا ہے۔

پس تو بھی کیا خوب ہو کہ جس کسی کا ایک ہنر دیکھے اُسکے دس عیبوں سے چشم پوشی کرے

نہ یہ کہ اُسکے ایک عیب کا تو خیال کرے ۔۔۔ اور بہت سی خوبیوں کو کچھ نہ سمجھے

(سعدی کے) دشمن کی طرح جو کہ حسد کے سبب سعدی کے شعر سے نفرت کرتا ہے

سینکڑوں عمدہ نکتوں کا خیال نہیں کرتا ۔۔۔ اور ایک عیب دیکھ لیتا ہے تو غل مچانے لگتا ہے

اُسمیں اسکے سوا کوئی مرض نہیں ہے کہ حسد نے اُس عیب جو کی ہنر دیکھنے والی آنکھیں نکال ڈالی ہیں

خدا ہی کی صنعت نے مخلوق کو پیدا کیا ہے۔ جو بد و نیک اور خوبصورت و بدصورت ہے

ہر ایک آنکھ اور بھوں جو تو دیکھتا ہے بھلی نہیں ہے۔ پس پستہ کی گری کھالے اور چھلکا پھینکدے

آٹھواں باب شکر کے بیان میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نفس برنیارم ز دا ز شکر دوست — که شکرے ندانم که در خورد اوست
عطائیست ہر موے زد بر تنم — چگونہ بہر موئے شکرے کنم
ستایش خداوند بخشندہ را — کہ موجود کرد از عدم بندہ را
کرا قوت وصف احسان اوست — کہ اوصاف مستغرق شان اوست
(ق) بدیعے کہ شخص آفرید ز گل — روان و خرد بخشد و ہوش و دل
ز پشت پدر تا بپایان شیب — نگر تا چہ تشریف دادت ز غیب
چو پاک آفریدت بہش باش و پاک — کہ ننگ ہست ناپاک رفتن بخاک
پیاپے بیفشان ز آئینہ گرد — کہ مصقل نگیرد چو زنگار خورد
نہ در ابتدا بودی آب منی — اگر مردی از سر بدر کن منی
چو روزی بسعی آوری سوے خویش — مکن تکیہ بر زور بازوے خویش
چرا حق نمے بینی اے خود پرست — کہ بازو بگردش در آورد دست
چو آید بکوشیدنت خیر پیش — بتوفیق حق داں نہ از سعی خویش
بسر پنجگی کس نبرداست گوے — سپاس خداوند توفیق گوے
تو قائم بخود نیستی یک قدم — ز غیبت مدد میرسد دمبدم
نہ طفلک زباں بستہ بودے ز لاف — ہمے روزی آمد بجوفش ز ناف
چو نافش بریدند روزی گسست — بہ پستان مادر در آویخت دست
غریبے کہ رنج آردش دہر پیش — بدارو دہند آبش از شہر خویش
پس او در شکم پرورش یافت ہست — ز انبوب معدہ خورش یافت ہست
دو پستاں کہ امروز دلخواہ اوست — دو چشمہ ہم از پرورشگاہ اوست

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں خدا کا شکر ادا نہیں کر سکتا ۔ کیونکہ میرا ایسا شکر نہیں جاننا جو اسکے قابل ہو

ایک ایک رونگٹا میرے بدن پر اسکی بخشش ہے ۔ پس ہر ایک رونگٹے کے بدلے شکر کیونکر کروں؟

خداوند کریم کا شکر ہے ۔ جس نے (یا اس بات پر کہ) بندہ کو عدم سے موجود کیا

اسکے احسان کی تعریف کرنی کس میں طاقت ہے کیونکہ (بندہ کی) ساری تعریفیں اسکی توفیق پر موقوف ہیں

اس خالق نے جو مٹی سے جسم بناتا ہے ۔ اور روح و عقل و حواس و دل بخشتا ہے

جب باپ کی پیٹھ میں نطفہ تھا اسوقت سے لیکر بڑھاپے کے اخیر تک دیکھ کہ تجھے کیسے خلعت غیب سے دیئے

جب تجھے پاک پیدا کیا ہے تو ہوشیار رہ و پاک رہ ۔ کیونکہ قبر میں ناپاک جانا شرم کی بات ہے

(دل کے) آئینہ پر سے دم بدم (گناہ کی) گرد جھاڑتا رہ ۔ کیونکہ جب زنگ لگ گیا تو مصقل اثر نہ کریگا

کیا تو اول قطرہ منی نہ تھا ۔ پس اگر مرد ہے تو (اب بھی) غرور نہ کر

جب تو اپنی سعی سے روٹی کھائے ۔ تو اپنے بازو کی قوت پر بھروسا نہ کر

اے مغرور خدا کو کیوں نہیں دیکھتا ۔ (اسکی مدد بغیر) کون ہاتھ ہلا سکتا ہے

جب تیری کوشش سے بھلا کام ہو ۔ تو (اسے) خدا کی توفیق سے سمجھ نہ اپنی کوشش سے

زور آوری سے کوئی کامیاب نہیں ہوا ۔ توفیق بخشنے والے کا شکر ادا کر

تو اپنی قوت سے قدم بھر بھی قائم نہیں رہ سکتا ۔ (بلکہ) تجھے دم بدم غیب سے مدد پہنچتی ہے

کیا یہ بات نہیں ہے کہ بچہ ڈینگ مارنے سے زبان بند کئے ہوئے تھا اور اسکے بدن میں ناف کے رستہ سے رزق پہنچتا تھا

پھر جب اسکی آنول نال کاٹی اور وہ رزق بند ہوا ۔ تو ماں کی چھاتیوں پر ہاتھ ڈالا

جب مسافر کو زمانہ بیمار ڈالتا ہے ۔ اسکو دوا کے لئے اسکے دیس کا پانی دیتے ہیں

پس بچہ بھی پیٹ میں پلا ہے ۔ اور نلی جیسے پیٹ سے خوراک پاتا رہا ہے

یہ دونو چھاتیاں جو اسکو مرغوب ہیں ۔ اسی کے دیس (یعنی ماں کے پیٹ) کے دو چشمے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کنار و بر مادر دلپذیر | بہشت ست و پستاں درو جوے شیر
درخت ست بالاے جاں پرورش | پسر میوۂ نازنیں در برش
نہ رگہاے پستاں درونِ دل ست | پس ار بنگری شیر خونِ دل ست
بخونش فرو برده دنداں چو نیش | سرشتہ درو مہرِ خونخوارِ خویش
چو بازو قوی کرد و دنداں ستبر | براندایدش دایہ پستاں بصبر
چناں صبرش از شیر خامش کند | کہ پستان شیریں فرامش کند
تو نیز ایکہ در توبہ طفل راه | بصبرت فراموش گردد گناه

حکایت

جوانے سر از راے مادر بتافت | دلِ دردمندش چو آذر بتافت
چو بیچاره شد پیشش آورد مہد | کہ اے سست مہر و فراموش عہد
نہ گریاں و درمانده بودی و خرد | کہ شبہا ز دستِ تو خوابم نبرد
نہ در مہد نیروے حالت نبود | مگس راندن از خود مجالت نبود
تو آنی کزاں یک مگس رنجہ | کہ امروز سالارِ سر پنجہ
بحالے شوی باز در قعرِ گور | کہ نتوانی از خویشتن دفعِ مور
دگر دیده چوں بر فروزد چراغ | چو کرمِ لحد خورد پیہ و ماغ
چو پوشیده چشمے بہ بینی کہ راه | نداند ہمے وقتِ رفتن ز چاه
تو گر شکر کردی کہ با دیدۂ | وگرنہ تو ہم چشم پوشیدۂ
معلم نیاموختت فہم و راے | سرشت ایں صفت در وجودت خداے
گرت منع کردے دلِ حق نیوش | حقیقت عینِ باطل نمودے بگوش

۱۶ زمانہ کو مجہول جانیوالا ۱۷ نیروئے حال یعنی جو طاقت مجھ کو اب حاصل ہے ۱۸ آں یک مگس معہود ذہنی کی طرف اشارہ ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیاری ماں کی گود جنت ہے اور اُسمیں چھاتیاں دودھ کی نہریں

ماں کا قد جو بچہ کی جان کی پرورش کرتا ہے درخت ہے۔ اور بچہ اُسکی گود میں نازنیں میوہ

کیا چھاتیوں کی رگیں دل سے پیوستہ نہیں ہیں۔ پس تو غور کرے تو دُودھ دل کا خون ہے

بچہ اُسکا خون پینے کے لئے نشتر کی طرح دانت چبھوتا ہے (دندانے) ماں میں اُس خونخوار کی محبت پیدا کر دی ہے

جب بازو طاقتور اور دانت تو ٹے ہو جاتے ہیں۔ تو دودھ پلانیوالی چھاتیوں پر ایلوا لگا لیتی ہے

ایلوا اُسے دُودھ مانگنے سے ایسا خاموش کر دیتا ہے۔ کہ پیاری چھاتیوں کو بھول جاتا ہے

اے شخص تو بھی جو کہ توبہ کے باب میں مثل بچہ کے ہے۔ صبر سے گناہ بُھلا سکتا ہے

کہانی

ایک جوان نے (اپنی) ماں کا حکم نہ مانا۔ اُس کا دُکھیارا دل آگ کی طرح جلا

جب ناچار ہوئی تو اُسکے سامنے گہوارہ اُٹھا لائی (اور بولی) کہ اے بے مہر چھٹپنے کے زمانہ کو بھول جانیوالے

کیا تو ایسا رونا اور عاجز اور ننا سا نہ تھا | کہ راتوں تیرے ہاتھ سے مجھے نیند نہیں آتی تھی

کیا تو ایسا نہ تھا کہ پنگھوڑے میں اب جیسی طاقت تجھ میں تھی اپنے پر سے مکھی اڑانے کی بھی قدرت تجھ میں نہ تھی

تو جو آج ایسا زبردست سردار ہے وہی ہے جو اُس ایک مکھی سے دق ہو جاتا تھا (یا ہو گیا تھا)

قبر کے گڑھے میں پھر تیرا ایسا حال ہوگا | کہ اپنے پر سے چیونٹیوں کو نہ ہٹا سکے گا۔

پھر آنکھ اپنا چراغ کیونکر روشن کر سکتی ہے۔ جب قبر کے کیڑے بھیجا کھا چکے

جب تو کسی اندھے کو دیکھے کہ چلتے میں رستہ اور کنوئیں میں تمیز نہیں کر سکتا

(اُسوقت) اگر تو شکر کرے تو آنکھوں والا ہے۔ نہیں تو تو بھی اندھا ہی ہے

سکھانیوالے نے تجھے سمجھ اور دانش نہیں سکھائی تیری ذات میں تو خدا نے سکھنے کی قوت رکھی ہے

وہ اگر تجھے حق بات کا سمجھنے والا دل نہ دیتا۔ تو تجھے سچ بات بالکل جھوٹ معلوم ہوتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گفتار

ببیں تا یک انگشت از چند بند ... بصنع الٰہی بہم در فگند
پس آشفتگی باشد و ابلہی ... کہ انگشت بر حرف صنعش نہی
تأمل کن از بہر رفتار مرد ... کہ چندہ استخواں پے زد و وصل کرد
کہ بے گردش کعب و زانوے و پاے ... نشاید قدم بر گرفتن ز جاے
از آں سجدہ بر آدمی سخت نیست ... کہ در صلب او مہرہ یک لخت نیست
دو صد مہرہ در یکدگر ساخت است ... کہ گل مہرۂ چوں تو پرداخت است
رگت در تن است اے پسندیدہ خو ... زمینے در و سیصد و شصت جو
بصر در سر و فکر و راے و تمیز ... جوارح بدل و دل بدانش عزیز
بہائم بر و اندر افتادہ خوار ... تو ہمچوں الف بر قدمہا سوار
نگوں کردہ ایشاں سر از بہر خور ... تو آری بعزت خورش پیش سر
نزیبد ترا با چنیں سروری ... کہ سر جز بطاعت فرود آوری
ولیکن بدیں صورت دلپذیر ... فریفتہ مشو سیرت خوب گیر
رہ راست باید نہ بالاے راست ... کہ کافر ہم از روے صورت چو ماست
ترا آنکہ چشم و دہن داد و گوش ... اگر عاقلی در خلافش مکوش
گرفتم کہ دشمن نکوبی بسنگ ... مکن بارے از جہل با دوست جنگ
خردمند طبعان منت شناس ... بدوزند نعمت بمیخ سپاس

حکایت

نبرد آزمائے ز راہم فتاد ... بگردن دریش مہرہ درہم فتاد

... و بیدین بھی تیرے ہی مانند ہیں۔ بس تو راہ راست و سیرت نیک اختیار کر۔ ۱۵ دشمن سے مراد نفس و شیطان (صفحہ ۱۳۷)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نصیحت کی بات

دیکھ کہ انگلی کئی جوڑوں سے — خدا کی صنعت کے سبب جڑی ہے

بس دیوانگی وحماقت ہے — کہ تو اُسکی صنعت پر اعتراض کرے

غور کر کہ آدمی کے چلنے پھرنے کے لئے — کتنی ہڈیاں پٹھوں سے جوڑی و رلائی ہیں

کیونکہ ٹخنے اور زانو اور رانوں کی حرکت بغیر — جگہ سے قدم اُٹھانا ممکن نہیں

آدمی پر سجدہ کرنا اسواسطے دشوار نہیں - کہ اُسکی پیٹھ میں اُدھر اُدھر ایک ہڈی نہیں

بہت سی ہڈیاں باہم جوڑی ہیں — جب یہ تیرا جیسا جسم بنایا ہے

اے نیک خو تیرا بدن جسمیں رگیں ہیں — ایک زمین ہے جسمیں تین سو ساٹھ ندیاں ہیں

سر بینائی اور فکر اور عقل اور تمیز سے — اور ہاتھ پاؤں وغیرہ دل سے اور دل انش عزیز و کریم ہے

جو پایے ذلت کے ساتھ سرنگوں ہیں — اور تُو الف کی طرح راست قامت ہے

وہ کھانے کے لئے سر کو جھکاتے ہیں - اور تُو عزت کے ساتھ کھانیکو اپنے سر کے سامنے لاتا ہے

تجھ کو اِس فضیلت پر یہ زیبا نہیں - کہ بندگی کے سوا سر کو جھکاوے (یعنی بندگی کرنی چاہیئے)

مگر اِس اچھی صورت پر — نازاں ہو اچھی سیرت حاصل کر

طریق سیدھا چاہیئے نہ قد سیدھا — کیونکہ صورت میں تو بیدین بھی ہم ہی جیسے ہیں

جسنے تجھے آنکھ اور مُنہ اور کان دیے — عقل رکھتا ہے تو اُسکی رضا کے خلاف نہ کر

میں نے فرض کیا کہ تُو دشمن کے سر پر پتھر نہیں مار سکتا - اچھا نادانی سے دوست سے تو نہ لڑ

عقلمند اِحسان شناس — دولت کو شکر کی میخ سے پائدار کرتے ہیں

کہانی

ایک بہادر گھوڑے پر سے گرا اور اُسکی گردن کے مہرے ٹوٹ کر درہم برہم ہو گئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چو بلبل فرو رفت گردن بتن — نگشتی سرش تا نگشتی بدن

پزشکان بماندند حیران درین — مگر فیلسوفے ز یونان زمین

سرش باز پیچید و تن راست شد — وگر وے نبودے زمن خواست شد

دگر نوبت آمد بنزدیک شاه — نکرد آن فرومایه در وے نگاه

خردمند را سر فرو شد ز شرم — شنیدم که میرفت و میگفت نرم

اگر دی نه پیچیدمے گردنش — نه پیچیدے امروز رو از منش

فرستاد تخمے بدست رہی — که باید که بر عود سوزش نہی

ملک را یکے عطسه آمد ز دود — سر و گردنش همچنان شد که بود

بعذر از پئے مرد بشتافتند — بجستند بسیار و کم یافتند

تو هم گردن از شکر منعم مپیچ — که روزے ببینی سر آری بہیچ

حکایت

شب از بهر آسایش تست و روز — مه روشن و مهر گیتی فروز

صبا از برائے تو فراش وار — همے گسترانند بساط بهار

اگر باد و برف ست و باران و میغ — وگر رعد چوگان زند برق تیغ

همه کارداران فرمان برند — که تخم تو در خاک مے پرورند

وگر تشنه مانی ز سختی مجوش — که سقائے ابر آب آرد بدوش

ز خاک آورد رنگ و بوے و طعام — تماشاگه دیده و مغز و کام

عسل دادت از نحل و منّ از هوا — رطب دادت از نخل نخل از نوا

همه نخلبندان بخایند دست — ز حیرت که نخلے چنین کس نه بست

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُسکی گردن ہاتھی کی طرح دھڑ میں گھُس گئی ۔ اُسکا سر نہ پھرتا تھا جبتک کہ جسم نہ پھرتا تھا

سارے طبیب اسمیں حیران ہوئے ۔ ایک یُونانی حاذق حکیم کے سوا

(اُسنے) اُسکے سر کو موڑا اور بدن سیدھا ہو گیا ۔ اگر وہ نہوتا تو جگہ سے ہل جل بھی نہ سکتا

(حکیم) پھر بادشاہ کے پاس آیا ۔ اور اُس ناشکر نے اُسکی طرف دیکھا بھی نہیں

دانشمند نے حیا سے سر جھکا لیا - میں نے سُنا ہے کہ چپکے چپکے یہ کہتا ہوا چلا گیا

کہ اگر میں کل اُسکی گردن نہ موڑتا ۔ تو آج اُسکا مُنہ میری طرف سے نہ مُڑتا

(حکیم نے) غلام کے ہاتھ ایک بیج بھیجا ۔ (اور کہدیا) کہ اسے انگیٹھی پر دھریو

(اُسنے ایسا ہی کیا) اور بادشاہ کو (بیج کے) دھوئیں سے چھینک آئی (جس سے) اُسکا سر اور گردن ویسی ہی ہو گئی جیسی پہلے ہوتی تھی

عذر کرنے کو اُس حکیم کے پیچھے دوڑے ۔ بہت ڈھونڈا مگر نہ پایا

تو بھی خدائے منعم کے حکم سے گردن نہ موڑ ۔ کیونکہ (اگر موڑیگا) تو قیامت کے دن سر نہ اُٹھا سکیگا

کہانی

رات اور دن تیرے آرام کے لئے ہیں ۔ اور روشن چاند اور جہان کو روشنی بخشنے والا سورج

ہوا تیرے لئے فراش کی طرح ۔ سبزہ کا بچھونا بچھاتی ہے -

ہوا - برف - مینہ اور ابر ہے تو ۔ اور کڑک گرجتی - اور بجلی کوندتی ہے تو

سب خدا کے فرمانبردار اور کارگزار ہیں ۔ کہ تیرے لئے مٹی میں سے اناج اُگاتے ہیں

اور اگر تجھے پیاس لگے تو تکلیف سے ترس نہو - کیونکہ ابر کا سقا تیرے لئے کندھے پر پانی لاتا ہے

(خدا) مٹی میں سے رنگین و خوشبو دار و لذیذ میوے پیدا کرتا ہے جس سے آنکھ اور دماغ اور حلق لطف اُٹھاتا ہے

تجھے شہد مکھی سے بخشا اور مکھی ہوا سے پیدا کی - تجھے کھجوریں کھجور کے درخت سے دیں اور کھجور کا درخت گٹھلی سے اُگایا

سارے باغبان (یا موم و کاغذ کا درخت بنانیوالے) حیرت سے ہاتھ کاٹتے ہیں کہ ایسا درخت کسی نے نہیں لگایا

معطوف علیہ معطوف ہیں ۵ اور ۵ کا فاعل خدا ہے - رنگ و بوی و طعام مفعول بہ - دوسرے مصرع ان تینوں چیزوں کی صفت بطریق [illegible]

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خور و ماه و پروین برائے تواند	قنادیل سقفِ سرائے تواند
زخارت گل آورد و از نافہ مشک	زر از کان و برگِ تر از چوبِ خشک
بدستِ خودت چشم و ابرو نگاشت	کہ محرم باغیار نتواں گذاشت
توانا کہ آں نازنیں پرورد	بالوانِ نعمت چنیں پرورد
بجاں گفت باید نفس بر نفس	کہ شکرش نہ کارِ زبانست و بس
خدایا دلم خوں شد و دیدہ ریش	کہ مے بینم انعامت از گفت بیش
نگویم دد و دام و مور و سمک	کہ فوجِ ملائک بر اوجِ فلک
ہنوزت سپاس اندکے گفتہ اند	ز بیور ہزاراں یکے گفتہ اند
برو سعدیا دستِ و دفتر بشوے	براہے کہ پایاں ندارد مپوے

حکایت

یکے گوشِ کودک بمالید سخت	کہ اے بوالعجب رائے برگشتہ بخت
ترا تیشہ دادم کہ ہیزم شکن	نگفتم کہ دیوارِ مسجد بکن
زباں آمد از بہرِ شکر و سپاس	بغیبت نگرداندش حق شناس
گذرگاہِ قرآن و پندست گوش	بہ بہتان و باطل شنیدن مکوش
دو چشم از پئے صنعِ باری نکوست	زعیبِ برادر فرو گیر و دوست

گفتار اندر نظر کردن در حالِ ناتواں و شکرِ نعمتِ او تعالےٰ

نداند کسے قدرِ روزِ خوشی	مگر روزے کافتد بسختی کشی
زمستانِ درویش در تنگ سال	چہ سہل است پیشِ خداوند مال

ز بیور دری زبان میں دس ہزار کو کہتے ہیں - بیور ہزار دس ہزار ایک ہزار میں ضرب دیے ہوئے یعنی ایک کروڑ اور پھر اسکی جمع کرنے سے نہایت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سورج چاند اور ستارے تیرے لئے ہیں۔ تیرے گھر کی چھت کی لالٹینیں ہیں
کانٹے سے تیرے لئے پھول نکالا اور نافہ سے مشک کان سے سونا اور سوکھے ٹھنڈ سے ہرے پتے

اپنے دستِ قدرت سے تیرے اعضا بنائے | اسلئے کہ اپنے کو غیروں پر نہیں چھوڑا جاتا
وہ قادر جو آسمان زمیں کی پرورش کرتا ہے | رنگ برنگ کی نعمتوں سے اسیطرح پالتا ہے
اسکا شکر دم بدم جان سے کرنا چاہئے | کیونکہ اسکا شکر صرف زبان ہی کا کام نہیں ہے
اے خدا میرا دل خون اور آنکھیں زخمی ہو گئیں | کیونکہ تیرے احسان بیان سے باہر دیکھتا ہوں

میں یہ نہیں کہتا کہ درندے اور چرندے اور کیڑے اور دریائی جانور (تیرا شکر بجا لاتے ہیں) بلکہ یہ کہتا ہوں کہ فرشتوں کی فوج

ابھی تیرا شکر تھوڑا ہی ادا کیا ہے | بلکہ کروڑوں میں سے ایک ادا کیا ہے
اے سعدی! جا دشکر، لکھنا موقوف کر | جس رستے کی انتہا نہیں مت دوڑ

کہانی

ایک نے لڑکے کا کان زور سے مروڑا (اور کہا) کہ اے ناسمجھ بد نصیب!
میں نے تجھے کلہاڑی لکڑیاں چیرنے کو دی تھی۔ یہ نہیں کہا تھا کہ مسجد کی دیوار توڑ ڈالیو

زبان شکر کرنے کے لئے بنی ہے | عارف اُسے غیبت کرنیکے لئے نہیں ہلاتا

کان قرآن (شریف) اور نصیحت سننے کا مقام ہے پس تہمت اور جھوٹ سننے میں کوشش نہ کر
دونوں آنکھیں خدا کی صنعت کا تماشا دیکھنے کے لئے کھلی ہیں تو انھیں بھائی اور عیب دیکھنے سے بند کر

ضعیفوں کے حال پر نظر کرنے اور خدا تعالے کا شکر کرنیکا بیان

آرام کے زمانہ کی کوئی قدر نہیں کرتا | مگر جب مصیبت میں پھنستا ہے
جاڑے میں کال کے مارے فقیر کا حال دیکھ | مالدار کے آگے تو دجاڑا (کاٹنا) بہت آسان ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سلیمے که یک چند نالاں نخفت — خداوند را شکر صحت نگفت

چو مردانه رو باشی و تیز پاے — بشکرانه باکند پویاں بپاے

به پیر کہن بر ببخش اے جواں — توانا کند رحم بر ناتواں

چه دانند جیحونیاں قدر آب — ز وا ماندگاں پرس در آفتاب

عرب را که دجله باشد قعود — چه غم دارد از تشنگان زرود

کسے قیمت تندرستی شناخت — که یک چند بیچاره در تب گداخت

ترا تیره شب کے نماید دراز — که غلطی ز پہلو به پہلو بناز

بر اندیش ز افتان و خیزان تب — که رنجور داند درازی شب

ببانگ دہل خواجه بیدار گشت — چه داند شب پاسباں چوں گذشت

حکایت

شنیدم که طغرل شبے در خزاں — گذر کرد بر ہندوے پاسباں

ز باریدن برف و باران و سیل — بلرزش در افتاده ہمچوں سہیل

دلش بر وے از رحمت آورد جوش — که اینک قبا پوستینم بپوش

دمے منتظر باش بر طرف بام — که بیروں فرستم بدست غلام

بدیں بود باد صبا در وزید — شہنشه در ایوان شاہی خزید

وشاقے پری چہره در خیل داشت — که طبعش بدو اندکے میل داشت

تماشاے ترکش چناں خوش فتاد — که ہندوے مسکیں برفتش ز یاد

قبا پوستینی گذشتش بگوش — ز بدبختیش در نیامد بدوش

مگر رنج سرما بروے بس نبود — که جور سپہر انتظارش فزود

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو تندرست کچھ دن (دکھ سے) جیتا نہیں رہا | اُسنے تندرستی کا شکر خدا کی جناب میں ادا نہیں کیا

جب تو چالاک و تیز قدم ہے۔ تو اسکے شکریہ میں سست رفتاروں کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر چل

اے جوان! بوڑھے پر ترس کھا | اور طاقتوروں کو ناطاقت پر رحم کرنا چاہئے

جیحون کے کنارے پر رہنے والوں کو پانی کی کیا قدر۔ دھوپ میں تھکے ہاروں سے (اسکی قدر) پوچھ

جو عرب دجلہ کے کنارے پر بیٹھا ہو | اُسے زرود کے پیاسوں کا کیا غم؟

تندرستی کی قدر وہ شخص کرتا ہے۔ جو بیچارگی کی حالت میں کچھ مدت بخار میں گھلا ہو

تو جو آرام سے پڑا کروٹیں لے رہا ہے | اندھیری رات تجھے کیا دراز معلوم ہو

بخار میں تڑپنے والوں سے پوچھ | کیونکہ رات کی درازی کا حال بیمار ہی جانتا ہے

میاں نوبت کی آواز سے چونکے ہیں۔ اُنھیں کیا خبر کہ چوکیدار کی رات کیسی گزری

کہانی

مَیں نے سنا ہے کہ طغرل جاڑے کے موسم میں ایک رات۔ چوکیدار ہندو پاس گزرا

جو برف۔ اور مینہ۔ اور ندی کے بہنے کے سبب۔ سُہیل کی طرح کپکپا رہا تھا

اُسکے دل میں رحم نے جوش مارا (بولا) کہ ابھی میری قبا پوستین پہن لیجو

ذرا کوٹھے کے گوشے میں انتظار کر | کہ مَیں غلام کے ہاتھ بھیجتا ہوں

یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ٹھنڈی ہوا چلی | اور بادشاہ اپنے محل میں گھس گیا

اُسکے ہاں ایک خوبصورت غلام تھا | جس پر بادشاہ کی طبیعت کو کچھ میلان تھا

اُس غلام کا جلوہ اُسے ایسا بھلا معلوم ہوا۔ کہ غریب ہندو کو بھول گیا

اُسکے کان میں قبا پوستین کی آواز تو آئی۔ مگر بدنصیبی سے اُسکا پہننا نصیب نہ تھا

شاید ٹھنڈ کی تکلیف اُسکے لئے کافی نہ تھی۔ کہ آسمان کے ظلم نے اُس پر انتظار کی مصیبت بڑھائی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نگہ کن چو سلطاں بغفلت بخفت	که چوبک زنش بامداداں چه گفت
مگر نیک بختت فراموش شد	چو دستت در آغوشِ آغوش شد
ترا شب بعیش و طرب میرود	چه دانی که بر ما چه شب میرود
فرو برده سر کاروانی بدیگ	چه از پا فرو رفتگانش بریگ
بدار اے خداوند زورق بر آب	که بیچارگاں را گذشت از سر آب
توقف کنید اے جوانانِ چست	که در کاروانند پیرانِ سست
تو خوش خفته در ہودجِ کاروان	مہارِ شتر در کفِ ساروان
چه ہامون و کوہت چه سنگ و رمال	ز رہ باز پس ماندگاں پرس حال
ترا کوہ پیکر ہیون مے برد	پیاده چه دانی که خوں میخورد
بآرامِ دل خفتگان در بنه	نه دانند حالِ شکم گرسنه

حکایت

یکے را عسس دست بربسته بود	ہمیشه پریشان و دل خسته بود
بگوش آمدش در شبِ تیره تنگ	که شخصے ہمے نالد از دست تنگ
بخندید دزدِ سیه کار و گفت	تو بارے ز دوراں چه نالی بخفت
برو شکرِ یزداں کن اے تنگدست	که دستت عسس تنگ برہم نبست
مکن ناله از بینوائی بسے	چو بینی ز خود بینواتر کسے

حکایت

برہنه تنے یک درم وام کرد	تنِ خویش را کسوتِ خام کرد
بنالید کاے طالعِ بدلگام	مگر ما بپختیم دریں زیرِ خام

وساماں - بینوا مرکب بمعنی بے سروساماں - گله وام قرض - در بمعنی بر ہے - خام بن کھا یا چمڑا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب بادشاہ غافل ہو کر سو رہا تو غور کر کہ ہو کیا اروں کے افسر نے اُس سے صبح کو کیا کہا
شاید نیک بخت تجھے یاد نہیں رہا | جب محبوب کی بغل میں ہاتھ دیکر سو رہا
تیری رات عیش و نشاط میں بسر ہوتی ہے تجھے کیا خبر کہ ہم پر رات کو کیا گزرتی ہے
قافلہ والا جب کجاوہ میں (آرام سے) لیٹا ہے اُسے ریت میں پاؤں دھنسے ہوؤں کی کیا پڑا
اے ناخدا! کشتی پانی میں ٹھیرا لے کیونکہ پانی بیچاروں کے سر سے گزر چکا
اے چالاک جوانو! (ذرا) توقف کرو | کیونکہ قافلہ میں ضعیف بوڑھے بھی ہیں
تو جب قافلہ میں ہودہ کے اندر آرام سے سو رہا ہے اور اُونٹ کی نکیل ساربان کے ہاتھ میں ہے
سخت زمین اور پہاڑ اور پتھر اور ریت تجھے برابر ہے پیچھے تھکے ہاروں کا حال پوچھ
تجھے پہاڑ جیسے جسم کا اُونٹ لئے جاتا ہے پیدل کی تجھے کیا خبر کہ سخت مصیبت میں ہے
گھر میں چین سے سونے والے | بھوکے کا حال نہیں جانتے

کہانی

کوتوال نے ایک کی مشکیں باندھ دی تھیں وہ ہر وقت اُداس اور غمگین تھا
اندھیری رات میں اُس نے سُنا | کہ ایک شخص تنگدستی کے سبب فریاد کر رہا ہے
بدکار چور نے ہنسکر کہا۔ کہ تو زمانہ کی کیا شکایت کرتا ہے۔ چُپ رہ
اے مفلس! جا خدا کا شکر کر۔ کہ کوتوال نے تیری مُشکیں نہیں جکڑی ہیں
(پھر) بے سامانی سے نہ چیخ چلا۔ جب تو کسیکو اپنے سے بڑھکر بے سامان دیکھے

کہانی

ایک ننگے نے ایک درم قرض لیکر | اپنے لئے بن کمائی کھال کا لباس بنایا
پھر فریاد کی کہ اے سرکش نصیب! مَیں تو اِس کھال کے لباس سے گرمی کے مارے جلگیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ف ۵ ناپخته خام عقل۔ ناقص زندانی چاه زندان محبوس کے قید کرنے کا گڑھا۔ ف ۵۲ پختہ خام کے معنی ناپختہ ناتجربہ کار ... خام کے معنی ... وہ تشبیہ جس ... کے ہاتھ پاؤں باندھ کر چاہ زندان میں ڈالا ... ایک شخص یعنی اس پارسا کی صورت یہودی کی سی نظر آئی ف ۵۳ ... قفائے پیاسے ...

چو ناپخته آمد ز سختی بجوش	ش	یکی گفتش از چاه زندان خموش
بجا آورد ای خام شکر خدای		که چون ما نه خام بر دست و پای

حکایت

یکی کرد بر پارسائی گذر	بصورت جهود آمدش در نظر
قفائی فرو کوفت بر گردنش	ببخشید درویش پیراهنش
خجل گفت کانچه از من آمد خطاست	ببخشای بر من چه جای عطاست
بشکرانه گفتا بشر نایستم	که آنم که پنداشتی نیستم
نکو سیرت بی تکلف برون	به از نیکنام خراب اندرون
بنزدیک من شب رو راهزن	به از فاسق پارسا پیرهن

حکایت

ز ره باز پس مانده میگریست		که مسکین تر از من بریش پشت کیست
خری بارکش گفتش ای بی تمیز		ز جور فلک چند نالی تو نیز
برو شکر کن چون بخر برنهٔ		که آخر بزیر کسان خر نهٔ

حکایت

سرشت است بارے شفا در عسل	بخندید کانکه زور آورد بر اجل
عسل خوش کند زندگان را مزاج	ولی درد مردن ندارد علاج
همیدون ببے منفعت در نبات	اگر شخص را مانده باشد حیات
رمق مانده را که جان از بدن	برآید چه سود انگبین در دهن
یکی گرز پولاد بر مغز خورد	کسی گفت صندل بمالش بدرد

[illegible]

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب وہ کم عقل تکلیف سے جوش میں آیا - ایک نے چاہِ زنداں میں سے اُس سے کہا کہ چُپ رہ
اے بیوقوف! خدا کا شکر کر - کہ ہماری طرح تیرے ہاتھ پاؤں تسمہ سے بندھے ہوئے نہیں ہیں

کہانی

ایک شخص ایک پرہیزگار ہیں گیا - اور اُسکی صورت اُسے یہودی کی سی نظر آئی
ایک دھول اُسکی گردن پر جڑی - اور اُس (پارسا) فقیر نے اُسے (اپنا) کُرتہ عطا کیا

شرمندہ ہوکر بولا مجھ سے خطا ہوئی | تُو (ہی) مجھے معاف کر - عطا کرنا کیسا

بولا میں (تجھے) ایذا نہیں پہنچاتا (اس امر کے) شکریہ میں کہ تو نے مجھے جیسا خیال کیا تھا میں ویسا نہیں ہوں

ظاہر کا سیدھا سادہ نیک خصلت | نیک نام بد باطن سے بہتر ہے

(بلکہ) میرے نزدیک بٹ مار چور - پرہیزگاروں کا لباس پہننے والے بدکار سے اچھا ہے

کہانی

ایک تھک کر پیچھے رہگیا ہوا رو رہا تھا - کہ اس جنگل میں مجھ سے بڑھ کر عاجز کون ہے؟
ایک لدے ہوئے گدھے نے اُس سے کہا کہ اے بے شعور! تو آسمان کے ظلم کی کب تک شکایت کریگا
اگرچہ تو گدھے پر سوار نہیں ہے - تو بھی جا شکر کر - کہ لوگوں کی سواری میں تو گدھے کی طرح نہیں ہے

کہانی

خدا نے شہد میں تندرستی رکھی ہے | مگر نہ اسقدر کہ موت پر غالب آجائے

شہد زندوں کی طبیعت تو درست کر دیتا ہے - مگر موت کے دُکھ کا (کوئی) علاج نہیں
اسی طرح روئیدگی (یعنی دواؤں) میں بھی بہت نفع رکھا ہے بشرطیکہ جسم میں زندگی باقی ہو
اخیر وقت جسکی جان بدن سے نکلنے کو ہو - اُسکے مُنہ میں شہد ڈالنے سے کیا فائدہ
ایک نے فولادی گرز کی چوٹ سر پر کھائی - ایک شخص بولا کہ اسکے درد کی جگہ صندل لگاؤ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بپیش خطر تا توانی گریز | ولیکن مکن با قضا پنجه تیز
درونش تا بود قابل شرب و اکل | برون تازه رویست و پاکیزه شکل
خراب آنکه این خانه گردد تمام | که باهم نسازند طبع و طعام
مزاجت تر و خشک و گرم است و سرد | مرکب ازین چار طبع است مرد
یکے زین چو بر دیگرے یافت دست | ترازوے عدل طبیعت شکست
اگر باد سرد از نفس نگذرد | تف سینه جان در خروش آورد
وگر دیگ معده بجوشد طعام | تن نازنین را شود کار خام
وراینان نه بندد دل اهل شناخت | که پیوسته باهم نخواهند ساخت
توانائی تن مدان از خورش | که لطف حقت میدهد پرورش
بحقش که گر دیده بر تیغ و کارد | نهی حق شکرش نخواهی گزارد
چو روے بخدمت نهی بر زمین | خدا را ثنا گوے و خود را مبین
گدائی است تسبیح و ذکر و حضور | گدا را نباید که باشد غرور
گرفتم که خود خدمتے کرده | نه پیوسته اقطاع او خورده

گفتار در سابقهٔ حکم ازل و توفیق خیر

نخست او ارادت بدل بر نهاد | پس این بنده بر آستان سر نهاد
گر از حق نه توفیق خیرے رسد | کے از بنده خیرے بغیرے رسد
زبان را چه بینی که اقرار داد | ببین تا زبان را که گفتار داد
در معرفت دیدهٔ آدمی است | که بگشاده بر آسمان و زمی است

ظاہری و باطنی مقصود ہے ۳۳ سابقہ زمانہ سابق کی قضا حکم اور جو امر پہلے سے کسی کام کے سرانجام کا وسیلہ ہو (صفحہ ۱۴۹ دیکھو)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جہانتک ہوسکے خطر کی جگہ سے بھاگ ۔ مگر خدا کے حکم سے مقابلہ کرنے کو آمادہ نہو

معدہ میں جبتک کھانا رچتا پچتا ہے ۔ بدن پر شگفتگی اور چہرہ پر رونق ہے

یہ گھر اُسوقت بالکل اُجڑ جاتا ہے ۔ جب کھانا انگ نہیں لگتا

تیرا مزاج تر و خشک و گرم و سرد سے بنا ہے ۔ آدمی ان چار عناصر سے مرکب ہے

جہاں انمیں سے ایک دوسرے پر غالب آیا ۔ طبیعت کے اعتدال کی ترازو ٹوٹی

اگر ہوا سانس کے ذریعہ سے اندر نہ جائے ۔ تو اندر کی گرمی ہلاک کر ڈالے

اور اگر معدہ غذا کو نکال دے (یعنی تخمہ ہو جائے) تو بدنِ نازک کا کام بگڑ جائے

عارف انکا بھروسا نہیں کرتا ۔ کیونکہ یہ ہمیشہ باہم موافق نرہینگے

بدن کی طاقت کھانے سے نہ سمجھ (بلکہ یہ سمجھ کہ) خدا کی مہربانی تیری پرورش کرتی ہے

خدا کے حق کی قسم کہ اگر تو آنکھ کو تلوار اور چھری پر بھی دھر دے تو اُسکے شکر کا حق ادا نہ کر سکے

جب تُو عبادت کے لئے سجدہ کرے ۔ تو خدا ہی کی تعریف کر ۔ اپنا کام نہ سمجھ

تسبیح و یادِ الٰہی اور دل کی حضوری گدائی ہے اور گدا کو مغرور ہونا نہ چاہیے

میں نے مانا کہ تُو نے اُسکی بڑی عبادت کی (گمر کیا) ہمیشہ اُسکی نعمتیں نہیں کھائیں

حکمِ اَزَلی کے پہچاننے اور نیک کام کی توفیق کا بیان

پہلے خدا نے اُسکے دلمیں ارادہ پیدا کیا ۔ پھر بندہ نے (عبادت کے لئے) سر جھکایا

اگر خدا کی طرف سے بھلائی کی توفیق نہو ۔ تو بندہ کب کسی کے ساتھ بھلائی کر سکتا ہے

تُو زبان کو جس نے اقرار کیا ہے کیا دیکھتا ہے ۔ یہ دیکھ کہ زبان کو گویائی کس نے بخشی

آدمی کی آنکھ (یا تمیز) پہچان کا دروازہ ہے ۔ جو آسمان و زمین پر کُھلا ہوا ہے

مگر مبتدا آگے کا جملہ خبر ۔ دوسرے مصرع میں مزا ہے للعاویدہ آدمی مبتدا ۔ ہ معرفت خبر دوسرا مصرع اُسکا بیان ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرادِ ابر ادری اشارہ ۱ نحوی کی طرف ... اس شعر میں لفظ و نثر غیر مرتب ... زبان ... متکلم کے دل کی کنجی ... اور کان سامع ... کے دل کی ... قصہ برداشتن قصہ بیان کرنا ... یعنی ... جاسوس ... سلطانِ ... ہوش سے مراد دل ... گوش اور سلطان ہوش میں اضافت تشبیہی ہے ... لفظ ناطقہ جاسوس ... مراد متکلم اور تراسمع سے سامع ... لفظ کے معنی پھینکنا ... اور بولنا ہیں ... سمع سننا + دراک مبالغہ کا صیغہ ... ادراک سے بہت سمجھنے والا ... مطلب کو پہنچنے والا + لفظ اور سمع سے آلۂ لفظ و آلۂ سمع مراد ... یعنی بہتر ہے یعنی زبان اور کان ... خواننده گویا ... ایں درست اشارہ

	۹ ب	
کیست فہم بودے نشیب و فراز		گر ایں در نکردے برویت تو باز
سر آورد دو دست از عدم در وجود		دریں جود بنہاد و در وے سجود
وگرنہ کے از دستِ جود آمدے		محال ست کز سر سجود آمدے
بحکمت زبان داد و گوش آفرید		کہ باشند صندوقِ دل را کلید
اگر نہ زباں قصہ برداشتے		کس از سرِ دل کے خبر داشتے
وگر نیستی سعیِ جاسوسِ گوش		خبر کے رسیدے بسلطانِ ہوش
مرا لفظِ شیرینِ خوانندہ داد		ترا سمعِ دراکِ داننده داد
مدام ایں دو چوں حاجباں بر درند		ز سلطاں بہ سلطاں خبر میبرند
چہ اندیشی از خود کہ فعلم نکوست		از آں در نگہ کن کہ تقدیر اوست
برد بوستاں باں بایوانِ شاہ		بہ تحفہ ثمر ہم ز بستانِ شاہ

باب نہم در توبہ

بیا اے کہ عمرت بہفتاد رفت	مگر خفتہ بودی کہ برباد رفت
ہمہ برگ بودن ہمے ساختی	بتدبیر رفتن نہ پرداختی
قیامت کہ بازارِ مینو نہند	منازل باعمالِ نیکو دہند
بضاعت بچندانکہ آری بری	وگر مفلسی شرمساری بری
کہ بازار چندانکہ آگندہ تر	تہیدست را دل پراگندہ تر
چو سرمایہ امروز باطل کنی	ندانم کہ فردا چہ حاصل کنی
ببازارِ محشر بضاعت فرست	پسندیدہ اے بندہ طاعت فرست

زبان و گوش ... کی طرف ... بیان اور ... سلطان ہے ... مراد دل ... سامع ... یعنی ... مقصود بالذات ہے یعنی ... حقیقی ... ہے ... جان ... سبب ... یعنی ... توفیق کے ... مراد ...

... بوستان ... باغبان کی خدمت میں ... بادشاہ ... میوہ ... اپنے نفس ... خطاب ہے ... پہلا ... اول ...

میں بیاکہ یہ معنی ہونگے کہ توبہ و استغفار کے لئے اُٹھ - اور دوسری صورت میں یہ کہ میری نصیحت سننے کو آ۔ (صفحہ ۱۵۱ دیکھو)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مجھ کو پستی و بلندی کی تمیز کب ہوتی	اگر (خدا) اِس دروازہ کو تیرے چہرہ پر کھولتا
سر اور ہاتھ عدم سے وجود میں لایا	اور اسمیں بخشش اُسمیں سجدہ کی قابلیت رکھتی
نہیں تو ہاتھ سے بخشش کب ہو سکتی	ممکن نہیں کہ سر سے سجدہ ہو سکتا

اپنی حکمت سے زبان اور کان پیدا کئے - تاکہ (دونو) دل کے صندوق کی کنجی بنیں

اگر زبان قصہ نہ بیان کرتی - تو (متکلم کے) دل کے بھید سے کون واقف ہوتا

اور اگر کان کا مخبر کوشش نہ کرتا	تو (سامع کے) دل کو کیونکر خبر پہنچتی

مجھے میٹھی اور بھید ظاہر کرنیوالی زبان دی - اور تجھے نہایت سمجھنے اور تاڑنیوالے کان دئے

یہ دونو ہمیشہ دربانوں کی طرح دروازے پر رہتے ہیں ایک بادشاہ کا پیغام دوسرے بادشاہ کو پہنچاتے ہیں

اپنے سے اچھا فعل صادر ہونا اپنی طرف سے نہ سمجھ - بلکہ درگاہ الٰہی کی طرف سے سمجھ کیونکہ اُسی کی توفیق سے ہوتا ہے

باغبان بادشاہ کے محل میں تحفہ کے طور پر بادشاہی کے باغ کا پھل لے جاتا ہے

نواں باب توبہ کے بیان میں

اے کہ تیری بہت سی عمر گزر چکی اب تو توبہ کر	مگر تو پڑا سوتا تھا کہ یہ (اتنی عمر) ضائع ہو گئی
عمر بھر رہنے ہی کا سامان کرتا رہا	چلنے کی تدبیر کی طرف توجہ نہ کی

قیامت کے دن جبکہ بہشت (یا آخرت) کا بازار کھولینگے جتنے اچھے عمل ہونگے اُتنے ہی رتبے دینگے

جتنی پونجی لائیگا اُتنا ہی فائدہ اُٹھائیگا - اور اگر تہیدست ہے تو پچھتائیگا

کیونکہ بازار جتنا (مال و اسباب سے) زیادہ بھرا ہوگا - اُتنی ہی زیادہ مفلس کو حسرت ہوگی

جب تو آج پونجی گنوا بیٹھے گا - تو میں نہیں جانتا کہ کل کیا فائدہ اُٹھائیگا ؟

قیامت کے بازار میں بضاعت بھیجدے - اے بندے ! پسندیدہ طاعت بھیجدے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ز پنجه درم پنج اگر کم شود
دلت ریش سرپنجهٔ غم شود

چو پنجاه سالت برون شد ز دست
غنیمت شمر پنج روزی که هست

اگر مرده مسکین زبان داشتی
بفریاد و زاری فغان داشتی

که ای زنده چون هست امکان گفت
لب از ذکر چون مرده برهم مخفت

چو ما را بغفلت بشد روزگار
تو باری دمی چند فرصت شمار

حکایت پیرمرد و تحسر بر روزگار جوانی

شبی در جوانی و طیب نعم
جوانان نشستیم چندی بهم

چو بلبل سرایان چو گل تازه روی
ز شوخی در افگنده غلغل بکوی

جهاندیده پیری ز ما برکنار
ز دور فلک لیل مویش نهار

چو فندق زبان از سخن بسته بود
نه چون ما لب از خنده چون پسته بود

جوانی برو گفت کای پیرمرد
چه در کنج حسرت نشینی بدرد

یکی سر برآر از گریبان غم
بآرام دل با جوانان بچم

برآورد سر سالخورد از نهفت
جوابش نگر تا چه پیرانه گفت

چو باد صبا بر گلستان وزد
چمیدن درخت جوان را سزد

چمد تا جوان است و سرسبز خوید
شکسته شود چون بزردی رسید

بهاران که بید آورد بید مشک
بریزد درخت کهن برگ خشک

نه زیبد مرا با جوانان چمید
که بر عارضم صبح پیری دمید

بقید اندرم جره بازی که بود
دمادم سر رشته خواهد ربود

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پچاس درہموں میں سے اگر پانچ کم ہو جائیں تو غم کے پنجہ سے تیرا دل گھایل ہو جائے
جب (عمر میں) سے پچاس برس تیرے ہاتھ سے نکل گئے تو خیر ان باقی دو چار ہی دن کو غنیمت سمجھ

اگر غریب مردہ بول سکتا | تو رو رو کر چیختا چلاتا

کہ اے زندہ! جب تجھے گویائی کی طاقت ہے۔ تو اس طرح نہ سو کہ ہونٹ مردہ کی طرح یاد الٰہی سے بند ہو جائیں
جب ہماری عمر غفلت میں گزر گئی۔ تو خیر تو ہی ان چند سانسوں کو غنیمت سمجھ

بڈھے اور جوانی کے زمانہ پر اُسکے حسرت کرنے کی کہانی

جوانی اور ناز و نعمت کی خوشی (کے زمانہ) میں ایک رات ہم چند جوان اکٹھے بیٹھے تھے
بلبل کی طرح گاتے اور پھول کی طرح شگفتہ۔ اُمنگ سے محلہ میں دُھوم مچا رکھی تھی
ایک جہاں کی سیر کئے ہوئے بوڑھے نے جو ہم سے الگ بیٹھا تھا اور آسمان کی گردش سے اُسکے بالوں کی رات دن ہو گئی تھی
فندق کی طرح بات چیت سے زبان بند کر رکھی تھی اُسکے ہونٹ ہماری طرح خندہ سے پستہ کی مانند کھلے نہ تھے
ایک جوان نے اُس سے کہا اے بڈھے میاں! گوشہ میں درد سے افسوسناک کیوں بیٹھے ہو؟

غم کے گریبان سے ذرا سر باہر نکالو | اور خوشی خوشی جوانوں کے ساتھ ٹہلو
بڈھے نے گریبان سے سر نکالا | اور دیکھ کہ کیسا بزرگانہ جواب دیا

جب پروا ہوا باغ میں چلتی ہے۔ تو لہلہانا ہرے ہی درختوں کو زیب دیتا ہے
خوید جب ہی تلک لہلہاتی ہے کہ جوان اور سبز ہوتی ہے جہاں زرد ہوئی اور ٹوٹی
بہار کے موسم میں جب ہوا بید مشک کی خوشبو پھیلاتی ہے پرانے درخت سوکھے پتے جھاڑ دیتے ہیں

مجھے جوانوں کے ساتھ ٹہلنا نہیں پھبتا | کیونکہ میرے رخسار پر بڑھاپے کی سفیدی آ گئی
جو جرہ میری قید میں تھا۔ دمبدم | ڈور کا سرا چھڑانا چاہتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شما راست نوبت برین خوان نشست
کہ ما از تنعم بشستیم دست

چو بر سر نشست از بزرگی غبار
دگر چشم عیش جوانی مدار

مرا برف بارید بر پر زاغ
نشاید چو بلبل تماشای باغ

کند جلوہ طاؤس صاحب جمال
چہ میخواہی از باز برکندہ بال

مرا غلہ نیک آمد اندر درو
شما را کنون میدمد سبزہ نو

گلستان ما را طراوت گزشت
کہ گلدستہ بندد چو پژمردہ گشت

مرا تکیہ جان پدر بر عصاست
دگر تکیہ بر زندگانی خطاست

مسلم جوان راست بر پای جست
کہ پیران برند استعانت بدست

گل سرخ رویم نگر زر ناب
فرو رفت چون زرد شد آفتاب

ہوس پختن از کودک ناتمام
چنان زشت نبود کہ از پیر خام

مرا می بباید چو طفلان گریست
ز شرم گناہان نہ طفلانہ زیست

نکو گفت لقمان کہ نازیستن
بہ از سالہا بر خطا زیستن

ہم از بامداداں در کلبہ بست
بہ از سود و سرمایہ دادن ز دست

جوان تا رساند سیاہی بنور
برد پیر مسکین سپیدی بگور

حکایت

کہن سالی آمد بنزد طبیب
ز نالیدنش تا بمردن قریب

کہ دستم برگ بر نہ اے نیک رائے
کہ پایم ہمی بر نیاید ز جائے

بدان ماند این قامت خفتہ ام
کہ گوئی بگل در فرو رفتہ ام

برو گفت دست از جہان بر گسل
کہ پایت قیامت بر آید ز گل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس خوان پر بیٹھنے کا تمھارا زمانہ ہے | کیونکہ ہم تو عیش و آرام سے ہاتھ دھو چکے

جب بڑھاپے کی سفیدی سر پر چھا گئی | تو پھر جوانوں کے سے عیش منانے کی توقع نہ رکھ

میرے کوّے کے پروں جیسے سیاہ بالوں پر برف پڑ گئی اب بلبل کی طرح باغ کی سیر کرنی نہیں پھبتی

خوبصورت مور ناچتا بھلا معلوم ہوتا ہے | تو پر کٹے باز میں کیا لطف ڈھونڈتا ہے

میرا اناج کٹنے کے بہت قریب آ پہنچا | اور تمھارا سبزہ نیا ہی اُگ رہا ہے

ہمارے باغ کی تازگی کا زمانہ گزر گیا | کون گلدستہ بنائے جب پھول کُملا گئے

اے باپ کی جان میرا سہارا لکڑی پر ہے | پس زندگی پر اعتماد کرنا غلطی ہے

جوانوں کو اچھلنا کودنا زیبا ہے | کیونکہ بڈھے تو ہاتھ کا سہارا لیتے ہیں

دیکھ کہ میرے چہرے کا لال پھول بالکل زرد ہو گیا۔ اور جہاں سورج زرد پڑا غروب ہوا

ہوس نکالنی طفل نابالغ سے۔ اتنی بدنما نہیں ہے جتنی پیر نابالغ سے

مجھے بچوں کی طرح رونا چاہیے۔ گناہوں کی شرم سے بچوں کی طرح زندگی بسر کرنی نہیں چاہیے

لقمان نے خوب کہا کہ مر جانا۔ برسوں ناراستی کے ساتھ جینے سے بہتر ہے

صبح ہی سے دوکان کا دروازہ بند کر دینا۔ نفع اور اصل مال کے گنوا دینے سے بہتر ہے

جوان کے سیاہ بال جبتک سفید ہوں | غریب بوڑھا سفید بال لیکر قبر میں پہنچیگا

کہانی

ایک بوڑھا طبیب کے پاس آیا۔ اسکی چیخ پکار مرنے کے قریب قریب تھی

(بولا) کہ اے نیک رائے میری نبض دیکھ | کہ میرے پاؤں جگہ سے نہیں اُٹھتے

میرا یہ دوہرا قدم ایسا معلوم ہوتا ہے | کہ گویا کیچڑ میں دھس گیا ہوں

اس نے کہا کہ زندگی سے ہاتھ دھو | کیونکہ تیرا پاؤں قیامت کو (قبر کی) مٹی میں ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر در جوانی زدی دست و پای
در ایام پیری بہش باش و رائے

چو دوران عمر از چہل بر گذشت
مزن دست و پا کآبت از سر گذشت

نشاط آنگه از من رمیدن گرفت
که شامم سپیده دمیدن گرفت

بباید ہوس کردن از سر بدر
که دور ہوس بازی آمد بسر

بسبزی کجا تازه گردد دلم
که سبزی بخواہد دمید از گلم

تفرج کنان در ہوا و ہوس
گذشتیم بر خاک بسیار کس

کسانیکه دیگر بغیب اندر اند
بیایند و بر خاک ما بگذرند

دریغا که فصل جوانی برفت
بلہو و لعب زندگانی برفت

دریغا چنان روح پرور زمان
که بگذشت بر ما چو برق یمان

ز سودائے آن پوشم و این خورم
نپرداختم تا غم دین خورم

دریغا که مشغول باطل شدیم
ز حق دور ماندیم و غافل شدیم

چه خوش گفت با کودک آموزگار
که کارے نکردیم و شد روزگار

گفتار اندر غنیمت شمردن قوت جوانی پیش از ضعف پیری

جوانا ره طاعت امروز گیر
که فردا جوانی نیاید ز پیر

فراغ دلت ہست و نیروے تن
چو میدان فراخ است گوئے بزن

من این روز را قدر نشناختم
بدانستم اکنون که درباختم

قضا روزگارے ز من در ربود
که ہر روزے از وے شب قدر بود

چه کوشش کند پیر خر زیر بار
تو میرو که بر باد پائی سوار

شکسته قدح گر ببندند چست
نیاورد خواہد بہاے درست

ملا اہل دنیا کی ہوا و ہوس ۔ حق راستبازی و عبادت ملا روزگار یعنی عمر یعنی عمر گزر گئی اور ہمنے کوئی عمل نیک نہ کیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر تو نے جوانی میں بیہودہ حرکتیں کی ہیں تو بڑھاپے میں تو سمجھ بوجھ کر اُسکی تلافی کر

جب تیری عمر چالیس برس سے گزر گئی تو ہاتھ پاؤں مارنے چھوڑ دے کیونکہ پانی سر سے گزر گیا

خوشی اُسوقت سے مجھ سے بھاگنے لگی — جب سے میری شام صبح ہونے لگی

اب ہوا و ہوس کو سر سے دُور کر — کیونکہ ہوس نکالنے کا زمانہ گزر گیا

اب سبزہ سے میرے دل کو تازگی کہاں — کہ عنقریب میری قبر پر سبزہ اُگنے کو ہے

ہم ہوا و ہوس میں بہتیروں کی — قبروں پر سیر کرتے گزرے

اور لوگ جو ابھی پیدا نہیں ہوے — وہ آکر ہماری قبروں پر گزرینگے

افسوس ہے کہ جوانی کی رُت نکل گئی — کھیل اور بیہودہ باتوں میں زندگی گزر گئی

ایسا جاں پرور زمانہ افسوس ہے — کہ ہم پر برقِ یمنی کی طرح گزر گیا

میں اِس فکر سے کہ وہ پہنوں اور یہ کھاؤں۔ دین کا فکر کرنے کی طرف متوجہ نہ ہوا

افسوس ہے کہ ہم واہیات میں مصروف رہے۔ عبادت سے دُور اور غافل رہے

اُستاد نے لڑکے سے کیا خوب بات کہی — کہ ہم نے کچھ نہ کیا اور عمر گزر گئی

جوانی کی وقت کو بڑھاپے کے ضعف سے پہلے غنیمت سمجھنے کا بیان

اے جوان! آج عبادت کر لے — کیونکہ بڑھاپے میں جوانی کے سے کام نہ ہو سکینگے

تیرے دل کو اطمینان اور بدن میں قوت ہے۔ جب میدان فراخ ہے تو گیند بلا کھیل لے

میں نے اِس دن کی قدر نہ کی۔ اب سمجھا جب اُسے گنوا چکا

قضا نے میرے ہاتھ سے وہ زمانہ کھو دیا — جسکا ایک ایک دن شبِ قدر تھی

بوڑھا گدھا بوجھ لدا کیا دوڑ سکتا ہے — تو دوڑ کہ گھوڑے پر سوار ہے

ٹوٹے پیالے کو اگرچہ خوب وصل کر دیں — تو بھی ثابت کی قیمت نہیں پائیگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کنون کوفتادت بغفلت ز دست | طریقی ندارد بجز باز بست
که گفتت بجیحون در انداز تن | چو افتاده دست و پایی بزن
بغفلت بدادی ز دست آب پاک | چه چاره کنون جز تیمم بخاک
چو از چابکان در دویدن گرو | نبردی هم افتان و خیزان برو
گر آن بادپایان برفتند تیز | تو بیدست و پا از نشستن بخیز

حکایت در معنی ادراک پیش از فوت

شبی خوابم اندر بیابان فید | فرو بست پای دویدن بقید
شتربانی آمد بهول و ستیز | زمام شتر بر سرم زد که خیز
مگر دل نهادی بمردن ز پس | که برمی نخیزی ببانگ جرس
مرا همچو تو خواب خوش در سرست | ولیکن بیابان به پیش اندرست
تو کز خواب نوشین ببانگ رحیل | نخیزی دگر کی رسی در سبیل
فرو کوفت طبل شتر ساربان | بمنزل رسید اولین کاروان
خنک هوشیاران فرخنده بخت | که پیش از دهل زن بسازند رخت
بره خفتگان تا برآرند سر | نبینند ره رفتگان را اثر
سبق برد رهرو که برخاست زود | پس از نقل بیدار بودن چه سود
چو شیبت در آمد بروی شباب | شبت روز شد دیده برکن ز خواب
من آن روز برکندم از عمر امید | که افتادم اندر سیاهی سپید
دریغا که بگذشت عمر عزیز | بخواهد گذشت این دم چند نیز

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اب کہ وہ غفلت کے سبب ہاتھ سے چھوٹ پڑا۔ اُس کے جوڑنے کے سوا کوئی چارہ نہیں

تجھ سے کس نے کہا کہ جیحون میں گر پڑ ۔ اور جب تو گر پڑا تو (نکلنے کے لئے) ہاتھ پاؤں مار

تُو نے غفلت کر کے پاک پانی ہاتھ سے کھو دیا ۔ اب خاک سے تیمم کرنیکے سوا علاج نہیں

جب تُو چالاکوں سے دوڑنے میں سبقت ۔ نہ لیگیا تو خیر گرتا پڑتا ہی چل ؛

اگر وہ تیز رو دوڑ کر نکل گئے۔ تو تُو لولا لنگڑا بیٹھے ہی بیٹھے چوتڑوں کے بل چل

وقت کے نکل جانے سے پہلے تدارک کرنیکے باب میں کہانی

فَید کے جنگل میں ایک رات نیند نے ۔ میرے پاؤں چلنے سے جکڑ دیئے

ایک ساربان آیا اور تندی و غصہ سے ۔ اُونٹ کی نکیل میرے سر پر مار کر بولا کہ اُٹھ

شاید تُو نے پیچھے رہ کر مرنے کی ٹھان لی ۔ کہ زنگ کی آواز سے نہیں اُٹھتا

میری آنکھوں میں بھی تیری ہی طرح مزے کی نیند بھری ہے۔ لیکن بیابان در پیش ہے

تو جو خواب شیریں سے کوچ کی آواز سُنکر ۔ نہیں اُٹھتا پھر قافلہ سے رستے میں کب ملیگا

ساربان نے کوچ کا نقارہ بجایا۔ اور قافلے کے اگلے لوگ منزل پر جا اُترے

وہ مُبارک نصیب ہوشیار خوشحال ہیں جو نقارہ بجانیوالے سے بھی پہلے اسباب باندھ لیتے ہیں

رستے میں سوئے ہوئے جب جاگیں گے ۔ تو چلنے والوں کا نشان بھی نہ پائیں گے

وہ راہگیر آگے بڑھا۔ جو جلدی اُٹھا ۔ قافلہ کے نکل جانیکے بعد جاگنے سے کیا فائدہ

جب بڑھاپے کی سفیدی جوانی کی سیاہی پر چھا گئی تو رات گزر کر دن ہو گیا (اب تو) نیند سے ہوشیار ہو

میں نے اُس دن زندگی کی امید منقطع کی۔ کہ میری سیاہی پر سفیدی آئی

افسوس ہے کہ پیاری عمر گزر گئی ۔ اور یہ چند سانس بھی گزر جائیں گے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گذشت آنچه در ناصوابی گذشت — ور این نیز دم در نیابی گذشت

کنون وقتِ تخم است اگر پروری — گر اُمید داری که خرمن بری

بشهرِ قیامت مرو تنگدست — که وجہے ندارد بحسرت نشست

گرت چشمِ عقل است تدبیرِ گور — کنون کن که چشمت نخورد است مور

بمایه توان اے پسر سود کرد — چه سود افتد آنرا که سرمایه خورد

کنون کوش کآب از کمر در گذشت — نه وقتے که سیلاب از سر گذشت

کنونت که چشم است اشکے ببار — زباں در دہان است عذرے بیار

نه پیوسته باشد رواں در بدن — نه ہموارہ گردد زباں در دہن

ز دانندگاں بشنو امروز قول — که فردا نکیرت بپرسد بہول

غنیمت شمار ایں گرامی نفس — که بے مرغ قیمت ندارد قفس

مکن عمر ضائع بافسوس و حیف — که فرصت عزیز است والوقت سیف

حکایت

قضا زنده را رگِ جاں برید — دگر کس بمرگش گریباں درید

چنیں گفت بینندہ تیز ہوش — چو فریاد و زاری رسیدش بگوش

ز دستِ شما مُرده بر خویشتن — گرش دست بودے دریدے کفن

که چندیں ز تیمار و دردم مپیچ — که روزے دو پیش از تو کردم بسیچ

فراموش کردی مگر مرگِ خویش — که مرگِ منت ناتواں کرد و ریش

محقق چو بر مُرده ریزد گلش — نه بر وے که بر خود بسوزد دلش

ز ہجرانِ طفلے که در خاک رفت — چه نالی که پاک آمد و پاک رفت

عہ خلاف معروف ہے یعنی آدمی - اجنبی - یا ایک فرشتہ کا نام ہے جو قبر میں مردہ سے سوال کریگا جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جتنی (عمر) گزری بدکاری میں گزری — اور اگر اس سانس میں کچھ نہ کریگا تو یہ بھی گزرا
اگر تو بوئے تو اب بیج بونے کا وقت ہے — اگر تجھے خرمن حاصل کرنے کی تمنا ہے

قیامت کے شہر میں خالی ہاتھ چل ۔ کیونکہ وہاں تیرا حسرتناک بیٹھنا معقول نہیں ہے
اگر تیری عقل کی آنکھ کھلی ہے تو قبر کی تدبیر ابھی سے کر ۔ کہ (قبر کی) چیونٹیوں نے تیری آنکھ نہیں کھائی
اے لڑکے! تو سرمایہ سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے جو شخص سرمایہ کھا گیا اُسے کیا نفع ہوگا
اب (نکلنے کی) کوشش کرلے کہ پانی کمر ہی تک پہنچا ہوا ہے ۔ اُسوقت کیا کریگا جب پانی سر سے گزر جائیگا
اب کہ آنکھیں قائم ہیں رو لے ۔ اور زبان مُنہ میں ہے عذرِ تقصیر کر لے
نہ جان ہمیشہ بدن میں رہیگی ۔ نہ زبان ہمیشہ دہن میں
عالموں سے آج باتیں یاد کر لے ۔ کیونکہ کل (قبر میں) نکیر تجھ سے دھمکی سے پوچھیگا

اِس بیش قدر حیات کو غنیمت سمجھ — کیونکہ پنجرے کی جانور بغیر کچھ قیمت نہیں
عمر کو افسوس اور ظلم سے نہ گنوا — کیونکہ فرصت بڑی چیز ہے اور وقت تلوار ہے

کہانی

اجل نے ایک نادہ کو ہلاک کیا ۔ دوسرے شخص نے اُسکے ماتم میں گریبان چاک کیا
ایک ہوشمند دیکھنے والے نے یوں کہا — جب اُس نے ہائے واویلا سُنی
کہ اگر مردہ کو قدرت ہوتی تو تمھارے ہاتھ سے اپنا کفن پھاڑ کر یہ کہتا
کہ میری غمخواری اور (جدائی کے) درد سے اتنا نہ تڑپ کیونکہ میں نے تجھ سے دو ہی دن پہلے سفر کیا ہے
شاید تجھے اپنی موت یاد نہیں آتی ۔ کہ میرے مرنے نے تجھے ناطاقت اور گھائل کر دیا ہے
عارف جب مردہ کو مٹی دیتا ہے — تو اُسکا نہیں بلکہ اپنا غم کرتا ہے
جو بچہ مر گیا ہے اُسکی جدائی سے ۔ تو کیا روتا بیٹھا ہے کیونکہ وہ تو پاک آیا اور پاک چلا گیا

ع اگر مردہ را قدرت بودے از دست شما خویشتن کفن دریدے + اب ترکیب صاف ہے ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو پاک آمدی بر حذر باش و پاک	که ننگ است ناپاک رفتن بخاک
کنون باید ای مرغ را پای بست	نه وقتی که سر رشته بردت ز دست
نشستی بجای دگر کس بسی	نشیند بجای تو دیگر کسی
اگر پهلوانی وگر تیغ زن	نخواهی بدر برد الا کفن
خر وحش گر بگسلاند کمند	چو در ریگ ماند شود پای بند
ترا نیز چندان بود دست زور	که پایت نرفتست در ریگ گور
منه دل برین سالخورده مکان	که گنبد نپاید برو گردگان
چو دی رفت و فردا نیامد بدست	حساب از همین یک نفس کن که هست

حکایت

فرو رفت جم را یکی نازنین	کفن کرد چون کرمش ابریشمین
بدخمه درآمد پس از چند روز	که بروی بگرید بزاری و سوز
چو پوسیده دیدش حریرین کفن	بفکرت چنین گفت با خویشتن
من از کرم برکنده بودم بزور	بکندند ازو باز کرمان گور
دو بیتم جگر کرد روزی کباب	که میگفت گوینده با رباب
دریغا که بی ما بسی روزگار	بروید گل و بشکفد لاله زار
بسی تیر و دی ماه و اردیبهشت	برآید که ما خاک باشیم و خشت

حکایت

یکی پارسا سیرت حق پرست	فتادش یکی خشت زرین بدست
سر هوشمندش چنان خیره کرد	که سودا دل روشنش تیره کرد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو کہ پاک آیا ہے (خود) خائف اور پاک رہ — کیونکہ قبر میں ناپاک جانا شرم کی بات ہے
ابھی اِس پرند کو قید میں کر لینا چاہیے — نہ جب کہ وہ اڑا تیرے ہاتھ سے چھڑا لیگیا
تو مدتوں اُن وروں کی جگہ بیٹھا ہے — (آمادہ) اور تیری جگہ بیٹھیں گے
تو خواہ پہلوان ہے خواہ تلوریا — (یہاں سے) کفن کے سوا نہیں لیجائیگا
گورخر اگرچہ رسی تڑا لیتا ہے — لیکن ریت میں پھنس کر ہل بھی نہیں سکتا
تیرے ہاتھ میں بھی جب ہی تک طاقت ہے — کہ تیرا پاؤں قبر کے ریتے میں نہیں پھنسا
اس پرانے مکان پر اعتماد نہ کر — کیونکہ گنبد پر اخروٹ نہیں ٹھہرتا

جب کل گزر گئی اور کل کی خبر نہیں کہ ہو یا نہو بس یہی ایک سانس کو جو لے رہا ہے حساب میں لگا

کہانی

جمشید کا ایک نازنین بیٹا مر گیا — اُسکا کفن ریشم کے کیڑے کی طرح ریشمیں بنایا
چند روز بعد سردابہ میں آیا — تاکہ درد و غم سے اُس پر روئے

جب اُسکا ریشمیں کفن گلا ہوا دیکھا - تو سوچکر اپنے دل میں یہ کہا
میں نے (یہ ریشم) کیڑے پر سے زبردستی اُتارا تھا پھر قبر کے کیڑوں نے اُس پر سے اُتار لیا
ایک دن دو بیتوں نے میرا جگر (غم سے) کباب کر دیا جنھیں ایک گویا رباب کے ساتھ گا رہا تھا

افسوس کہ ہمارے بعد مدتوں تک — پھول اُگیں گے اور لالہ کھلے گا
بہتیرے ساون اور ماگھ اور جیٹھ — آئینگے جبکہ ہم خاک اور اینٹیں ہو گئے ہونگے

کہانی

پرہیزگاروں کی سی خصلت والے عابد کے ہاتھ ایک سونے کی اینٹ لگ گئی
اُس نے اس کے ہوشمند سر کو ایسا تباہ کیا کہ بیہودہ خیالات نے اُسکے روشن دم لکو تاریک کر دیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

همه شب در اندیشه کین گنج و مال ‏ ‏ ‏ درو تا زیم نه نیاید زوال

دگر قامت عجزم از بهر خواست ‏ ‏ ‏ نیاید بهر کس دوتا کرد راست

سرائے کنم پایۂ بستش رخام ‏ ‏ ‏ درو چوبِ سقفش همه عودِ خام

یکے حجرہ خاص از پے دوستاں ‏ ‏ ‏ درِ حجرہ اندر سرا بوستاں

بفرسودم از رقعه بر رقعه دوخت ‏ ‏ ‏ تفِ دیگداں چشم و مغزم بسوخت

وگر زیر دستاں پزندم خورش ‏ ‏ ‏ براحت دہم روح را پرورش

بسختی بکشت این نمد بسترم ‏ ‏ ‏ روم زین سپس عبقری گسترم

فراغ مناجات و رازش نماند ‏ ‏ ‏ خور و خواب و ذکر و نمازش نماند

بصحرا برآمد سر از عشوه مست ‏ ‏ ‏ که جائے نبودش قرار و نشست

یکے بر سرِ گور گِل مے سرشت ‏ ‏ ‏ که حاصل کند زاں گِلِ گور خشت

باندیشه در خود فرو رفت پیر ‏ ‏ ‏ که اے نفس کوته نظر پند گیر

چه بندی درین خشتِ زریں دلت ‏ ‏ ‏ که یک روز خشتے کنند از گلت

طمع را نه چنداں دہان است باز ‏ ‏ ‏ که بازش نشیند بیک لقمه آز

مدار اے فرومایه زیں خشت دست ‏ ‏ ‏ که جیحوں نشاید بیک خشت بست

تو غافل در اندیشه سود و مال ‏ ‏ ‏ که سرمایۂ عمر شد پائمال

بریں خاک چنداں صبا بگذرد ‏ ‏ ‏ که هر ذره از ما بجائے برد

غبارِ ہوا چشم عقلت بدوخت ‏ ‏ ‏ سمومِ ہوس کشتِ عمرت بسوخت

بکن سرمه غفلت از چشم پاک ‏ ‏ ‏ که فردا شوی سرمه در زیر خاک

حکایت

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رات بھر اسی خیال میں رہتا کہ یہ خزانہ اور مال - میری زندگی تک نہ ٹھہریگا
اب مجھے نہیں چاہیے کہ سوال کے لئے عاجزی سے اپنے قد کو کسی کے سامنے جھکاؤں ور سر دیوار کو
ایک گھر بناؤں جسکی بنیاد سنگ مرمر کی ہو اور اسکے کواڑ اور چھت کی کڑیاں [illegible]
ایک کمرہ خاص دوستوں کے لئے (بناؤں) اور کمرہ کا دروازہ بائیں باغ کی طرف کھولوں
پیوند پر پیوند لگانے سے میرا ہنڈا اچھل گیا چولہے کی گرمی نے میری آنکھیں اور بھیجا جلا دیا

اب میرا کھانا نوکر چاکر پکائیں گے | اور (میں) آرام سے اپنی جان پالونگا
اس گدہ کے بچھونے کی سختی نے مجھے مار ڈالا | اب میں چلکر عبقری کا بچھونا بچھاؤں گا
اسکو دعا و مناجات کرنے کی فرصت باقی نہ رہی | کھانا سونا - خدا کو یاد کرنا - نماز پڑھنی چھوٹ گئی
سر میں خیالات فاسد بھر گئے جنگل میں نکل گیا | کیونکہ اسے کہیں قرار و قیام نہ تھا
ایک شخص قبر پر (دیہقاں) گارا بنا رہا تھا | اسلئے کہ قبر کی مٹی کی اینٹیں تھاپے

اس بڈھے نے اپنی حالت پر غور کی (اور بولا) کہ اے ناعاقبت اندیش نفس! عبرت پکڑ
تو اس سونے کی اینٹ پر کیا فریفتہ ہے (یعنی نہ ہو) کیونکہ ایک دن تیری مٹی سے بھی اینٹیں بنائینگے

لالچ کا منہ اتنا کھلا ہوا نہیں ہے | کہ ایک نوالے سے اسکی خواہش بجھے
اے کمینہ! اس اینٹ سے ہاتھ اٹھا | کیونکہ جیحون ایک اینٹ سے نہیں رک سکتا

تو نفع اور دولت کی دھن میں (دین سے) غافل ہو رہا ہے اور عمر کا سرمایہ غارت ہوا جاتا ہے
اس خاک پر اسقدر ہوا چلیگی - کہ ہمارا ہر ایک ذرہ پریشان کر دیگی
خواہش کے غبار نے تیری عقل کی آنکھیں بند کر دیں اور ہوس کی لو نے تیری عمر کی کھیتی جلا دی

غفلت کا سرمہ آنکھوں سے دور کر | کیونکہ کل مٹی تلے خود سرمہ سا ہو جائیگا

کہانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میان دو تن دشمنی بود و جنگ | سر از کبر بر یکدگر چون پلنگ
ز دیدار هم تا بحدی رمان | که بر هر دو تنگ آمدی آسمان
یکی را اجل بر سر آورد جیش | سر آمد برو روزگاران عیش
بد اندیش وی را درون شاد گشت | بگورش پس از مدتی برگذشت
شبستان گورش در اندوده دید | که وقتی سرایش زر اندوده دید
ز رهے عداوت ببازوے زور | یکے تختہ برکندش از روے گور
سر تاجور دیدش اندر مغاک | دو چشم جهان بینش آگنده خاک
وجودش گرفتار زندان گور | تنش طعمهٔ کرم و تاراج مور
ز دور فلک بدر رویش هلال | ز جور زمان سرو قدش خلال
کف دست و سرپنجهٔ زورمند | جدا کرده ایام بندش ز بند
چنانش برو رحمت آمد ز دل | که بسرشت بر خاکش از گریه گل
پشیمان شد از کردهٔ خوی زشت | بفرمود بر سنگ گورش نبشت
مکن شادمانی بمرگ کسے | که دهرت نماند پس از وے بسے
شنید این سخن عابد هوشیار | بنالید کاے قادر کردگار
عجب گر تو رحمت نیاری برو | که بگریست دشمن بزاری برو
تن ما شود نیز روزے چنان | که بروے بسوزد دل دشمنان
مگر در دل دوست رحم آیدم | چو بیند که دشمن ببخشایدم
بجائے رسد کار سر دیر و زود | که گوئی در و دیده هرگز نبود
زدم تیشه یک روز بر تل خاک | بگوش آمدم نالهٔ دردناک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دو شخصوں میں دشمنی اور لڑائی تھی - ہر ایک کے سر میں دوسرے کی طرف سے غرور (یا کینہ) گیند کی مانند بھرا تھا

وہ ایک دوسرے کی ملاقات سے یہانتک بھاگتے تھے - کہ آسمان دونو پر تنگ تھا

موت نے ایک پر فوج کشی کی | اور اُسکی زندگانی کا زمانہ ختم ہوگیا

اُسکے دشمن کو بھی خوش ہوا | اور ایک مدت کے بعد اُسکی قبر پر گیا

اُسکی قبر کی خوابگاہ کا دروازہ مٹی سے لسا پایا - جسکے گھر پر کبھی سونا چڑھا ہوا دیکھا تھا

دشمنی سے زور کرکے - اُس کی قبر کا ایک تختہ اکھیڑا

اُسکا تاجدار سر گڑھے میں (پڑا ہوا) دیکھا - اور اُسکی جہان کو دیکھنے والی دونو آنکھوں میں خاک بھری ہوئی

اُسکا وجود قبر کے قیدخانہ میں گرفتار - اُسکا بدن کیڑوں کا کھاجا اور چیونٹیوں کی لوٹ

اُسکے چہرے کا پورا چاند آسمان کی گردش سے ہلال جیسا - اور اُسکے قد کا سرو زمانہ کے ستم سے خلال جیسا

زمانہ اُس کی ہتیلی اور طاقتور پنجہ کے جوڑ جوڑ الگ کر چکا

اُسے اُس پر ایسا رحم آیا - کہ اُسکی قبر پر روتے روتے (مٹی کو گارا) کردیا

اور اپنی بدخوئی سے جو کام کیا تھا اُس سے پشیمان ہوکر - نوکر کو اُسکی قبر کے پتھر پر یہ لکھنے کا حکم دیا

تو کسی کے مرنے سے خوش نہو - کیونکہ زمانہ تجھے بھی بہت دن زندہ نہ رکھیگا

ایک ہوشیار عابد نے یہ بات سُنی | اور روکر عرض کی کہ اے خداوند توانا

اگر تو اُس پر رحم نہ کرے تو تعجب کی بات ہے | کیونکہ دشمن اُس پہ زار زار رویا ہے

ہمارا جسم بھی ایک دن ایسا ہو جائیگا | کہ اُس پر دشمنوں کو ترس آئیگا

امید ہے میرے دوست کے دل میں رحم آجائے | جب یہ دیکھے کہ میرا دشمن مجھپر ترس کھاتا ہے

سر کی عنقریب یہ نوبت ہوتی ہے | کہ گویا اُسمیں آنکھیں کبھی تھیں ہی نہیں

کسی نے ایک دن مٹی کے ٹیلے پر کلہاڑی ماری - (اُسمیں سے) میرے کان میں یک دردناک آواز آئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

که زنهار اگر مردی آهسته تر — که چشم و بناگوش و روے است سر

حکایت پدر و دختر

شبے خفته بودم بعزم سفر — گرفتم پئے کاروانے سحر

برآمد یکے سهمگیں باد گرد — که بر چشم مردم جهاں تیره کرد

بره بر یکے دختر خانه بود — بمعجر غبار از پدر میزدود

پدر گفتش اے نازنیں چهرِ من — که شوریده داری دل از مهرِ من

نچنداں نشیند دریں دیده گرد — که بازش بمعجر تواں پاک کرد

ترا نفسِ رعنا چو سرکش ستور — دواں مے برد تا بسر شیب گور

اجل ناگهت بگسلاند رکیب — عناں باز نتواں گرفت از نشیب

خبر داری از استخوانی قفس — که جان تو مرغ است و نامش نفس

چو مرغ از قفس رفت و بگسست قید — دگر ره نگردد بسعی تو صید

نگهدار فرصت که عالم دمے است — دمے پیش دانا به از عالمے است

سکندر که بر عالمے حکم داشت — در آندم که بگذشت و عالم گذاشت

میسر نبودش کزو عالمے — ستانند و مهلت دهندش دمے

برفتند و هر کس درود آنچه کشت — نماند بجز نامِ نیکو و زشت

چرا دل بریں کاروانگه نهیم — که یاراں برفتند و ما بر رهیم

پس از ما همیں گل دمد بوستاں — نشینند با یکدگر دوستاں

دل اندر دلآرامِ دنیا مبند — که ننشست با کس که دل برنکند

چو در خاک آں لحد خفت مرد — قیامت بیفشاند از روے گرد

ہو نزدیک سارے عالم سے بہتر ہے کیونکہ اگر سارا عالم دیکر دم بھر کی حیات حاصل کرنی چاہیں تو اسکا میسر ہونا ممکن نہیں دصفحہ ۱۶۹ دیکھو

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ دیکھ اگر جوانمرد ہے تو کلھاڑی آہستہ مار۔ کیونکہ (یہ کسی کی) آنکھیں۔ کان کی لو۔ چہرہ اور سر ہے

باپ اور بیٹی کی کہانی

میں ایک رات سفر کے ارادہ سو رہا تھا کہ صبح کو کسی قافلہ کے پیچھے ہولوں گا

ایسی دہشت ناک آندھی چلی۔ کہ لوگوں کی آنکھوں میں جہان اندھیر ہوگیا

رستے پر ایک لڑکی کا گھر تھا۔ وہ اوڑھنی سے باپ پر سے گرد و غبار جھاڑ رہی تھی

باپ نے اُس سے کہا اے میری خوبصورت (بیٹی) کہ تو نے اپنے دلکو میری محبت میں پریشان کر رکھا ہے

اس آنکھ میں اتنی خاک پڑیگی۔ کہ پھر اُسکو اوڑھنی سے نہ جھاڑ سکیگی ؛

تجھے نفس بیباک سرکش گھوڑے کی طرح۔ قبر کے گڑھے تک دوڑا لیے جاتا ہے

موت یکایک تیری رکاب توڑ ڈالیگی | اور پھر تو گڑھے سے (بچنے کو) باگ نہ روک سکیگا

تجھے ہڈیوں کے پنجرے کی بھی خبر ہے جسمیں تیری جان پرندہ ہے اور اُسکا نام نفس ناطقہ ہے

جب پرندہ پنجرے سے اُڑ گیا اور قید نہ رہی | تو پھر تیری کوشش سے بند نہیں ہو سکتا

(زندگی کی) فرصت غنیمت سمجھ کہ دنیا دم بھر کی ہے اور سمجھدار کے آگے ایک دم سارے عالم سے بہتر ہے

سکندر جو ایک عالم کا حکمران تھا | جب دنیا کو چھوڑ کر چلا گیا

تو اُسے یہ نصیب نہوا کہ اُس سے عالم | لیکر (دنیا میں) دم بھر ٹھیرنے کی مہلت دیں

چلے گئے اور ہر ایک نے جیسا کیا ویسا بھرا | نیکنامی و بدنامی کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا

اس پڑاؤ میں کیا دل لگائیں | کہ یار چلے گئے اور ہم چلنے کو ہیں

ہمارے بعد بھی یونہی باغ میں پھول لگیں گے۔ اور دوست مل جل کر بیٹھیں گے

معشوقہ دنیا سے دل لگی نہ کر۔ کیونکہ یہ جس یار سے آٹھی بیٹھی اُسکے ساتھ نباہ نہ کیا

جب آدمی قبر میں سو رہا۔ پھر قیامت ہی کے دن اُٹھکر گرد جھاڑیگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سر از جیب غفلت برآور کنون | که فردا نماند بحسرت نگون
تو چون خواهی آمد بشیراز در | سر و تن بشوئی ز گرد سفر
پس ای خاکسار گنه عنقریب | سفر کرد خواهی بشهر غریب
بران از دو سرچشمهٔ دیده جوی | ور آلایشے داری از خود بشوی

حکایت در بیان عالم طفولیت

ز عهد پدر یادم آید همی | که باران رحمت برو هر دمی
که در خردیم لوح و دفتر خرید | ز بهرم یکی خاتم زر خرید
بدر کرد ناگه یکی مشتری | بخرمایی از دستم انگشتری
چو نشناسد انگشتری طفل خرد | بشیرینی از وی توانند برد
تو هم قیمت عمر نشناختی | که در عیش شیرین برانداختی
قیامت که نیکان بر اعلیٰ رسند | ز قعر ثری تا ثریا رسند
ترا خود بماند سر از ننگ پیش | چو گردت برآید عملهای خویش
برادر ز کار بدان شرم دار | که در روی نیکان شوی شرمسار
در آن روز کز فعل پرسند و قول | اولو العزم را تن بلرزد ز هول
بجائیکه دهشت خورند انبیا | تو عذر گنه را چه داری بیا
زنانی که طاعت برغبت برند | ز مردان ناپارسا بگذرند
ترا شرم نآید ز مردی خویش | که باشد زنان را قبول از تو بیش
زنان را بعذری معین که هست | ز طاعت بدارند گه گاه دست
تو بیعذر یکسو نشینی چو زن | رو ای کم ز زن لاف مردی مزن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غفلت کے گریبان سے اب سر نکال (یعنی غفلت دُور کر) تاکہ وہ کل پشیمانی سے جُھکا نہ رہے

جب تو شیراز میں داخل ہونے کو ہوتا ہے — تو سر اور بدن پر سے سفر کی خاک دُھوتا ہے

پس اے گناہ کی مٹی میں سنے ہوئے — تو نے شہر میں سفر کرنے کو ہے

اپنی ... تو آنکھوں کے چشمہ سے ندی بہا — اور ساری آلائشوں کو اپنے سے دُھو

لڑکپن کے زمانہ کے بیان میں کہانی

مجھے باپ کے زمانہ کی ایک بات یاد آتی ہے — اُس پر رحمت کا مینہ ہر دم برستا ہے

کہ اس نے چھٹپن میں میرے لئے تختی اور کتاب خرید دی۔ اور ایک سونے کی انگوٹھی بھی مول لی

ایک کھجور والے نے یکایک وہ انگوٹھی — ایک کھجور کی قیمت میں میرے ہاتھ سے اُتار لی

چونکہ چھوٹا بچہ انگوٹھی کی قدر نہیں جانتا — ذراسی میٹھی چیز دیکر اُس سے لے سکتے ہیں

تُو نے بھی اپنی عمر کی قیمت نہ جانی — کیونکہ اُسے دنیا کے آرام کے عوض گنوا دیا

قیامت کے دن جب نیکو کار بہشت میں جائینگے۔ زمین کے سب سے نیچے کے طبقہ سے آٹھویں آسمان پر پہنچینگے

تیرا سر شرمندگی سے نیچا ہوگا — جب تیرے اعمال تجھے گھیر لیں گے

اے بھائی بروں کے سے کام کرنے سے شرم کر۔ نہیں تو (قیامت کو) نیکوں کے سامنے شرمندہ ہوگا

جس دن فعل و قول کی پوچھ گچھ ہوگی — اُولوالعزم پیغمبر ڈر کے مارے تھر تھر کانپیں گے

قیامت میں جہاں انبیاء تک رہجائیں گے۔ تیرے پاس گناہوں کا کیا عذر ہے ؟ آ اور پیش کر

جو عورتیں خوشی سے عبادت کرتی ہیں۔ وہ نا پرہیزگار مردوں سے (مرتبہ میں) بڑھ جائیں گی

تجھے اپنے مرد ہونے سے شرم نہیں آتی — کہ عورتیں تجھ سے زیادہ (خدا کے ہاں) مقبول ہونگی

عورتیں اپنے مقرری عذر کے سبب — کبھی کبھی عبادت سے باز رہتی ہیں

تو بغیر عذر کے عورتوں کی طرح (عبادت) چھوڑ بیٹھا ہے پس اے عورت سے بھی کم چل۔ مرد ہونیکی ڈینگ نہ مار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرا خود چه باشد زبان آوری — چنیں گفت شاہ سخن مختصری
مرا خود ائے عجب در میاں — ببیں تا چہ گفتند ہشیاریاں
چو از راستی بگذری خم بود — چہ مردے بود کز زنے کم بود
بناز و طرب نفس پرورده گیر — بہ ایام دشمن قوی کرده گیر
یکے بچہ گرگ مے پرورید — چو پرورده شد خواجہ برہم درید
چو بر پہلوئے جاں سپردن بخفت — جہاندیده بر سرش رفت و گفت
تو دشمن چنیں نازنیں پروری — ندانی کہ ناچار زخمش خوری
نہ ابلیس در حق ما طعنہ زد — کزیناں نیاید بجز کار بد
فغان از بدیہا کہ در نفس ماست — کہ ترسم شود ظن ابلیس راست
چو ملعون پسند آمدش قہر ما — خدایش بینداخت از بہر ما
کجا سر برآریم ازیں عار و ننگ — کہ با او بصلح ایم و با حق بجنگ
نظر دوست نادر کند سوے تو — چو در روئے دشمن بود روے تو
گرت دوست باید کزو برخوری — نباید کہ فرمان دشمن بری
بسیم سیہ تا چہ خواہی خرید — کہ خواہی دل از مہر یوسف برید
روا دار و از دوست بیگانگی — کہ دشمن گزیند بہم خانگی
ندانی کہ کمتر نہد دوست پاے — چو بیند کہ دشمن بود در سرائے

حکایت

یکے برد با پادشاہے ستیز — بدشمن سپردش کہ خونش بریز
گرفتار در دست آں کینہ توز — ہمی گفت باخود بزاری و سوز

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ بات ایک میں ہی نہیں کہتا — سخن کے بادشاہ عنصری نے بھی یوں کہا ہے
اے بوالعجب! مجھے بیچ میں کچھ نہ سمجھ — دیکھ کہ اگلے لوگ کیا کہہ گئے ہیں

جب تُونے راستی چھوڑ دی تو (تجھ میں) کجی ہی ہوگی بس وہ مرد کیا جو عورت سے بھی کم ہے
تو اپنے دشمن کو ناز و نعمت سے پرورش کیا ہوا سمجھ لے چند روز بعد دشمن کو طاقتور ہوا سمجھ لے

ایک شخص نے بھیڑیے کا بچہ پالا تھا — جب پل گیا تو مالک کو اُسنے پھاڑ ڈالا
جب اُسکا دم نکلنے کو ہوا — ایک جہاندیدہ نے اُسکے سرھانے آکر کہا
تُونے دشمن کو اس طرح ناز سے پالا — یہ نہ سمجھا کہ ضرور اُسکا زخم کھائیگا

شیطان نے ہماری نسبت یہ طعن نہیں کیا۔ کہ انسے بُرے کام کے سوا کچھ نہوگا
ہاے اُن بدیوں کے سبب جو ہمارے نفس میں ہیں شیطان کا گمان صحیح نہ ہو جاے

جب اُس ملعون کو ہماری ذلت پسند آئی — خدا نے اُسے ہمارے واسطے (جنت سے) نکال دیا

ہم اس شرمندگی سے کب سر اُٹھا سکتے ہیں کہ اُس ملعون کے ساتھ موافقت کر رکھی ہے اور خدا سے مخالفت

دوست تیری طرف بہت کم نگاہ کریگا — جب تیرا منہ دشمن کی طرف ہوگا
اگر تُو دوست سے فائدہ اُٹھانا چاہتا ہے — تو تجھے دشمن کی فرمانبرداری کرنی نہیں چاہیئے
کھوٹی چاندی سے تو کیا خریدیگا — جو یوسف ؑ کی محبت سے دل دور کرتا ہے
وہ دوست سے جدا ہونا گوارا کرتا ہے — جو دشمن کو اپنے ساتھ گھر میں رکھتا ہے

تُو نہیں جانتا کہ دوست اُس گھر میں بہت کم قدم دھرتا ہے جسمیں دشمن کو دیکھتا ہے

کہانی

ایک شخص نے بادشاہ سے بغاوت کی۔ بادشاہ نے اُسکے دشمن کے حوالہ کر دیا کہ اُسے قتل کرے

وہ اُس کینہ کش کے ہاتھ میں پھنسا ہوا — روکر اور آہ بھر کر اپنے دلمیں یہ کہنے لگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر دوست برخود نیازردے | کے از دست دشمن جفا بردے
تو از دوست گر عاقلی بر مگرد | کہ دشمن نیارد نگہ در تو کرد
بناچار دشمن بدرد پوست | رفیقے کہ بر خود بیازرد دوست
تو با دوست یکدل شود یک سخن | کہ خود بیخ دشمن بر آید ز بن
نہ پندارم ایں زشت نامی نکوست | بخوشنودی دشمن آزار دوست

حکایت

یکے مال مردم بہ تلبیس خورد | چو برخاست لعنت بر ابلیس کرد
چنیں گفت ابلیس اندر رہے | کہ ہرگز نہ دیدم چنیں ابلہے
ترا با من ہست از نہاں آشتی | چرا تیغ پیکار برداشتی
دریغست فرمودۂ دیو زشت | کہ دست ملک بر تو خواہد نوشت
روا داری از جہل و ناپاکیت | کہ پاکاں نویسند ناپاکیت
طریقے بدست آر و صلحے بجوے | شفیعے برانگیز و عذرے بگوے
کہ یک لحظہ صورت نہ بندد اماں | چو پیمانہ پر شد بدور زماں
وگر دست قوت نداری بکار | چو بیچارگاں دست زاری بر آر
وگر رفت زاندازہ بیروں بدی | چو گفتی کہ بد رفت نیک آمدی
فراشو چو بینی در صلح باز | کہ ناگہ در توبہ گردد فراز
مرو زیر بار گنہ اے پسر | کہ حمال عاجز شود در سفر
پے نیک مرداں بباید شتافت | کہ ہر کہ ایں سعادت طلب کرد یافت
ولیکن تو دنبال دیو خسی | ندانم کہ در صالحاں چوں رسی

مرتا فرا بمعنی پیش + فراز لغات اضداد میں سے ہے - یہاں بمعنی بند - صلح یعنی توبہ کا دروازہ آدمی کے لئے اسی وقت تک کھلا ہوا ہے جبتک کہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ اگر میں دوست کو اپنے سے خفا کرتا — تو دشمن کی سختی کا بوجھ اٹھاتا

تو اگر عقلمند ہے تو دوست سے نہ پھر کیونکہ (اس سے ملا رہیگا تو) دشمن تیری طرف نگاہ بھر کر نہیں دیکھ سکیگا

جب رفیق نے دوست کو اپنے سے خفا کیا — دشمن ضرور اُسکی کھال اُتاریگا

تو دوست کے ساتھ دل سے ملا رہ اور جو وہ کہے وہی کر کیونکہ (ایسا کریگا) تو دشمن کی جڑ بنیاد خود اکھڑ جائیگی

میں اس بدنامی کو اچھا نہیں خیال کرتا (یعنی) دشمن کے راضی کرنیکے لئے دوست کو ناراض کرنا

کہانی

ایک شخص نے دھوکا دیکر لوگوں کا مال چٹ کیا۔ جب کر چکا تو شیطان پر لعنت بھیجی اُس سے شیطان نے ایک سنہ میں یوں کہا۔ کہ میں نے کبھی ایسا بیوقوف نہیں دیکھا تجھے تو مجھ سے دلی دوستی ہے۔ پھر (مجھ سے) لڑنے کو تو نے تلوار کیوں اُٹھائی

افسوس ہے کہ پلید شیطان کے حکم (یعنی تیرے بُرے عمل) کو (پاک) فرشتوں کے ہاتھ تیرے اعمالنامہ میں لکھیں گے

تو اپنی نادانی اور گستاخی سے (یہ بات) جائز رکھتا ہے۔ کہ پاک فرشتے تیری ناپاکی لکھیں

کوئی راہ نکال اور صلح کرنیکی تدبیر کر۔ شفاعت کرنیوالا پیدا کر اور عذر پیش کر

کیونکہ جب زمانہ کے دور میں (عمر کا) پیالہ بھر گیا تو پھر دم بھر کی بھی امان نہ دینگے

اور اگر تجھے کام کرنیکی قدرت نہیں ہے — تو عاجزوں کی طرح گریہ وزاری کر

اگرچہ گناہ اندازے سے باہر ہو۔ جب تو نے یہ کہا کہ مجھ سے خطا ہوئی پاک ہو گیا

توبہ کا دروازہ کھلا دیکھے تو آگے بڑھ — کیونکہ یکایک یہ دروازہ بند ہو جائیگا

اے لڑکے! گناہوں کے بوجھ تلے لدا ہوا نہ جا۔ کیونکہ بوجھ اُٹھانیوالا سفر میں عاجز ہو جاتا ہے

نیک لوگوں کے پیچھے دوڑنا چاہیے — کیونکہ جس نے یہ سعادت ڈھونڈی وہ کامیاب ہوا

مگر تو تو کمینہ شیطان کے پیچھے چل رہا ہے — دیکھئے نیکوکاروں تک کیونکر پہنچتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیمبر کسے را شفاعت گر است — که بر جادهٔ شرعِ پیغمبر است

حکایت

گِل آلوده راهِ مسجد گرفت — ز بختِ نگوں طالعِ اندر شگفت
یکے زجر کردش که تبّت یداک — مرو دامن آلوده در جاے پاک
مرا رقتے در دل آمد بریں — که پاک است و خرم بهشتِ بریں
در آں جاے پاکاں امیدوار — گِل آلودهٔ معصیت را چه کار
بهشت آں ستاند که طاعت برد — کرا نقد باشد بضاعت برد
برو دامن از گردِ زلت بشوے — که ناگه ز بالا به بندند جوے
بگو مرغِ دولت ز قیدم بجست — هنوزت سرِ رشته داری بدست
وگر دیر شد گرم رو باش و چست — ز دیر آمدن غم ندارد درست
هنوزت اجل دستِ خواهش نه بست — بر آور بدرگاهِ دادار دست
چو حکمِ ضرورت بود کابروے — بریزند۔ بارے بریں خاکِ کوے
مخسپ اے گنه کرده خفته خیز — بعذرِ گنه آبِ چشمے بریز
در آبت نماند شفیع آر پیش — کسے را که هست آبرو از تو بیش
بقهر ار براند خدا از درم — روانِ بزرگاں شفیع آورم

حکایت

همے یادم آید ز عهدِ صغر — که عیدے بروں آمدم با پدر
ببازیچه مشغولِ مردم شدم — در آشوبِ خلق از پدر گم شدم
بر آوردم از هول و دهشت خروش — پدر ناگهانم بمالید گوش

ﺷﮧ دیر شد یعنی تیری عمر بہت گزر چکی۔ جوانی اور قوت کا زمانہ نکل گیا تو زیادہ پھرتی کرکے تلافی کرنی چاہئیے۔ درست کامل یعنی

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو انکی شریعت کے رستے پر چلتا ہے	پیغمبر صاحب اس شخص کی شفاعت کرینگے

کہانی

اپنی بدنصیبی سے حیران و پریشان تھا	ایک مٹی میں سنا ہو مسجد میں آیا
پاک مقام میں سنا ہوا نہ جا	ایک شخص نے اسے جھڑکا کہ مارا جائیو!
کہ جنت اعلے بھی پاک و عمدہ مقام ہے	اس خیال سے اسکا جی بھر آیا

(پس) اُس مقدس امیدوار دل کے مقام میں گناہوں کی مٹی میں سنے ہوئے کا کیا کام

بہشت وہ لیگا جو (وہاں) عبادت لیکر جائیگا جس کی سی و پیہ ہوتا ہے وہی اسباب لیتا ہے

کیونکہ یکایک اُوپر سے ندی بند کرینگے	جا گناہ کی گرد سے دامن کو دھو

یہ نہ کہہ کہ دولت کا پرندہ مہری قید سے نکل گیا۔ ابھی تو اُسکے ڈورے کا سرا تیرے ہاتھ میں ہے

(کیونکہ) جو درست ہوسکے دیر میں اُنکا اندیشہ نہیں	اور اگر دیر ہوگئی تو تیزروی اور پھرتی کر
خدا کی درگاہ میں ہاتھ اُٹھا کر توبہ کرلے	ابھی موت نے تیری توبہ کا ہاتھ نہیں باندھا

جب ضروری بات ہے کہ گناہگاروں کی خواری کرینگے تو اے گنہگار اسی گلی کی خاک پر (یعنی یہیں) جل کر جم

اور ذرا آنکھ سے آنسو بہا کر توبہ کر	اے غافل گناہگار! سو نہیں۔ اُٹھ

اور اگر تیری آبرو نہیں ہی تو جس شخص کی آبرو تجھ سے زیادہ ہے اُسے شفیع بنا

اگر خدا خفگی سے مجھے دروازہ سے نکالدے۔ تو میں بزرگوں کی روح کو شفیع بناؤں

کہانی

کہ ایک دفعہ عید کو میں باپ کے ساتھ بازار گیا	مجھے چھٹپن کی (یہ بات) یاد آتی ہے

کھیل سے لوگوں کا تماشا دیکھنے میں (ایسا) مشغول ہوا۔ کہ بھیڑ میں باپ سے الگ ہوگیا

ڈر کے مارے چیخنے لگا۔ باپ نے ایک دفعہ ہی میرا کان مروڑ کر کہا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ اے شوخ چشم آخرت چند بار / بگفتم کہ دستم ز دامن مدار

بہ تنہا نداند شدن طفل خرد / کہ مشکل بود راہ نادیدہ برد

تو ہم طفل راہی بسعی اے فقیر! / برو دامنِ نیکمرداں بگیر

مکن بافرومایہ مردم نشست / چو کردی ز ہیبت فرو شوے دست

بفتراک پاکاں در آویز چنگ / کہ عارف ندارد ز دریوزہ ننگ

مریداں بقوت ز طفلاں کم اند / مشایخ چو دیوارِ مستحکم اند

بیاموز رفتار ازاں طفلِ خرد / کہ چوں استعانت بدیوار برد

ز زنجیرِ ناپارسایاں برست / کہ در حلقۂ پارسایاں نشست

اگر حاجتے داری ایں حلقہ گیر / کہ سلطاں ازیں در ندارد گزیر

برو خوشہ چیں باش سعدی صفت / کہ گرد آوری خرمنِ معرفت

حکایت خرمن سوز

یکے غلہ مرداد مہ تودہ کرد / ز تیمار دے خاطر آسودہ کرد

شبے مست شد و آتشے برفروخت / نگوں بخت کالیوہ خرمن بسوخت

دگر روز در خوشہ چیدن نشست / کہ یک جو ز خرمن نماندش بدست

چو سرگشتہ دیدند درویش را / یکے گفت پروردہ خویش را

نخواہی کہ باشی چنیں تیرہ روز / بدیوانگی خرمنِ خود مسوز

گر از دست عمرت شد اندر بدی / تو آنی کہ در خرمن آتش زدی

فضیحت بود خرمن اندوختن / پس از خرمنِ خویشتن سوختن

مکن جان من تخم دیں ریزہ داد / مدہ خرمنِ نیکنامی بباد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ اے بے غیرت! میں نے تجھے کئی دفعہ نہیں کہا کہ میرا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑ یہ چھوٹا بچّہ اکیلا چلنا نہیں جانتا۔ کیونکہ اُسے اَن دیکھا رستہ چلنا دشوار ہے اے فقیر! تو بھی کوشش میں ایسا ہے جیسا رستے میں بچّہ۔ پس جا اور نیکمردوں کا دامن پکڑ لے

کمینہ لوگوں کی صحبت میں نہ بیٹھ
اور بیٹھا ہے تو عزّت سے ہاتھ دھو

پاک آدمیوں کے شکاربند میں ہاتھ ڈال
کیونکہ عارف کو گدائی سے عار نہیں آتی

مرید قوت میں بچّوں سے کم ہیں
اور مشائخ مضبوط دیوار کی مانند ہیں

تو اُس چھوٹے بچّے سے چلنا سیکھ
کہ اُسنے کسطرح دیوار کا سہارا ڈھونڈا

بدکاروں کی زنجیر سے چھوٹ گیا
جو کوئی یہ ہنرگاروں کی صحبت میں بیٹھا

اگر تجھے کچھ حاجت ہے تو اُسکے دروازے کی کنڈی پکڑ۔ کیونکہ اس دروازہ کے بادشاہ محتاج ہیں

جا سعدی کی طرح خوشہ چینی اختیار کر
تاکہ معرفت کا کھلیان جمع کرے

کھلیان جلا دینے والے کی کہانی

ایک شخص نے بھادوں کے مہینے میں اناج بھرا۔ اور ماگھ کے فکر سے مطمئن ہوگیا ایک رات مستی کی حالت میں آگ جلائی۔ اور بدنصیب احمق نے وہ اناج کا ڈھیر جلا دیا دوسرے دن سلہ بیننے بیٹھا۔ کیونکہ اپنے اناج کے ڈھیر میں سے ایک جو بھی اُسکے پاس نہ تھا

جب لوگوں نے فقیر کو پریشان دیکھا
تو ایک شخص نے اپنے بیٹے سے یہ کہا

کہ اگر تو ایسا بدنصیب ہونا نہیں چاہتا
تو دیوانہ پن سے اپنے اناج کا ڈھیر نہ جلا

اگر تو نے عمر گناہ میں گنوا دی
تو تو وہی ہے کہ اناج کے ڈھیر میں آگ لگا دی

اپنے اناج کے ڈھیر کو جلا کر اَوروں کے ڈھیر میں سے مانگ مانگ کر اناج جمع کرنا رسوائی کی بات ہے اے میری جان! غفلت نہ کر اور دین و انصاف کا بیج بو اور نیکنامی کے کھلیان کو نہ گنوا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چو برگشته بختے در افتد به بند	ب	ازو نیک بختاں بگیرند پند
تو پیش از عقوبت در عفو کوب		که سودے ندارد فغاں زیر چوب
برآر از گریبان غفلت سرت		که فردا نماند خجل در برت

حکایت

یکے متفقی بود بر منکرے		گذر کرد بر وے نکو محضرے
نشست از خجالت عرق کرده روے		که آیا خجل گشتم از شیخ کوے
شنید این سخن پیر روشن رواں	ف	برو بر بشورید وگفت اے جواں
نیاید همے شرمت از خویشتن		که حق حاضر و شرم داری ز من
نیاساید از جانب هیچ کس		برو جانب حق نگهدار و بس
چناں شرم دار از خداوند خویش		که شرمت ز بیگانگان است و خویش

حکایت

پلیدی کند گربه بر جاے پاک		چو زشتش نماید بپوشد بخاک
تو آزادی از ناپسندیدها		نترسی که بر وے فتد دیدها
بیندیش ازآں بندهٔ پرگناه	ق	که از خواجه آبق شود چند گاه
اگر باز گردد بصدق و نیاز		بزنجیر و بندش نیارند باز
بکیں آوری با کسے بر ستیز		که از وے گزیرت بود یا گریز
کنوں کرد باید عمل را حساب		نه وقتے که منشور گردد کتاب
کسے گرچه بد کرد هم بد نکرد		که پیش از قیامت غم خود بخورد
گر آئینه از آه گردد سیاه		شود روشن آئینهٔ دل بآه
بترس از گناهان خویش این نفس		که روز قیامت نترسی ز کس

حکایت

CC-0. In Public Domain.

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب کوئی بدنصیب آب میں پھنستا ہے - تو اُس سے نیک بخت عبرت پکڑتے ہیں

توسزا پانے سے پہلے گناہ کی معافی چاہ | کیونکہ ٹوٹتے وقت چیخنا کچھ فائدہ نہیں بخشتا

(در تیج) غفلت کے گریبان سے اپنا سر نکال (یعنی غفلت چھوڑ) تاکہ کل شرمندگی سے جھکانا نہ پڑے

کہانی

ایک شخص اتفاق سے ایک بُرا کام کر رہا تھا - ایک نیک خو اُسکے پاس آ پہنچا

وہ ایسا شرمندہ ہو کر بیٹھا کہ چہرہ پر پسینا آگیا (کہنے لگا) کہ ہے ہے میں محلہ کے بزرگ کے روبرو شرمندہ ہوا

پیر روشندل نے یہ بات سُنی | اور اُسپر خفا ہوکر بولا کہ اے جوان!

تجھے اپنے اس فعل سے شرم نہیں آتی | کہ خدا حاضر ہے اور تو مجھ سے شرم کرتا ہے

توکسی کا پاس کرکے سُکھ نہ پائیگا | جا - بس خدا ہی کا پاس کر

اپنے خدا سے ایسی شرم کر جیسی تجھے بیگانوں اور اپنوں سے شرم ہے

کہانی

بلّی پاک جگہ ہگ تی ہے - مگر وہ اُسے بُرا معلوم ہوتا ہے اسلئے مٹی سے چھپا دیتی ہے

تو گناہوں کی پروا نہیں کرتا - اور نہیں ڈرتا کہ انہیں آدمی اور فرشتے دیکھیں گے

اُس قصوروار غلام سے عبرت حاصل کر - جو آقا پاس سے کئی دفعہ بھاگ جاے

اگر وہ سچائی اور عاجزی سے (توبہ کرکے) پھر چلا آئے تو اُسے زنجیر سے باندھ کر اور قید کرکے (آقا پاس) نہیں لاتے

بدلا لینے کے لئے اُس سے لڑ | جس سے تو رہائی پا سکے یا بھاگ سکے

اپنے اعمال کا حساب اب کرنا چاہئے | نہ جب کہ اعمالنامے پراگندہ ہونگے

جس شخص نے قیامت سے پہلے اپنا فکر کر لیا اُس نے اگرچہ گناہ کیا ہو پھر بھی گویا نہیں کیا

آئینہ اگرچہ آہ سے دُھندلا پڑ جاتا ہے | لیکن دل کا آئینہ آہ سے چمک جاتا ہے

اپنے گناہوں سے اِسوقت ڈر | تاکہ قیامت کے دن کسی کا ڈر نہ رہے

کہانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غریبے آمدم در سواد حبش — دل از دہر فارغ سر از عیش خوش

بره بر یکے دکه دیدم بلند — تنے چند مسکیں در و پاے بند

بسیچ سفر کردم اندر نفس — بیاباں گرفتم چو مرغ از قفس

یکے گفت کیں بندیاں شب روند — نصیحت نگیرند و حق نشنوند

چو بر کس نماند ز دستت ستم — ترا گر جہاں شحنه گیرد چه غم

نکونام را کس نگیرد اسیر — بترس از خدا و مترس از امیر

نیاورده عامل غش اندر میاں — نیندیشد از رفع دیوانیاں

وگر عفتش را فریب ہست زیر — زبان حسابش نگردد دلیر

چو خدمت پسندیده آرم بجاے — نیندیشم از دشمن تیره راے

اگر بنده کوشش کند بنده وار — عزیزش بدارد خداوندگار

وگر کند راے ہست در بندگی — ز جانداری افتد بخربندگی

قدم پیش نه کز ملک بگذری — که گر باز مانی ز دد کمتری

حکایت

یکے را بچوگان شه دامغاں — بزد تا چو طبلش بر آمد فغاں

شب از بیقراری نیارست خفت — بر و پارساے گذر کرد و گفت

بشب گر ببردی بر شحنه سوز — گنه آبرویت نبردے بروز

کسے روز محشر نگردد خجل — که شبہا بدرگه برد سوز دل

اگر ہوشمندی ز داور بخواه — شب توبه تقصیر روز گناه

ہنوز از سر صلح داری چه بیم — در عذر خواہاں نبندد کریم

یعنی عبادت میں ترقی کرکے تیرا رتبہ فرشتوں سے بھی بڑھ جائے - ورنہ جانور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں نے نگبار کی نواح میں مسافرانہ گیا دل زمانہ کے فکر سے خالی تھا اور سر میں عیش سے خوشی بھری ہوئی تھی

رستے میں میں نے ایک اونچا چبوترہ (یا حوالات خانہ) دیکھا۔ چند غریب اسمیں قید تھے

فوراً انہیں نے سفر کی تیاری کردی اور پنجرے سے چھوٹے ہوئے پرندہ کی طرح جنگل کا رستہ لیا

ایک بولا کہ یہ قیدی چور ہیں — نصیحت نہیں مانتے اور حق (بات) نہیں سنتے

جب تیرے ہاتھ سے کسی پر ظلم نہو — تو تجھ کو حاکم کے پکڑ لینے سے کیا خوف؟

نیکوکار کو کوئی قید نہیں کرتا — خدا سے ڈر اور حاکم سے نہ ڈر

جس عامل نے خیانت نہیں کی۔ وہ کچہری کے اہلکاروں کے حساب لینے سے نہیں ڈرتا

اور اگر اسکی پاکدامنی دھوکے کی ہے۔ تو حساب دیتے وقت اسکی زبان لڑکھڑائیگی

جب میں اچھا کام کروں — تو مجھے حاسد دشمن سے کچھ ڈر نہیں

اگر بندہ بندے کی طرح تعبدی کرتا ہے — تو مالک اُسے عزیز رکھتا ہے

اور اگر خدمتگزاری میں ہوشیار نہیں۔ تو بادشاہ کی خدمت سے گدھوں کی خدمت پر آپڑتا ہے

قدم آگے بڑھائے جا تا کہ فرشتوں سے بڑھ جائے۔ کیونکہ اگر پیچھے رہگیا تو درندوں سے بھی گیا گزرا ہوا

کہانی

ایک مجرم کو دامغان کے بادشاہ نے ڈنڈے سے ایسا مارا کہ اُسنے طبلہ کی طرح چیخ پکار مچائی

رات بھر بیتابی سے نہ سو سکا — اُسکے پاس ایک پرہیزگار پہنچا اور بولا

کہ اگر تو رات کو کوتوال کے سامنے منت عاجزی کرتا تو دن کو گناہ تجھے بے آبرو نکرتا

وہ شخص قیامت کے دن شرمندہ ہوگا — جو راتوں کو خدا کی درگاہ میں عذر گناہ کرتا ہے

تو اگر ہوشیار ہے تو خدائے عادل سے — رات کو توبہ کے وقت اپنے گناہوں کا عذر کر

اگر تجھے اسوقت توبہ کا خیال ہے تو کچھ خوف نہیں خدائے کریم توبہ کرنیوالوں کے آگے اپنا دروازہ بند نہیں کرتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کریمے کہ آوردۂ از نیست ہست	عجب گر بیفتد نگیرد دست
اگر بندۂ دست حاجت برآر	وگر شرمسار آب حسرت ببار
نیاید بریں در کسے عذرخواہ	کہ سیل ندامت نشستش گناہ
نریزد خدا آبروئے کسے	کہ ریزد وگنہ آب چشمش بسے

حکایت

بصنعاء درم طفلے اندر گذشت	چہ گویم کزاں ہم چہ بر سر گذشت
قضا نقش یوسف جمالے نکرد	کہ ماہی گورش چو یونس نخورد
دریں باغ سروے نیامد بلند	کہ باد اجل بیخش از بن بکند
عجب نیست بر خاک اگر گل شگفت	کہ چندیں گل اندام در خاک خفت
بدل گفتم اے ننگ مرداں بمیر	کہ کودک رود پاک آلودہ پیر
ز سوداو آشفتگی بر قدش	برانداختم سنگے از مرقدش
ز ہولم دراں جاے تاریک و تنگ	بشوریدہ حال و بگردید رنگ
چو باز آمدم زاں تغیر بہوش	ز فرزند دلبندم آمد بگوش
گرت وحشت آمد ز تاریک جاے	بہش باش و بار روشنائی درآے
شب گور خواہی منور چو روز	ازیں جا چراغ عمل برفروز
تن کارکن مے بلرزد ز تب	مبادا کہ نخلش نیارد رطب
گروہے فراواں طمع ظن برند	کہ گندم نیفشاندہ خرمن برند
براں خورد سعدی کہ بیخے نشاند	کسے برد خرمن کہ تخمے فشاند

باب دہم در مناجات

۵۹ سودا دیوانگی و پریشانی + برانداختم بمعنی برداشتم + مرقد رقود سے جسکے معنی سونا ہیں ظرف کا صیغہ بمعنی خوابگاہ ۰

دصفحہ ۱۸۵

CC-0. In Public Domain.

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس کریم نے تجھے نیست سے ہست کیا ہے - وہ تعجب ہے کہ تو اُسکے آگے گر پڑے تو نہ اُٹھاے

تو اگر بندہ (نیکو کار) ہے تو حاجت مانگنے کے لئے ہاتھ بڑھا اور اگر (گناہوں سے) شرمندہ ہے تو ندامت سے رو

جو کوئی اس دروازہ پر آکر توبہ کرتا ہے پشیمانی سے زار زار رونا اُسکے گناہونکو دھو دیتا ہے

خدا اُس شخص کی آبرو نہ کھوئے گا | جسکو گناہوں کی ندامت بہت رُلاتی ہے

کہانی

صنعا میں میرا ایک لڑکا مر گیا | کیا کہوں کہ اُس غم سے مجھ پر کیا گزری

حکمِ الٰہی نے کوئی یوسف جیسا خوبصورت نہیں پیدا کیا جسکو قبر کی مچھلی یونس کی طرح نہ نگل گئی ہو

اس باغ میں کوئی سرو بلند نہ ہوا جسکی جڑ فنا کی ہوا نے تہ سے نہ اُکھیڑ ڈالی ہو

زمین پر پھولوں کے کھلنے کا تعجب نہیں کیونکہ بہتیرے پھول جیسے بدن والے زمین میں دفن ہوئے ہیں

میں نے جی میں کہا کہ اے مردوں کے لئے عار کے باعث (اس شرم سے) مرجا کیونکہ بچہ دنیا سے پاک جاتا ہے اور بوڑھا (گناہوں میں آلودہ)

دیوانگی اور اُسکے قد پر فریفتگی کے سبب | میں نے اُسکی قبر کا ایک پتھر اُٹھایا

اُس اندھیری اور تنگ جگہ میں دہشت کے سبب - میرا حال بگڑ گیا اور رنگ بدل گیا

جب میں اُس بیخودی سے ہوش میں آیا | تو اُس فرزند دلبند سے میں نے یہ بات سُنی

اگر اندھیری قبر سے تیرا جی گھبرایا | تو ہوشیار رہ اور روشنی لیکر آ

اگر تو چاہتا ہے کہ قبر کی رات دن کی طرح روشن ہو تو یہاں سے (اچھے) اعمال کا چراغ جلالے

باغبان کا جسم اِس خوف سے کانپتا ہے - کہ کہیں ایسا نہو کہ اُسکے درخت میں کھجوریں نہ لگیں

اور بہت لالچی آدمی یہ گمان کرتے ہیں کہ گیہوں بوے بغیر کھلیان حاصل کرلیں گے

اے سعدی! پھل اُسی نے کھایا جس نے درخت لگایا اور کھلیان اُسی نے اُٹھایا جس نے بیج بویا

دسواں باب مُناجات کے بیان میں

معطوف علیہ - واو عاطفہ - آشفتگی مصدر - بر حرف جار - قد ش مرکب اضافی مجرور جار مجرور اُس سے متعلق - وہ سے متعلق معطوف - دو لو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیا تا برآریم دستے ز دل | کہ نتواں برآورد فردا ز گل
بفصل خزاں در نہ بینی درخت | کہ بے برگ ماند ز سرماے سخت
برآرد تہی دستہاے نیاز | ز رحمت نگردد تہی دست باز
پندار ازیں در کہ ہرگز نہ بست | کہ نومید گردد برآوردہ دست
ہمہ طاعت آرند و مسکیں نیاز | بیا تا بدرگاہِ مسکیں نواز
چو شاخِ برہنہ برآریم دست | کہ بے برگ ازیں بیش نتواں نشست
خداوندگارا نظر کن بجود | کہ جرم آمد از بندگاں در وجود
گناہ آید از بندۂ خاکسار | باُمیدِ عفوِ خداوندگار
کریما برزقِ تو پروردہ ایم | بانعام و لطفِ تو خو کردہ ایم
گدا چوں کرم بیند و لطف و ناز | نگردد ز دنبالِ بخشندہ باز
چو ما را بدنیا تو کردی عزیز | بعقبے ہمیں چشم داریم نیز
عزیزی و خواری تو بخشی و بس | عزیزِ تو خواری نہ بیند ز کس
خدایا بعزت کہ خوارم مکن | بذلِ گنہ شرمسارم مکن
مسلط مکن چوں منے بر سرم | ز دستِ تو بہ گر عقوبت برم
بگیتی بتر زیں نباشد بدے | جفا بُردن از دستِ ہمچوں خودے
مرا شرمساری ز روے تو بس | دگر شرمسارم مکن پیش کس
گرم بر سر افتد ز تو سایہ | سپہرم بود کمتریں پایہ
اگر تاج بخشی سرافراز دم | تو بردار تا کس نیفتد ز دم

حکایت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آکہ (آج) صدق دل سے دعا کریں
کیونکہ کل قبر میں نہیں کر سکیں گے

تو خزاں کے موسم میں درخت کو نہیں دیکھتا
جو نہایت سردی کے سبب ٹھنڈا رہجاتا ہے

کہ عاجزی سے خالی ہاتھ (دعا کے لئے) اُٹھاتا ہے اور (خدا کی) رحمت سے خالی ہاتھ نہیں پھریگا

اِس دروازے سے جو کہ کبھی بند نہیں ہوتا یہ نہ خیال کر کہ جس نے دعا کے لئے ہاتھ اُٹھایا وہ ناکام پھریگا

عابد عبادت پیش کرتے ہیں اور غریب عاجزی۔ (دیں) آکہ ہم غریب نواز (خدا) کی درگاہ میں

پت جھڑ ٹہنی کی طرح ہاتھ اُٹھائیں
کیونکہ اس سے زیادہ بے سامان نہ بیٹھنا چاہئے

اے خدا! (ہم پر) رحمت کی نظر کر
کیونکہ بندوں سے قصور ہوئے ہیں

ذلیل بندے سے گناہ خدا کے معاف کر دینے کی امید پر ہوتا ہے

اے کریم! ہم تیرے ہی رزق سے پلے ہیں اور تیرے انعام اور مہربانی کے عادی ہیں

جب فقیر بخشش اور مہربانی اور نعمت دیکھتا ہے۔ تو داتا کا پیچھا نہیں چھوڑتا

جب تُو نے ہمکو دنیا میں عزت بخشی ہے
تو آخرت میں بھی ہمیں اسی کی امید ہے

عزت اور ذلت تُو ہی دیتا ہے
تیرا عزت دیا ہوا کسی سے ذلت نہیں پاتا

اے خدا! تجھے اپنی عزت کی قسم ہے کہ مجھے ذلیل نہ کیجو اور گناہ کی ذلت سے مجھے شرمندہ نہ کیجیو

مجھ جیسے کو مجھ پر مقرر نہ کر
اگر مجھے سزا ملے تو تیرے ہاتھ سے ملنی اچھی

دُنیا میں اس سے بڑھ کر کوئی بُری بات نہیں کہ آدمی اپنے جیسے کی زیادتیاں اُٹھائے

تیرے ہی روبرو میرا شرمندہ ہونا بہت ہے۔ کسی اور کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کر

اگر تیرا سایہ میرے سر پہ پڑ جائے
تو آسمان میری سب سے نیچی سیڑھی ہو

اگر تُو تاج بخشے تو میرا سر بلند ہو جائے
(دیں) تو مجھے اُٹھا تا کہ کوئی مجھے نہ گرائے

کہانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تنم مے بلرزد چو یاد آورم ۔ مناجات شوریدهٔ در حرم

که میگفت با حق بزاری بسے ۔ مینگفن که دستم نگیرد کسے

بلطفم بخواں یا براں از درم ۔ ندارد بجز آستانت سرم

تو دانی که مسکین و بیچاره ام ۔ فرو مانده بانفسِ امّاره ام

نمے تازد ایں نفسِ سرکش چناں ۔ که عقلش تواند گرفتن عناں

که بانفس و شیطاں برآید بزور ۔ نبردِ پلنگاں نیاید زمور

بمردانِ راہت که راہے بده ۔ وزیں دشمنانم پناہے بده

خدایا بذاتِ خداوندیت ۔ باوصافِ بیمثل و مانندیت

به لبیکِ حجاجِ بیتُ الحرام ۔ بمدفونِ یثرب علیه السلام

به تکبیرِ مردانِ شمشیر زن ۔ که مردِ وغا را شمارند زن

بطاعاتِ پیرانِ آراسته ۔ بصدقِ جوانانِ نوخاسته

که ما را درآں ورطهٔ یک نفس ۔ زننگِ دو گفتن بفریاد رس

اُمیدست ازآنانکه طاعت کنند ۔ که بیطاعتاں را شفاعت کنند

بپاکاں کز آلایشم دور دار ۔ وگر زلّتے رفت معذور دار

به پیرانِ پشت از عبادت دوتا ۔ ز شرمِ گنه دیده برپشتِ پا

که چشمم زروے سعادت مبند ۔ زبانم بوقتِ شهادت مبند

چراغِ یقینم فرا راه دار ۔ ز بدکردنم دست کوتاه دار

بگرداں زنادیدنی دیده ام ۔ مده دست برناپسندیده ام

من آں ذرّه ام در ہواے تو نیست ۔ وجود و عدم در ظلامم یکے ہست

حاجی احرام باندھنے کے بعد ہر وقت یہ الفاظ کہا کرتے ہیں - لبیک اللّٰھم لبیک لبیک - لا شریک لک لبیک الخ اور اسکو تلبیه کہتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب مجھے کعبہ کے احاطہ کے اندر ایک عارف کی مناجات یاد آتی ہے تو میرا بدن کانپ اُٹھتا ہے

کہ وہ خدا سے بہت گڑگڑا کر یہ کہہ رہا تھا — کہ مجھے نہ گرائیو کیونکہ کوئی میرا ہاتھ نہ پکڑیگا

تو مجھے مہربانی سے بلا یا (خفگی سے) اپنے ہاں سے نکال دے میرے سر کیلئے تیری دہلیز کے سوا کوئی ٹھکانا نہیں

تو جانتا ہے کہ میں بے طاعت اور بیچارہ ہوں — نفس امّارہ کے مقابل میں عاجز ہوں

یہ سرکش نفس ایسا نہیں دوڑتا — کہ عقل اُسکی باگ روک سکے

نفس اور شیطان پر زور سے کون غالب آسکتا ہے۔ کیونکہ چیونٹی تیندووں سے نہیں لڑ سکتی

اپنے رستہ کے جوانمردوں کے طفیل مجھے اپنی طرف بلالے اور ان دشمنوں سے بچالے

اے خدا اپنی ذات کا صدقہ جسکو ساری مخلوقات کی خداوندی شایاں ہے اور اپنی صفات کے طفیل جو کمال میں کسی سے نہیں ملتی جلتی

کعبہ کے حاجیوں کی لبیک کی برکت سے۔ اور مدینہ کے مدفون (حضرت رسول اللہ صلعم) کی بدولت جن پر سلام ہو

دین کے لئے تلوار مارنیوالوں کی تکبیر کے وسیلہ سے — جو مردان کارزار کو عورت سمجھتے ہیں

دیندار بوڑھوں کی عبادتوں کے ذریعہ سے — اور نوجوانوں کے سچے اعتقاد کے واسطے

ہم کو اس دم بھر کے بھنور میں — شرک کی رسوائی سے بچا

جو لوگ عبادت کرتے ہیں اُنسے امید ہے — کہ جنھوں نے عبادت نہیں کی اُنکی سفارش کرینگے

پاک لوگوں کی برکت سے مجھے (آیندہ) گناہوں سے دور رکھ اور اگر (پہلے) گناہ ہوگئے ہیں تو اُنھیں معاف کر

عبادت سے دوہری پیٹھ والے بڈھوں کے طفیل جنکی آنکھ گناہوں کی شرمندگی سے پشت پا ہی پر رہتی ہے

اچھے عمل میرے پیش نظر رکھیو۔ کلمہ شہادت پڑھنے کے وقت میری زبان بند نہ کیجیو

یقین کا چراغ میرے سامنے رکھ — گناہ کرنے سے مجھے روک

نہ دیکھنے قابل چیزوں پر میری نظر نہ ڈال۔ بُرے کام کرنے کی مجھے قدرت نہ دے

میں تیری محبت میں وہ فانی ذرہ ہوں۔ کہ اندھیرے میں میری ہستی و نیستی برابر ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زخورشید لطفت شعاعے بسم
که جز در شعاعت نه بیند کسم

بدے را نگه کن که بهتر کس ست
گدا را ز شاه التفاتے بس ست

مرا گر بگیری بانصاف و داد
بنالم که عفوت نه این وعده داد

خدایا بذلت مران از درم
که صورت نه بندد درِ دیگرم

ور از جهل غائب شدم روز چند
کنوں کآمدم در برویم مبند

چه عذر آرم از ننگِ تردامنی
مگر عجز پیش آورم کاے غنی

فقیرم بجرمِ گناهم مگیر
غنی را ترحم بود بر فقیر

چرا باید از ضعفِ حالم گریست
اگر من ضعیفم پناهم قوی ست

خدایا بغفلت شکستیم عهد
چه زور آورد با قضا دستِ جهد

چه برخیزد از دستِ تدبیر ما
همیں نکته بس عذرِ تقصیرِ ما

همه هرچه کردم تو برهم زدی
چه قوت کند با خدائی خودی

نه من سر زحکمت بدر میبرم
که حکمت چنیں میرود برسرم

حکایت

سیه چرده را کسے زشت خواند
جوابے بگفتش که حیران بماند

نه من صورتِ خویش خود کرده ام
که عیبم شماری که بد کرده ام

ترا با من از زشت رویم چه کار
نه آخر منم زشت و زیبا نگار

ازآنم که برسر نبشتی زپیش
نه کم گردد اے بنده پرور نه بیش

تو دانائی آخر که قادر نیم
توانائے مطلق توئی من کیم

گرم رهنمائی رسیدم بخیر
وگر گم کنی باز ماندم زسیر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مجھے تیری مہربانی کے سورج کی ایک کرن کافی ہے (اسے مجھ پر ڈال) کیونکہ تیری کرن بغیر مجھے کوئی نہیں دیکھ سکتا

ایک بار پر نظرِ رحم فرماتا کہ وہ بہت اچھا ہو جائے فقیر کو بادشاہ کی ذراسی توجہ بہت ہے

تو اگر مجھے عدل و انصاف کے سبب سزا دیگا تو میں فریاد کرونگا کہ تیری مغفرت نے یہ وعدہ نہیں کیا تھا

اے خدا! مجھے ذلت کے ساتھ اپنے دروازے سے نکال کیونکہ دوسرا دروازہ مجھے نظر نہیں آتا

اگر میں نادانی سے چند روز (تیری عبادت سے) دور رہا تو اب حاضر ہوا ہوں مجھے آنے دے

گناہوں کی شرمندگی کے سبب میرے پاس کوئی عذرِ معقول نہیں اسکے سوا کہ عجز پیش کروں (اور کہوں کہ اے بے نیاز)

میں محتاج ہوں مجھے گناہ کے جرم میں مؤاخذ نہ کر۔ کیونکہ بے نیاز محتاج پر ترس کھاتا ہے

میں اپنی خستہ حالی سے کیوں روؤں اگر میں ضعیف ہوں تو میری پناہ تو قوی ہے

اے خدا ہمنے غفلت سے تیرا عہد توڑ ڈالا تیرے حکم کے سامنے آدمی کی کوشش کیا کر سکتی ہے

ہماری تدبیر سے کیا ہو سکتا ہے ہماری تقصیر کے عذر کے لئے یہی بات کافی ہے

سارے ارادے جو میں نے کئے تو نے توڑ پھوڑ ڈالے تیرے ارادے کے سامنے میرا ارادہ کیا کر سکتا ہے

میں تیرے حکم سے منہ نہیں موڑتا | بلکہ تیرا حکم میری نسبت یہی ہوتا ہے

کہانی

ایک کالے کو کسی نے برا کہا | اُس نے اُسکو ایسا جواب دیا کہ دنگ رہ گیا

(یعنی یہ کہ) میں نے اپنی صورت آپ نہیں بنائی کہ تو میرا یہ عیب نکالے کہ میں نے بری بنائی

میں اگر بدصورت ہوں تو تجھے مجھ سے کیا سروکار میں خوبصورت و بدصورت بنانیوالا نہیں ہوں

اے بندہ پرور! تو نے جو کچھ میری تقدیر میں لکھ دیا ہے اُس سے نہ گھٹے گا نہ بڑھے گا

تو جانتا ہے کہ میں قادر نہیں ہوں تو ہی قادرِ مطلق ہے میں کون ہوں (یعنی میری حقیقت کچھ نہیں)

اگر تو مجھے رستہ دکھا دیگا تو یقیناً اعمالِ نیک کی منزل تک پہنچ جاؤنگا اور اگر بھلا دیگا تو بے شک رستے سے (رہ جاونگا)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جهان آفرین گر نه یاری کند ⁂ کجا بنده پرهیزگاری کند

حکایت

چه خوش گفت درویش کوتاه دست ⁂ که شب توبه کرد و سحرگه شکست

گر او توبه بخشد بماند درست ⁂ که پیمان ما بی‌ثبات است و سست

بحقت که چشمم ز باطل بدوز ⁂ بنورت که فردا بنارم مسوز

ز مسکینیم روی در خاک رفت ⁂ غبار گناهم بر افلاک رفت

تو یک نوبت ای ابر رحمت بیا ⁂ که در پیش باران نپاید غبار

ز جرمم در این مملکت جاه نیست ⁂ ولیکن بملک دگر راه نیست

تو دانی ضمیر زبان بستگان ⁂ تو مرهم نهی بر دل خستگان

حکایت

شنیدم که مستی ز تاب نبید ⁂ بمقصوره مسجدی در دوید

بنالید بر آستان کرم ⁂ که یا رب بفردوس اعلی برم

مؤذن گریبان گرفتش که هین ⁂ سگ و مسجد ای فارغ از عقل و دین

چه شایسته کردی که خواهی بهشت ⁂ نمی زیبدت ناز با روی زشت

بگفت این سخن پیر و بگریست مست ⁂ که مستم بدار از من ای خواجه دست

عجب داری از لطف پروردگار ⁂ که باشد گنهگاری امیدوار

ترا می نگویم که عذرم پذیر ⁂ در توبه باز است و حق دستگیر

همی شرم دارم ز لطف کریم ⁂ که خوانم گنه پیش عفوش عظیم

کسی را که پیری در آرد ز پای ⁂ چو دستش نگیری نخیزد ز جای

صدا و استغفار کی طرف رجوع کی - لفظ تاب اور مقصوره میں یہ لطف رکھا ہے کہ جب دی تابِ آفتاب سے بیتاب ہوتا ہے تو دیوار ...

CC-0. In Public Domain

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خدا اگر مدد نہ کرے تو بندہ کیونکر پرہیزگاری کرسکتا ہے ॰

کہانی

ایک مست فقیر نے کیا اچھی بات کہی - جس نے رات کو توبہ کی اور صبح کو توڑ ڈالی

وہی توبہ کرے تو قائم رہ سکتی ہے | کیونکہ ہمارا عہد تو ناپائدار اور ٹوٹا ہوا ہے

تجھے اپنے حق کی قسم ہے کہ میری آنکھ کو بری چیزوں کے دیکھنے سے بند کردے اور تجھے اپنے نور کی قسم ہے کہ کل مجھے

بے طاعتی کے سبب میں بہت ذلیل ہوگیا | میرے گناہوں کی گرد آسمان تک پہنچی

اے رحمت کے مینہ! تو ایک دفعہ برس پڑ | کہ مینہ کے سامنے غبار نہیں ٹھیرتا

گناہ کے سبب اس سلطنت میں میری عزت نہیں رہی اگر دوسرے ملک کا رستہ نہیں دکھائی دیتا

خاموش قصور والوں کے دل کی بات تو ہی جانتا ہے - زخمیوں کے دلوں پر تو ہی مرہم لگاتا ہے

کہانی

مَیں نے سنا ہے کہ ایک شراب کی گرمی سے سرمست - ایک مسجد کی محراب میں دوڑا آیا

اور درگاہ الٰہی میں گڑگڑا کر یہ دعا کی - کہ اے پروردگار مجھے بہشت بریں میں داخل کردے

موذن نے اسکا گریبان پکڑکر کہا کہ ہیں اے بے عقل بے دین کتا اور مسجد دیکھو کیونکر جمع ہو سکتے ہیں

تو نے کونسا اچھا کام کیا ہے کہ جنت مانگتا ہے - تجھے اس بھونڈی صورت پر ناز کرنا نہیں پھبتا

بڈھے نے یہ بات کہی اور مست رو کر بولا | کہ اے میاں! مَیں مست ہوں مجھے معاف کر

تو خدا کے فضل سے یہ تعجب کی بات سمجھتا ہے | کہ ایک گنہگار اُسکی بخشش کا امیدوار ہے

مَیں تجھ سے تو نہیں کہتا کہ میرا عذر قبول کر - توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور خدا مددگار ہے

مجھے خدائے کریم کی رحمت سے شرم آتی ہے | کہ اُسکی بخشش کے سامنے اپنے گناہ کو بڑا کہوں

جسکو بڑھاپا گرادیتا ہے - اگر اُسکا ہاتھ کوئی نہ پکڑے تو نہیں اُٹھ سکتا ॰

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

من آنم زپا اندر افتاده پیر / خدایا بفضلت توام دست گیر

نگویم بزرگی و جاهم بخش / فرو ماندگی و گناهم بخش

اگر یارے اندک زلل دانمم / به نابخردی شهره گرداندم

تو بینا و ما خائف از یکدگر / که تو پرده پوشی و ما پرده در

برآورده مردم زبیرون خروش / تو بیننده در پرده و پرده پوش

بنادانی ار بندگان سرکشند / خداوندگاران قلم درکشند

اگر جرم بخشی بمقدار جود / نماند گرفتارے اندر وجود

وگر خشم گیری بقدر گناه / بدوزخ فرست و ترازو بخواه

گرم دست گیری بجائے رسم / وگر بفگنی برنگیرد کسم

که زور آورد گر تو یاری دهی / که گیرد چو تو رستگاری دهی

دو خواهند بودن بمحشر فریق / ندانم کدامی دهندم طریق

عجب گر بود راهم از دست راست / که از دست من جز کجی برنخاست

دلم میدهد وقت وقت این امید / که حق شرم دارد ز موئے سپید

عجب دارم ار شرم دارد ز من / که شرمم نمے آید از خویشتن

نه یوسف که چندین بلا دید و بند / چو حکمش روان گشت و قدرش بلند

گنه عفو کرد آل یعقوب را / که معنی بود صورت خوب را

بکردار بد شان مقید نه کرد / بضاعات مزجات شان رد نکرد

زلطفت همین چشم داریم نیز / برین بے بضاعت ببخش اے عزیز

بضاعت نیاوردم الا امید / خدایا زعفوم مکن نا امید

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں وہی گرا ہوا بوڑھا ہوں ‖ اے خدا! تو اپنے فضل سے میرا ہاتھ پکڑ

میں یہ نہیں کہتا کہ مجھے سرداری اور مرتبہ عطا کر دے بلکہ یہ کہتا ہوں کہ میرا قصور اور گناہ بخش دے

اگر کوئی یار میرے ذرا سے قصور سے واقف ہو جائے تو بیوقوفی سے مجھے سارے میں رسوا کر دے

تو ہمارے عیبوں کو دیکھتا ہے اور ہم لوگوں سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ تو عیب چھپاتا ہے اور ہم فاش کرتے ہیں

لوگ ظاہر ہی کا حال دیکھکر غل مچاتے ہیں۔ تو باطن کا حال دیکھتا ہے اور چھپاتا ہے

اگر غلام نادانی سے نافرمانی کریں ‖ تو مالک معاف کر دیتے ہیں

تو اگر (اپنے) کرم کے موافق گناہ بخشے ‖ تو کوئی بھی (عذاب میں) گرفتار نہ رہے

اور اگر (میرے) گناہ کے موافق عتاب کرتا ہے ‖ تو بس دوزخ میں ڈالدے اور ترازو نہ منگا

تو اگر میرا ہاتھ پکڑ لیگا تو اعلےٰ رتبہ پر پہنچ جاؤنگا۔ اور گرا دیگا تو پھر کوئی نہ اٹھا سکیگا

تو مدد کرے تو پھر کون غالب آ سکتا ہے ‖ تو رہائی بخشے تو پھر کون پکڑ سکتا ہے

قیامت کے دن دو گروہ ہونگے ‖ دیکھیے مجھے کدھر رکھتے ہیں

اگر دائیں ہاتھ کو رہا تو تعجب کی بات ہے ‖ کیونکہ مجھ سے بدی کے سوا کچھ نہیں ہوا

میرا دل دم بدم یہ امید بندھا رہا ہے ‖ کہ خدا سفید بالوں سے شرماتا ہے

وہ مجھ سے شرماتا ہے تو مجھے تعجب ہے ‖ کیونکہ میں تو اپنے سے شرماتا ہی نہیں

کیا یوں نہیں ہوا کہ یوسف جس نے اتنی بلائیں اور قید بھگتی جب اسکا حکم چلنے لگا اور مرتبہ بلند ہو گیا

تو اُسنے یعقوبؑ کے بیٹوں کا گناہ معاف کر دیا۔ کیونکہ خوب صورت خوب سیرت ہوا کرتے ہیں

اُنکی بُری حرکتوں کے سبب اُنھیں قید نہیں کیا۔ اُنکی کمٹیل پونجی پھیر نہیں دی

(بس) ہم بھی تیرے کرم سے یہی اُمید رکھتے ہیں۔ اے عزیز! اس بے سرمایہ پر رحم فرما

میں کوئی سرمایہ نہیں لایا مگر ہاں امید ‖ پس اے خدا! مجھے اپنی مغفرت سے ناامید نہ کر

تمت الترجمة بفضل الله والمرحمة

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اِعلام

اِس شرح وترکیب میں علمِ معانی وبیان وبدیع وصرف ونحو ولغت وغیرہ کے مندرجہ ذیل اصول ومسائل
آئے ہیں جن کا نام ہم پائتہ مسائل رکھتے ہیں

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	فکِ اضافت	۲	۲۳	اقسامِ بدل	۱۵
۲	ایک جنس کے دو حرفوں کا کسی مرکب میں جمع ہونا	۲	۲۴	تشبیہ مجمل	۱۵
۳	قاعدۂ تجرید	۴	۲۵	صنعتِ ایہام	۱۶
۴	استفہام انکاری	۴	۲۶	صنعتِ تضاد	۱۶
۵	بحثِ شرطیہ	۵	۲۷	فرق شکستن وگسستن	۱۶
۶	اضافتِ اقترانی	۶	۲۸	اضمار قبل الذکر	۱۶
۷	در- اندر- بر کا زائد ہونا	۶	۲۹	اضافتِ تشبیہی	۱۷
۸	اسمِ جمع	۶	۳۰	ایہامِ مجرد	۱۷
۹	بحثِ جار مجرور	۷	۳۱	اضافت باد نے ملابست	۱۸
۱۰	جملۂ شرطیہ کے جزا بڑنے کا حکم	۷	۳۲	بیان توان وتوانستن	۱۸
۱۱	تعقیدِ لفظی	۸	۳۳	صنعتِ مراعاۃ النظیر وتناسب وتوافق	۱۸
۱۲	ایک ہی قسم کے دو حرفوں کی ضرورت کے وقت ایک پر اختصار	۹	۳۴	بحثِ مجاز مرسل	۱۹
۱۳	اضافتِ بیانی	۹	۳۵	استفہامِ اقراری	۲۰
۱۴	اضافتِ تخصیصی	۹	۳۶	ترکیبِ ماضی وامر مفیدِ معنی مصدر	۲۲
۱۵	فاعل جمع کے لئے فعلِ واحد لانے میں نکتہ	۱۰	۳۷	اسکانِ ماقبل شین ضمیر	۲۶
۱۶	لفظِ اگر مفید تردید	۱۱	۳۸	فعلِ شروع	۲۶
۱۷	بحثِ استعارہ	۱۲	۳۹	فرق برف ویخ	۲۷
۱۸	اضافتِ استعارہ	۱۲	۴۰	ماضی بمعنی مصدر	۲۸
۱۹	صنعتِ اقتباس وتضمین	۱۳	۴۱	مضمونِ جملہ	۲۸
۲۰	بیانِ صلہ دہا	۱۴	۴۲	صنعتِ لف ونشر	۲۸
۲۱	بیانِ مجاوزت	۱۴	۴۳	ایرادِ صیغہ جمع جہتِ مبالغہ	۲۸
۲۲	تکرار چہ مفیدِ مساوات	۱۵	۴۴	صنعتِ تلمیح	۳۰

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Coll...

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نمبر	مضمون	صفحہ	نمبر	مضمون	صفحہ
۴۵	تحقیق لفظِ صد	۳۱	۷۳	بیان مستثنے	۸۵
۴۶	خلو از علامت تنکیر مفید تعریف	۳۳	۷۴	از تفضیلیہ	۸۶
۴۷	ذو قافیتین	۳۴	۷۵	از اضافی	۸۸
۴۸	اسم سے مصدر بنانا	۳۶	۷۶	ترکیب اسم و امر	۸۸
۴۹	مجرور بنزع الخافض	۳۷	۷۷	تسمیۃ الشیء باسم مادتہ	۸۸
۵۰	فاصل درمیان مرکب اسم و امر	۴۰	۷۸	اضافت توضیحی	۹۱
۵۱	استعمال آمدن	۴۳	۷۹	استعمال مصدر بجائے صفت	۹۴
۵۲	حکم تقدیم جزا بر شرط	۴۷	۸۰	فرق تلیم و تخییل	۹۴
۵۳	تحقیق بلاغت و فصاحت	۵۶	۸۱	تحقیق لفظ رستم	۹۶
۵۴	استعمال سیاہ و نیلہ بجائے یکدگر	۶۲	۸۲	استعمال ماضی بجائے مستقبل	۹۶
۵۵	اقسام مرکب توصیفی	۶۳	۸۳	فعیل بمعنی فاعل و مفعول	۱۰۲
۵۶	اِمالہ	۶۴	۸۴	صنعت التفات	۱۱۵
۵۷	جواز بعض امور بضرورت شعر	۶۶	۸۵	ہوا کا درختوں کی پرورش کرنا	۱۳۸
۵۸	مرکب معدول	۶۸	۸۶	حذف شرط بعد نفی و نہی وغیرہ	۱۳۹
۵۹	حکم لحوق ہائے زائد وغیرہ	۶۸	۸۷	توصیف جنس بصفت یک فرد	۱۴۰
۶۰	قید اتفاقی و احترازی	۷۰	۸۸	مجاز عقلی	۱۵۷
۶۱	فرق عَمرو و عُمر	۷۱	۸۹	تنبیہ نسبت ترکیب فارسی	۱۵۹
۶۲	بیان اگرچہ و ہرچند	۷۳	۹۰	ایراد لفظ جمع۔ مخاطب واحد کے لئے	۱۶۲
۶۳	بیان اگرنہ - ورنہ - اِلّا	۷۳	۹۱	استعمال لفظ جم	۱۶۲
۶۴	تعریب و تفریس	۷۸	۹۲	فائدہ الحاق ہائے مختفی در آخر ماضی	۱۶۷
۶۵	جملہ مستانفہ	۷۹	۹۳	فارسی میں ضمیر کا موصوف و صفت پر آنا	۱۶۷
۶۶	توبیخ کے موقع پہ کلمۂ تردید کا حکم	۸۱	۹۴	تحقیق پیغمبران اولوالعزم	۱۷۱
۶۷	ایراد الفاظ متحد اللفظ والمعنی در قافیہ	۸۲	۹۵	آوردن کا دو مفعولوں کو مقتضی ہونا	۱۸۵
۶۸	حکم الحاق یائے نسبت	۸۳	۹۶	استعمال ہائے توسل	۱۸۸
۶۹	واو معدولہ	۸۳	۹۷	اپنے گناہوں کے فعل کو خدا کی طرف منسوب کرنا	۱۹۱
۷۰	بیان الف و نون	۸۳	۹۸	کلمات مفید رنگ	۱۹۱
۷۱	خواہد کے ساتھ استعمال مصدر	۸۴	۹۹	تصرفات لفظی باقتضائے ضرورت شعر	۱۹۱
۷۲	بیان تا و تے	۸۴	۱۰۰	فرق دال و ذال	۱۹۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اِعلان

خدا کا شکر ہے کہ پیرایۂ خرد کے اِس حصے کی شرح مع ترجمہ وحل ترکیب دوبارہ چھپکر تیار ہوگئی۔ ہم اپنی زبان سے یہ کہنا نہیں چاہتے کہ یہ کتاب کیسی تالیف ہوئی ہے اور کیا چیز بنگئی ہے ؎ اگر مشک خالص تو داری مگوے ۔ کہ گر ہست خود فاش گردد ببوے ٭ چو گند خوردن کہ زر مغربی ست ۔ چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست ٭ اہلِ دانش جان لینگے کہ ردّی ہے یا کاغذِ زر۔ صاحب نظر پہچان لینگے کہ سفال ہے یا گوہر ٭

اِسوقت کتب مفصلۂ ذیل میری اور میرے برادرِ معظم جناب مولوی میرزا اشرف بیگ خاں صاحب مرحوم کی تالیف سے فروخت کے واسطے موجود ہیں۔ جن صاحبوں کو منگانی ہوں نقد قیمت بھیجکر برادرِ عزیز میرزا عالم بیگ خاں مالک و مہتمم مطبع محمود المطابع دہلی واقع کوچہ چیلاں گلی انبیا سے منگالیں۔ صرف مدرسوں اور تاجروں کو کمیشن فیصدی ؏ دیا جائیگا بشرطیکہ یکمشت نقد ؏ یا زیادہ کی کتابیں خریدیں۔ صرف منی آرڈر اور کتابوں کا محصول ذمّہ خریدار سے

نام کتاب	قیمت	محصول	نام کتاب	قیمت	محصول
شرح بوستاں مع ترجمہ وحل ترکیب	۱۲ر	ار	ترجمہ گلستاں مشمولہ گلدستۂ دانش	۳ر	ر
شرح شاہنامہ مشمولہ پیرایۂ خرد	۹ر	ار	شرح سکندرنامہ مشمولہ گنجینۂ خرد	(زیر طبع ہے)	
شرح دیوان نشاط مشمولہ گنجینۂ خرد	۳ر	ر	فارسی کی پہلی کتاب کا ترجمہ (مصنفہ مولوی محمد محمود حسن صاحب)	ار	ر
مڈل کے تینوں کورسوں کی فرہنگ جسمیں کسی قدر شرح بھی شامل ہے			فارسی کی دوسری کتاب کا ترجمہ (مصنفہ ایضاً)	ار	ر
بہارستان دانش یعنی ترجمہ گلدستۂ دانش	۴ر	ر	گلستان کے پہلے دو باب کا ترجمہ (مصنفہ ایضاً)	۲ر	ر

اشتہار جس کسی کو کوئی چیز دہلی سے میرے کارخانہ کی معرفت منگانا ہو نقد قیمت پیشگی بھیجکر منگالے نہایت کفایت سے خرید کر بھیجی جائیگی اور صرف ایک پیسہ فی روپیہ آڑھت کا لیا جائیگا

المشتہر

میرزا عالم بیگ خاں مہتمم کارخانہ محمود المطابع دہلی واقع کوچہ چیلاں ۔ گلی انبیا

CC-0. In Public Domain.

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

In Database
Signature with Date

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri